عقیدۂ ختمِ نبوت کی اہمیت

اور

منکرینِ ختمِ نبوت کا تاریخی پس منظر

www.KitaboSunnat.com

افادات

مولانا زاھد الراشدی

مرتب

قاری جمیل الرحمٰن اختر

یکے از مطبوعات

شعبہ نشر و اشاعت پاکستان شریعت کونسل

جامع مسجد امن اہلسنت والجماعت، ۲۸۵۔ جی ٹی روڈ،

باغبانپورہ، لاہور۔ 0300-9496702

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت

اور

منکرین ختم نبوت کا تاریخی پس منظر

ازقلم

مولانا زاہد الراشدی

مرتب

قاری جمیل الرحمٰن اختر

یکے از مطبوعات

شعبہ نشر و اشاعت پاکستان شریعت کونسل
جامع مسجد امن جی ٹی روڈ باغبانپورہ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۔	تمہیدی گزارشات	۵
۲۔	انسانی حقوق کی خلاف ورزی کون کر رہا ہے مسلمان یا قادیانی؟	۷
	دوسری شہادت	۹
	انسانی حقوق اور صدارتی آرڈیننس	۱۱
	مرزا طاہر احمد کی مہم	۱۲
	جنیواء کا انسانی حقوق کمیشن	
	امریکی سینٹ کی قرارداد	۱۳
	پاکستان کی امداد کے لیے امریکی شرائط	۱۳
	انسانی حقوق کے مجرم! قادیانی	۱۷
۳۔	قادیانی مسئلہ اور تحریک ختم نبوت	۲۰
۴۔	قرنِ اول اور دور حاضر کے مدعیان نبوت	۳۲
	حذیفی ذوق	۳۳
	علماء وطلباء سے گزارش	۳۴
	حیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں مدعیان نبوت	۳۶
	مسیلمہ کذاب	۳۶
	محمدی جواب	۳۷
	صحابہ کرامؓ کا طرز عمل	۳۸
	طلیحہ بن خویلد	۳۹
	اسود عنسی	۴۰
	سجاح خاتون	۴۱
	موجودہ دور کے جھوٹے مدعیان نبوت	۴۲
	ذکری مذہب	۴۲
	ذکری احکام یا عبادات	۴۴
	تعارف کے لیے کتابیں	۴۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابی اور بہائی ۴۶
مرزا بہاؤ اللہ شیرازی ۴۷
بہاؤ اللہ کی تعلیمات ۴۸
لمحہ فکریہ ۴۹
وحدت ادیان کا تصور ۵۰
انیس کے عدد کا فریب ۵۰
مرزا غلام احمد قادیانی ۵۱
احکام میں تبدیلی کی اتھارٹی ۵۲
جھوٹی نبوتوں کا اصل مقصد ۵۳
امریکی نبی ایلیج محمد ۵۴
امریکی نبی کی تعلیمات ۵۶
ڈھول کا پول کھل گیا ۵۷
لوئس فرحان کی چالبازی ۵۹
عالم اسلام سے اپیل ۶۰
پانچواں سوار ۶۱
دوسری نشست سے خطاب ۶۲
قادیانیوں کا موقف ۶۳
مسلمانوں کا موقف ۶۴
''ٹریڈ مارک'' کا استعمال ۶۶
ہماری شناخت پر حملہ ۶۷
ہمارا موقف ۶۸
آج کا محاذ جنگ ۶۹
ہماری بے بسی ۶۹
ہماری ذمہ داری ۷۱

۵۔ مرزا طاہر احمد کے نام کھلا خط ۷۲
مرزا قادیانی کا دعویٰ خدائی ۷۶
محمد رسول ﷺ سے افضل ہونیکا دعویٰ ۷۶
ختم نبوت کا انکار ۷۶
انگریز کے کہنے پر جہاد کی مخالفت ۷۷
پاکستان کے خلاف ۷۸
اسرائیل کے ساتھ تعلقات ۷۸
اسلم قریشی اغواء کیس ۷۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لائبریری
الشریعہ اکادمی
۲۰۰۲ء

تمہیدی گزارشات

نحمدہ تبارک و تعالیٰ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم
و علیٰ آلہ واصحابہ و اتباعہ اجمعین

شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ کے آغاز میں امریکہ جاتے ہوئے حرمین شریفین میں چند روز گزارنے کی سعادت حاصل ہوئی اور مدینہ منورہ میں برادرم مولانا محمد الیاس فیصل حفظہ اللہ تعالیٰ سے بھی ملاقات ہوئی جو بیماری اور معذوری کے باوجود دینی مسلکی محاذ پر مسلسل مصروف عمل رہتے ہیں اور ملیّ، قومی اور مسلکی مسائل پر ان کی فکرمندی قابل رشک ہے۔

ملاقات کے دوران قادیانی سرگرمیوں اور اس سلسلہ میں مستقبل کے خدشات وخطرات پر بات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت اور قادیانی گروہ کی سرگرمیوں کے بارے میں ایسے مختصر کتابچوں کی اشاعت اور جدید تعلیم یافتہ حلقوں بالخصوص مقتدر طبقات میں ان کی تقسیم کی ضرورت ہے جن سے انہیں اس اہم ترین دینی وملیّ مسئلہ کی طرف توجہ دلائی جا سکے اور شکوک وشبہات کے ازالہ کے ساتھ ان کی ذہن سازی کی جائے۔

تحریک ختم نبوت کے ساتھ راقم الحروف کا تعلق، بحمد اللہ تعالیٰ نصف صدی کے لگ بھگ عرصہ کو محیط ہے اور اس دوران اس کے مختلف پہلوؤں پر میرے سینکڑوں مضامین مختلف جرائد و اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے تین چار کا انتخاب کر کے انہیں زیرنظر کتابچے کی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے جو اس سلسلہ میں مختلف اطراف سے پھیلائے جانے والے شکوک وشبہات اور اعتراضات کے پس منظر میں علماء کرام، طلبہ، دینی کارکنوں اور جدید تعلیم یافتہ حلقوں کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ یکساں طور پر مفید ہوں گے اس اہم کام کی طرف توجہ دلانے پر حضرت مولانا محمد الیاس فیصل آف مدینہ منورہ اور اس کی ترتیب و طباعت کے اہتمام پر مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر کا شکرگزار ہوں اور دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم سب کی اس حقیر سی کاوش کو قبولیت سے نوازیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے لیے فائدہ مند بنائیں۔

آمین یارب العالمین

ابوعمار زاہد الراشدی
سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل
خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

۱۸ نومبر ۲۰۱۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسانی حقوق کی خلاف ورزی کون کر رہا ہے
مسلمان یا قادیانی؟

بعد حمد و الصلوٰۃ:

مجھے تھوڑے سے وقت میں صرف ایک پہلو پر کچھ گزارشات آپ کی خدمت میں پیش کرنی ہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ مقصد کی باتیں کہنے کی توفیق دیں اور دین حق کی جو بات علم اور سمجھ میں آئے اس پر عمل کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائیں۔

قادیانی گروہ کی طرف سے اس کی سرپرست لابیوں اور ویسٹرن میڈیا کی طرف سے قادیانی مسئلہ کے حوالہ سے ایک الزام پاکستان کے مسلمانوں پر پاکستان کی حکومت پر اور پاکستان کے دستوری اور قانونی ڈھانچے پر پورے شدومد کے ساتھ دنیا بھر میں دھرایا جارہا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال کر دیے گئے ہیں ان کے شہری حقوق معطل ہوگئے ہیں اور قادیانیوں کے ہیومن رائٹس ختم کر دیے گئے ہیں ابھی حال میں اسی ماہ کے آغاز میں برطانیہ میں ٹل فورڈ کے مقام پر قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں بھارتی ہائی کمشنر نے شرکت کی ہے اور اپنی تقریر میں انسانی حقوق کے حوالہ سے قادیانیوں کی نام نہاد مظلومیت کا ذکر کیا ہے۔ پاکستان سے ان کی جلاوطنی کا ذکر کیا ہے اور انسانی حقوق کی دہائی دی ہے یہی وہ بنیاد ہے جس بنیاد پر مغربی ممالک اسلام دشمن عناصر اور ویسٹرن میڈیا قادیانی گروہ کی مکمل پشت پناہی کر رہا ہے اس لیے آج میں یہ چاہتا ہوں کہ ٹھنڈے دل و دماغ کے ساتھ اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے کون سے انسانی حقوق پامال ہوئے ہیں اور ان کے ہیومن رائٹس پر کیا زد پڑی ہے؟ جذبات سے ہٹ کر منطق اور استدلال کے ساتھ اس مسئلہ کا تھوڑے سے وقت میں تجزیہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات یہ ہے کہ قادیانی مسلم تنازعہ کی اصل بنیاد کو تلاش کیا جائے کہ اصل جھگڑا کیا ہے۔ اصل قصہ یہ ہے کہ قادیانیوں نے نئی نبوت اور نئی وحی کے ساتھ اپنے لیے نئے مذہب کا انتخاب کیا ہے اور مسلمانوں سے اپنا مذہب الگ کر لیا ہے یہ بات مسلمات میں شامل ہے کہ نئی نبوت اور نئی وحی کے ساتھ مذہب بھی الگ ہو جاتا ہے تفصیلات میں جائے بغیر صرف ایک حوالہ سے بات عرض کروں گا۔ آپ کے اس برطانوی معاشرہ میں یہودی اور عیسائی دونوں رہتے ہیں تورات پر یہودی اور عیسائی دونوں ایمان رکھتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی دونوں اللہ تعالیٰ کا رسول مانتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات پر دونوں متفق ہیں لیکن اس کے باوجود دونوں کا مذہب ایک نہیں ہے بلکہ دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں اس لیے کہ عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور تورات پر ایمان رکھنے کے باوجود ایک نئے نبی اور نئی وحی کو تسلیم کرتے ہیں جن پر یہودیوں کا ایمان نہیں ہے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو بھی مانتے ہیں جن پر یہودیوں کا ایمان نہیں ہے اس لیے عیسائیوں کا مذہب یہودیوں سے الگ ہو گیا اور دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں۔ اسی طرح مسلم قادیانی تنازعہ میں بھی یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کا مذہب ایک نہیں ہے بلکہ دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں اس حقیقت کو قادیانی گروہ بھی تسلیم کرتا ہے اور تاریخ کے ریکارڈ میں اس کی متعدد دستاویزی شہادتیں موجود ہیں جن میں سے بعض کا میں اس وقت ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

جب پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم ہو رہی تھی۔ پنجاب کی تقسیم کے لیے ریڈکلف کمیشن بیٹھا تھا، پنجاب کو اس بنیاد پر تقسیم کیا جا رہا تھا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ پاکستان میں شامل ہوں گے اور جہاں مسلمان اکثریت میں نہیں ہیں وہ بھارت کا حصہ ہوں گے گورداسپور کا علاقہ جہاں قادیان واقع ہے۔ اس علاقہ کی صورت حال یہ تھی کہ اگر قادیانی آبادی خود کو مسلمانوں میں شامل کراتی ہے تو یہ خطہ زمین پاکستان کے حصہ میں آتا ہے اور اگر قادیانی گروہ مسلمانوں سے الگ شمار ہوتا ہے تو گورداسپور کا علاقہ بھارت کے پاس چلا جاتا ہے اس وقت قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے جو مرزا غلام احمد قادیانی کا فرزند اور طاہر احمد کا باپ تھا اپنا کیس مسلمانوں سے الگ پیش کر کے یہ فیصلہ تاریخ میں ریکارڈ کروایا کہ قادیانی خود کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ چودھری ظفر اللہ خان نے مرزا بشیر الدین محمود کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت پر قادیانیوں کی فائل مسلمانوں سے الگ ریڈکلف کمیشن کے سامنے پیش کی جس کی بنیاد پر گورداسپور غیر مسلم اکثریت کا علاقہ قرار پایا اور بھارت کے حوالے کر دیا گیا اس کے نتیجہ میں بھارت کو کشمیر کے لیے راستہ ملا اور اس نے کشمیر پر قبضہ کر لیا اور آج بھی لاکھوں کشمیری عوام بھارت کے تسلط اور وحشت و درندگی کے خلاف آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

دوسری شہادت

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا جنازہ تھا شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی جنازہ پڑھا رہے تھے۔ ملک بھر کے سرکردہ حضرات اور غیر ملکی سفراء جنازہ میں شریک تھے۔ حکومت پاکستان کا قادیانی وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خان بھی موجود تھا لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہوا اور غیر مسلم سفیروں کے ساتھ الگ بیٹھا رہا یہ بات قومی پریس کے ریکارڈ میں ہے کہ چودھری ظفر اللہ خان سے پوچھا گیا کہ آپ وزیر خارجہ ہیں لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہوئے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر ظفر اللہ خان نے کہا کہ ”مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ“ اس طرح چودھری ظفر اللہ خان نے بھی تاریخ میں اپنی یہ شہادت ریکارڈ کرائی کہ مسلمانوں کا مذہب الگ ہے اور قادیانی ان سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار ہیں۔

۱۹۷۴ء میں جب پاکستان کی قومی اسمبلی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم پر بحث کر رہی تھی اسمبلی نے یک طرفہ فیصلہ کرنے کی بجائے قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو اسمبلی کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا۔ قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے گیارہ روز تک اور لاہوری گروپ کے سربراہ مولوی صدرالدین نے دو روز تک اسمبلی کے سامنے اپنے موقف کی وضاحت کی اور ان کا موقف پوری طرح سننے کے بعد اسمبلی نے اپنا فیصلہ صادر کیا اس موقع پر مرزا ناصر احمد سے پوچھا گیا کہ وہ دنیا بھر کے ایک ارب کے لگ بھگ ان مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے مرزا ناصر احمد نے پہلے اس سوال کو گول کرنے کی کوشش کی لیکن بالآخر پارلیمنٹ کے فلور پر انہیں اپنے اس عقیدہ کا دوٹوک اظہار کرنا پڑا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لانے والے دنیا بھر کے ایک ارب کے لگ بھگ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور اس طرح مرزا طاہر احمد کے بڑے بھائی مرزا ناصر احمد نے بھی تاریخ کی عدالت میں اپنی یہ شہادت ریکارڈ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرادی کہ وہ قادیانیت کو مسلمانوں سے الگ مذہب قرار دیتے ہیں۔

آج مرزا طاہر احمد دنیا بھر میں مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف واویلا کر رہا ہے لیکن میں مرزا طاہر احمد کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایک شہادت تو خودتم نے بھی ریکارڈ کرائی ہے جو تازہ ترین شہادت ہے۔ ابھی حال ہی میں ٹل فورڈ میں قادیانیوں کا سالانہ اجتماع ہوا ہے مسلمانوں کے اجتماعات ہوتے ہیں تو مہمان خصوصی امام کعبہ ہوتے ہیں۔ شیخ الازہر ہوتے ہیں مسلم ممالک کے سفراء آتے ہیں اور دیگر مسلم شخصیات شریک ہوتی ہیں ہماری اس ختم نبوت کانفرنس میں حضرت مولانا خان محمد تشریف فرما ہیں پاکستان کے مفتی اعظم تشریف فرما ہیں لیکن ٹل فورڈ کے قادیانی اجتماع میں مہمان خصوصی کون تھا؟ بھارت کا ہندو ہائی کمشنر اور ساؤتھ آل کونسل کا سکھ میئر! یہ بھی تاریخ کی شہادت ہے۔

حضرات محترم! جب یہ بات طے شدہ ہے کہ قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں سے الگ ہے اور دونوں ایک مذہب کے پیروکار نہیں ہیں تو ظاہر بات ہے کہ اسلام کا نام ان میں سے ایک ہی فریق استعمال کرے گا۔ دونوں استعمال نہیں کر سکتے۔ اسلام کا نام اور اس کے شعائر مثلاً کلمہ طیبہ، مسجد، امیر المومنین، ام المومنین خلیفہ اور صحابی جو اسلام کے ساتھ مخصوص ہیں اور مسلمانوں کی پہچان بن چکے ہیں انہیں استعمال کرنے کا حق ایک فریق کو ہوگا۔ آپ حضرات خانہ خدا میں بیٹھے ہیں۔ آپ ہی انصاف سے کہیں کہ کیا دونوں گروہوں کو اسلام کا نام اسلام کا لیبل اور اس کا ٹریڈ مارک استعمال کرنے کا حق ہے؟ اگر نہیں اور انصاف کا تقاضا ہے کہ نہیں تو پھر انصاف کے ساتھ یہ فیصلہ بھی کیجیے کہ یہ حق دونوں میں سے کس فریق کا ہے جو چودہ سو سال سے اس نام اور اصطلاحات کو استعمال کر رہا ہے یا اس کا جو ایک سو سال سے اس کا دعویدار ہے؟ اصل بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ایک عام کاروباری سی بات ہے عام سی مثال ہے اس حوالہ سے بات عرض کرتا ہوں۔ ایک کمپنی جو سو سال سے کام کر رہی ہے اس کا ایک نام ہے ایک لیبل ہے ایک ٹریڈ مارک ہے وہ اس نام لیبل اور ٹریڈ مارک کے ساتھ مارکیٹ میں متعارف ہے اس کی ساکھ ہے اس حوالہ سے اس کا اعتبار قائم ہے اب کچھ لوگ اس سے الگ ہو کر ایک نئی کمپنی بناتے ہیں ایمان کے ساتھ بتایئے کہ کیا وہ نئی کمپنی اپنا مال مارکیٹ میں لانے کے لیے پہلی کمپنی کا نام استعمال کرتی ہے اس کا ٹریڈ مارک اور لیبل استعمال کرتی ہے تو انصاف کی زبان اسے کیا کہتی ہے؟ قانون اسے کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہے (لوگوں نے کہا فراڈ! فراڈ!) میں ان مغربی لابیوں سے پوچھتا ہوں کہ انصاف کا تقاضا کیا ہے؟ قانون کا تقاضا کیا ہے؟ دانش کا تقاضا کیا ہے؟ خدا کے لیے ہمارا موقف بھی سمجھنے کی کوشش کریں نبوت کا دعویٰ بہاء اللہ نے بھی کیا تھا۔ اس کے ماننے والے بہائی بھی ہم سے الگ مذہب رکھتے ہیں ہم انہیں کافر کہتے ہیں لیکن ہمارا ان سے قادیانیوں کی طرز کا کوئی تنازعہ نہیں ہے کشمکش کی فضا نہیں ہے اس لیے کہ وہ اسلام کا نام استعمال نہیں کرتے انہوں نے اپنا نام اور اصطلاحات الگ کر لی ہیں وہ کلمہ طیبہ پڑھ کر لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتے اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہتے لندن ماسک کے نام پر اپنا لٹریچر تقسیم نہیں کرتے اور اپنے مرکز کو اسلام آباد نہیں کہتے ہم انہیں کافر کہتے ہیں لیکن ہمارا ان سے جھگڑا کوئی نہیں ہے۔ قادیانیوں کے ساتھ تنازعہ یہ ہے کہ مذہب نیا ہے کمپنی نئی ہے لیکن نام ہمارا استعمال کرتے ہیں لیبل اور ٹریڈ مارک ہمارا استعمال کرتے ہیں ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے یہ دھوکہ ہے فراڈ ہے اور کھلا فریب ہے ہم دنیا بھر کے دانش وروں کو دہائی دیتے ہیں کہ خدا کے لیے ہمارے خلاف پروپیگنڈہ کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لو کہ اصل قصہ کیا ہے اور تنازعہ کس بات پر ہے۔

انسانی حقوق اور صدارتی آرڈیننس

حضرات محترم! اب میں اس صدارتی آرڈیننس کی طرف آتا ہوں جسے مرزا طاہر احمد اور اس کی سرپرست لابیوں کی طرف سے پوری دنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا عنوان دے کر بدنام کیا جا رہا ہے۔ یعنی ۱۹۸۴ء کا وہ صدارتی آرڈیننس جس کے تحت صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے قادیانیوں کو اسلام کا نام اور اصطلاحات استعمال کرنے سے روک دیا ہے اور جس کے بارے میں مغربی لابیاں یہ کہہ رہی ہیں کہ اس کے ذریعہ قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال ہو گئے ہیں لیکن پہلے یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ آرڈیننس صدر جنرل ضیاء الحق کا تیارہ کردہ نہیں ہے نہ اسے فوجی ہیڈ کوارٹر نے ترتیب دیا ہے بلکہ آرڈیننس تحریک ختم نبوت کے ان مطالبات پر مشتمل ہے جن کے لیے ہم نے ملک بھر میں تحریک چلائی سٹریٹ پاور کو منظم کیا لوگوں کو سڑکوں پر لائے اور راولپنڈی کی طرف لانگ مارچ کیا اس پر مجبور ہو کر ہمارے مطالبات کو آرڈیننس کی شکل دی گئی اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے یہ مارشل لاء ریگولیشن یا کسی ڈکٹیٹر کا نافذ کردہ قانون نہیں بلکہ عوامی مطالبات پر مشتمل ایک قانونی ضابطہ ہے۔

مرزا طاہر احمد کی مہم

اس کے بعد صدارتی آرڈیننس پر بحث سے قبل آپ حضرات کو مرزا طاہر احمد کی اس مہم سے بھی متعارف کرانا چاہتا ہوں جو اس آرڈیننس کے خلاف ابھی تک جاری ہے اس مہم کے مختلف مراحل کا آپ کے سامنے لایا جانا ضروری ہے تاکہ آپ لوگ دیکھ سکیں کہ ان کا طریق واردات کیا ہے بالخصوص برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے اس مہم سے واقف ہونا بے حد ضروری ہے تو حضرات محترم! ۱۹۸۴ء میں صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد مرزا طاہر احمد لندن میں آکر بیٹھ گیا اور مغربی لابیوں کو اپروچ کر کے یہ دہائی دی کہ پاکستان میں امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں کے انسانی حقوق چھین لیے گئے ہیں ان کے ہیومن رائٹس پامال کر دیے گئے ہیں۔ انہیں عبادت کے حق سے روک دیا گیا ہے اور ان کے اپنے مذہب پر عمل کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ویسٹرن میڈیا بھی اس مہم میں شریک ہو گیا۔ اسے تو انتظار رہتا ہے کہ اسلام اور پاکستان کے خلاف کوئی بات کہنے کو ملے وہ تو بہانے تلاش کرتے ہیں کہ مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف کسی بات پر شور اٹھا سکیں۔

جنیواء کا انسانی حقوق کمیشن

پھر بات یہیں تک نہیں رہی بلکہ جنیواء میں انسانی حقوق کے کمیشن کو اپروچ کیا گیا یہ کمیشن یو این او کے تحت قائم ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک پر نظر رکھتا ہے اور جہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہو اس کی نشاندہی کرتا ہے اور اس کی بنیاد پر مغربی حکومتیں اپنی پالیسیاں مرتب کرتی ہیں قادیانیوں کی طرف سے اس کمیشن کے پاس درخواست کی گئی کہ پاکستان میں ان کے شہری حقوق پامال کیے جا رہے ہیں لیکن اس درخواست سے پہلے ایک اور بات کا اہتمام ہو چکا تھا کہ جنیواء میں پاکستان کی سفارت اور نمائندگی مسٹر منصور احمد سنبھال چکا تھا جو معروف قادیانی ڈپلومیٹ ہے پاکستان کا سینئر سفارت کار ہے اور اس وقت جاپان میں پاکستان کا سفیر ہے اب راستہ صاف تھا۔ درخواست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کی طرف سے تھی اور کمیشن کے سامنے پاکستان کی نمائندگی اور حکومت پاکستان کے موقف کی وضاحت کی ذمہ داری ایک قادیانی سفارت کار پر تھی نتیجہ وہی ہونا تھا جو امور خارجہ کے انسانی حقوق کمیشن نے اس مضمون کی قرارداد منظور کر لی کہ پاکستان میں واقعتاً قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال کر دیے گئے ہیں اور حکومت پاکستان اس کی ذمہ دار ہے۔

امریکی سینٹ کی قرارداد

بات اور آگے بڑھی اور قادیانی گروہ اس قرارداد کو لے کر واشنگٹن پہنچا جہاں پریسلر رہتا ہے جہاں سولارز رہتا ہے آپ جانتے ہیں ان کو؟ اور پاکستان کا کون سا باشعور شہری ہے جو پریسلر اور سولارز کو نہیں جانتا وہاں لابنگ ہوئی۔ اس وقت امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی پاکستان کی اقتصادی اور فوجی امداد کے لیے شرائط طے کر رہی تھی جنیواء انسانی حقوق کمیشن کی یہ قرارداد اس کے سامنے پیش ہوئی اور امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کے لیے امداد کی شرائط والی قرارداد میں قادیانیت کا مسئلہ شامل کر لیا یہ ہے مرزا طاہر احمد کی مہم اور یہ ہے اس کا طریق واردات جسے آپ کے علم میں لانا میں نے ضروری سمجھا ہے۔

پاکستان کی امداد کے لیے امریکی شرائط

امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کی امداد کے لیے جن شرائط کو اپنی قرارداد میں شامل کیا ان کا خلاصہ روزنامہ جنگ لاہور نے ۵ مئی ۱۹۸۷ء اور روزنامہ نوائے وقت لاہور نے ۲۵ اپریل ۱۹۸۷ء کو شائع کیا ہے یہ میرے پاس موجود ہے اور آپ حضرات میں اکثر نہیں جانتے کہ ان شرائط میں کون کون سی باتیں شامل ہیں عام طور پر صرف ایٹمی تنصیبات کے معائنہ کی شرط کا ذکر کیا جاتا ہے بلاشبہ وہ بنیادی شرط ہے اور ہم اس مسئلہ پر پاکستان حکومت اور قوم کے موقف کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہیں بلکہ ہم تو اس سے بھی آگے کی بات کہتے ہیں ہمارا موقف یہ ہے کہ ایٹم بم پاکستان کا اور دیگر مسلمان ملکوں کا حق ہے اور اس سلسلہ میں معذرت خواہانہ طرز عمل اختیار نہیں کرنا چاہیے خیر امریکی شرائط میں صرف ایٹمی تنصیبات کا مسئلہ نہیں اور امور بھی ہیں۔ جن میں دو کا بطور خاص آپ کے سامنے ذکر کرنا چاہتا ہوں امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کی اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی امداد کے لیے ضروری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا کہ امریکی صدر ہر سال ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے گا جس میں یہ درج ہوگا کہ حکومت پاکستان نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ازالہ میں نمایاں ترقی کی ہے۔

یہ کتنا خوبصورت جملہ ہے لیکن کلمۃ حق ارید بھا الباطل اس کے اندر جو زہر چھپا ہوا ہے آپ حضرات نہیں جانتے آپ کہیں تو میں عرض کردوں کہ اس شوگر کے پردے میں کون سا زہر ہے؟ اس شرط میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو روکنے کی بات کی گئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان مغربی ملکوں کے ہاں انسانی حقوق کا تصور کیا ہے؟ اور یہ کس چیز کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہیں اس بات کو سمجھنے کے لیے دیکھنا پڑے گا کہ پاکستان میں مغربی میڈیا کے ''بوسٹر'' کیا کہتے ہیں مغربی میڈیا کے بوسٹر ہر جگہ موجود ہیں۔

پاکستان میں بھی ہیں۔ امریکی سینٹ کی اس قرارداد کے بعد پاکستان میں بھی انسانی حقوق کمیشن قائم ہوا ہے جس کے سربراہ ریٹائرڈ جسٹس داراب پٹیل جو پارسی ہیں اور سیکرٹری جنرل عاصمہ جہانگیر ہیں جو ایک قادیانی ایڈووکیٹ مسٹر جہانگیر کی بیوی ہے یہ لوگ پاکستان میں ہیومن رائٹس کے عنوان سے فورم منعقد کرتے ہیں جلسوں کا اہتمام کرتے ہیں مظاہرے کرتے ہیں اور امریکی سفارت کار ان کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ ذرا سنیے اس کمیشن کے سربراہ مسٹر پٹیل کیا کہتے ہیں روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۵ اپریل ۱۹۸۷ء کے مطابق مسٹر داراب پٹیل نے کہا کہ ''کمیشن کو بہت سے ایسے قوانین منسوخ کرانے کی کوشش بھی کرنا ہوگی جو یکطرفہ ہیں اور جن سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا راستہ کھلتا ہے اس سلسلہ میں حدود آرڈیننس قانون شہادت غیر مسلموں کو مسلمانوں کی شہادت پر سزا دینے کا مسئلہ قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے والا قانون جداگانہ انتخابات کا قانون سیاسی جماعتوں کا قانون یہ سارے قوانین ختم کرنا ہوں گے۔ یہ قوانین انسانی حقوق کے منافی ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت نے ۲۷ اپریل ۱۹۸۷ء کی اشاعت میں بیگم عاصمہ جہانگیر کے حوالہ سے کمیشن کے جنرل اجلاس میں کیے جانے والے مطالبات بھی شائع کیے ہیں جن کے مطابق تعزیرات اور حدود آرڈیننس کی بعض سزاؤں کو ظالمانہ اور غیر انسانی قرار دیا گیا ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ سنگسار کرنے پھانسی پر لٹکانے اور موت کی سزا کو فی الفور ختم کیا جائے نیز کوڑے لگانے، ہاتھ کاٹنے اور قید تنہائی کی سزائیں بھی ختم کردی جائیں۔ جنرل اجلاس میں منظور کردہ ڈیکلریشن میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام مذہبی اقلیتوں کی تائید کی گئی ہے اور اس ضرورت پر زور دیا گیا ہے کہ حکومت کسی بھی شخص کے خلاف بالواسطہ یا بلاواسطہ مذہب یا فرقے کی بنیاد پر کوئی کارروائی نہ کرے۔

حضرات محترم! اب تو آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے کہ انسانی حقوق سے ان کی مراد کیا ہے اور ہیومن رائٹس کی خلاف ورزی کو روکنے کے عنوان سے مغربی ممالک اور لابیاں ہم سے کیا تقاضا کر رہی ہیں؟ امریکہ ہم سے یہ ضمانت چاہتا ہے کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوگی اور اس سے مراد یہ ہے کہ ہم اسلامی قوانین نافذ نہیں کریں گے قرآن کریم کے احکام نافذ نہیں کریں گے۔ ابھی حال ہی میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے جناب رسالت مآب ﷺ کی توہین پر موت کی سزا کا قانون منظور کیا ہے جس پر ایک محترمہ نے کہا ہے کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ معاذ اللہ توہین رسالت کو بھی انسانی حقوق میں شامل کیا جا رہا ہے اور یہ حق مانگا جا رہا ہے کہ کوئی بدبخت توہین رسالت کا ارتکاب کرنا چاہے تو اسے اس کا حق حاصل ہو اور قانون کو حرکت میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ ہے ان لوگوں کا انسانی حقوق کا تصور اور یہ اسی قسم کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے ہمیں روکنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ساتھ اس وقت کانفرنس کے سٹیج پر پنجاب کے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل جناب نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ بھی تشریف فرما ہیں ان سے معذرت کے ساتھ میں ایک ''ریڈ لائن'' کراس کرنے لگا ہوں کہ ہم پر ''انسانی حقوق'' کا کیسا تصور تھوپا جا رہا ہے۔ گزشتہ سال چکوال میں اغوا اور قتل کی ایک واردات ہوئی خصوصی عدالت میں مقدمہ چلا عدالت نے قاتل کو موت کی سزا سنائی اور یہ فیصلہ دیا کہ پھانسی برسرعام لوگوں کے سامنے دی جائے۔ اسلام کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ سزا سرعام دی جائے تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ: وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (النور ۲۴:۲)

مجرموں کو سزا دیتے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود رہے یہ اسلامی قانون کا تقاضا ہے لیکن ہماری عدالت عظمیٰ نے اس سزا پر عملدرآمد روک دیا ہے اور سپریم کورٹ میں گزشتہ چار پانچ ماہ سے اس نکتہ پر بحث جاری ہے کہ مجرم کو لوگوں کے سامنے سزا دینا اس کی عزت نفس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منافی ہے اور یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے اس لیے قاتل کو سر عام پھانسی نہیں دینی چاہیے۔ محترم بزرگو اور دوستو! یہ مثالیں میں نے وضاحت کے ساتھ اس لیے آپ کے سامنے رکھی ہیں تاکہ آپ اچھی طرح سمجھ سکیں کہ انسانی حقوق سے مغربی ممالک کی مراد کیا ہے اور یہ طاقتیں جب ہم سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہ کرنے کی ضمانت طلب کرتی ہیں تو اس سے ان کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ اب ایک اور شرط بھی سماعت فرمالیجیے جو امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کے لیے امریکی امداد کی شرائط کے ضمن میں اپنی قرارداد میں ذکر کی ہے اس کے مطابق امریکی صدر ہر سال اپنے سرٹیفکیٹ میں یہ بھی لکھیں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتی گروہوں مثلاً احمدیوں کی مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز آرہی ہے اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کردی ہے جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہیں۔

آپ حضرات کو کچھ اندازہ ہو گیا ہوگا کہ مسئلہ کی نوعیت کیا ہے اور معاملات کہاں تک آگے پہنچ چکے ہیں آپ میں سے بیشتر حضرات یہ کہہ دیں گے کہ ہمیں تو ان باتوں کا علم ہی نہیں ہے لیکن کیا آپ کا نہ جاننا بھی ہماری ہی ذمہ داری ہے؟ کیا یہ بھی ہمارا قصور ہے کہ آپ حضرات مغرب میں رہتے ہوئے بھی ان امور سے واقف نہیں ہیں خدا کے لیے آنکھیں کھولیے اور اپنی ذمہ داری کا احساس کیجیے۔

حضرات محترم! اب میں آتا ہوں صدارتی آرڈیننس کی طرف یہ میرے ہاتھ میں صدارتی آرڈیننس کی کاپی ہے اس آرڈیننس کا مقصد اور منشا صرف یہ ہے کہ چونکہ قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں سے الگ ہے اس لیے قادیانی اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر استعمال نہ کریں۔ اس کے علاوہ اس آرڈیننس میں کچھ نہیں اس آرڈیننس کی رو سے قادیانیوں کو اس امر کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ

۱۔ اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ نہ کریں اور خود کو مسلمان کے طور پر ظاہر نہ کریں۔

۲۔ اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہ کہیں اور اپنی عبادت کے لیے لوگوں کو بلانے کا طریقہ اذان سے الگ اختیار کریں اور اسے اذان نہ کہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ جناب نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے علاوہ کسی اور خاتون کو ام المومنین نہ کہیں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اور خلفاء کے علاوہ کسی اور کے لیے صحابی یا خلیفہ کی اصطلاح استعمال نہ کریں۔

آرڈیننس میں ان امور کو جرم قرار دیتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کے ارتکاب میں تین سال تک قید یا جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے میں مغربی لابیوں سے پوچھتا ہوں کہ اس آرڈیننس میں قادیانیوں کو عبادت گاہ بنانے یا عبادت کرنے سے کہاں روکا گیا ہے؟ انہیں صرف اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے سے روکا گیا ہے۔ اذان دینے سے روکا گیا ہے اور اسلام کے دیگر شعائر کے استعمال سے روکا گیا ہے اور جب قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں کے مذہب سے الگ ایک جداگانہ مذہب ہے تو یہ پابندیاں اس کا منطقی تقاضا ہیں اور ان اصولی اور منطقی پابندیوں کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دینا سراسر ناانصافی ہے۔ ہماری یہ آواز ویسٹرن میڈیا تک پہنچنی چاہیے اور مغربی لابیوں کے علم میں آنی چاہیے۔ برطانیہ میں رہنے والے مسلمان بھائیو! ہم تو مجبور ہیں سال میں ایک آدھ بار آتے ہیں اور آواز لگا کر چلے جاتے ہیں یہ آپ کی ذمہ داری ہے اگر مرزا طاہر احمد یہاں کے ذرائع استعمال کرتا ہے تو مغرب کے ذرائع ابلاغ آپ کی دسترس سے باہر نہیں اگر مرزا طاہر احمد مغربی لابیوں کو اپروچ کر سکتا ہے تو آپ حضرات بھی کر سکتے ہیں خدا کے لیے آپ بھی اپنے فرائض پہچانیں اور اسلام اور پاکستان کے دفاع کے لیے سائنٹیفک بنیادوں پر کام کا طریقہ اختیار کریں۔

انسانی حقوق کے مجرم! قادیانی

حضرات محترم! اگر بات انسانی حقوق کی ہے تو میں یہ بات ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہم نہیں کر رہے بلکہ قادیانی کر رہے ہیں اور عملی صورت حال یہ ہے کہ خود ہمارے انسانی حقوق قادیانیوں کے ہاتھوں پامال ہو رہے ہیں اس لیے کہ اسلام کا نام مسجد اذان کلمہ طیبہ اور دیگر اسلامی شعائر دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کی پہچان ہیں اور ان کی شناخت ہیں اپنی شناخت کا تحفظ مسلمانوں کا حق ہے اور شناخت کی حفاظت انسانی حقوق میں شامل ہے جسے قادیانی مسلسل پامال کر رہے ہیں اور جب قادیانیوں کے خلاف اس جرم میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قانونی کارروائی ہوتی ہے تو مغربی لابسٹ چیخ اٹھتے ہیں کہ قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں اب دیکھیے میں ایک شخص ہوں۔ مجھے زاہد الراشدی کے نام سے پہچانا جاتا ہے گوجرانوالہ سے ماہنامہ الشریعۃ شائع کرتا ہوں اور اس کا ایڈیٹر ہوں کوئی اور شخص یہ دعویٰ کرے کہ زاہد الراشدی میں ہوں یا الشریعۃ کا ایڈیٹر میں ہوں تو کیا اس سے میری شناخت مجروح نہیں ہوتی؟ اور کیا میرے انسانی حقوق پر زد نہیں پڑتی اور اگر میں اس شخص کے خلاف دھوکہ دہی کا مقدمہ درج کرادوں اور قانون اسے پکڑ کر جیل میں ڈال دے تو کیا مغربی لابیاں اس پر شور مچانا شروع کر دیں گی کہ اس کے انسانی حقوق پامال ہو گئے ہیں میں مغرب میں بیٹھ کر اسلام اور پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والی لابیوں سے خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ کچھ انصاف کریں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا یہ حق تسلیم کریں کہ وہ اپنی شناخت اور پہچان کی حفاظت کر سکیں اور اسلام کا نام اور اس کا لیبل اور ٹریڈ مارک غلط استعمال کرنے والوں کو ایسا کرنے سے باز رکھ سکیں یہ ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے مذہبی نام کا تحفظ کریں اپنی شناخت کا تحفظ کریں۔ اپنی علامات اور نشانیوں کا تحفظ کریں اور اپنی پہچان کو بچائیں۔ قادیانی گروہ مٹھی بھر ہونے کے باوجود مغربی طاقتوں اور لابیوں کی شہ پر ہماری پہچان کو خراب کر رہا ہے اور ہماری شناخت کو مجروح کر رہا ہے صدارتی آرڈیننس میں قادیانیوں کو اسی جرم سے روکا گیا ہے اس لیے انصاف کی بات یہ ہے کہ امتناع قادیانیت کا صدارتی آرڈیننس انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا نہیں بلکہ ان کی حفاظت اور ہیومن رائٹس کے تقاضوں کی تکمیل کا آرڈیننس ہے۔

میرے محترم بزرگو اور دوستو! کہنے کی باتیں ابھی بہت سی ہیں لیکن وقت کا دامن تنگ ہوتا جا رہا ہے اور میرے بعد دوسرے فاضل مقررین نے بھی آنا ہے اس لیے آخر میں آپ حضرات سے پھر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مغرب کے ممالک اور لابیاں ایک بات طے کر چکی ہیں کہ کسی مسلمان ملک میں اسلامی نظام کو کسی قیمت پر نافذ نہ ہونے دیا جائے یہ صرف ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ مصر اور مراکش کا بھی یہی مسئلہ ہے دنیا کے ہر مسلمان ملک میں مغربی میڈیا کے بوسٹر موجود ہیں جو انسانی حقوق اور بنیاد پرستی کے عنوان سے اسلامی قوانین کی مخالفت کر رہے ہیں اور قادیانیت جیسے گمراہ کن گروہوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں ان مسائل کا ادراک حاصل کرنا مغربی لابیوں کے طریق واردات کو سمجھنا اور اس کا توڑ پیدا کرنا ہم سب کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذمہ داری ہے لیکن اس جسارت پر مجھے معاف فرمائیں کہ اس سلسلہ میں پہلی ذمہ داری آپ لوگوں کی ہے جو مغربی ممالک میں مقیم ہیں اور یہاں کے ذرائع تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں اس کے بعد ہماری ذمہ داری ہے آیئے ہم سب عہد کریں کہ اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے دفاع میں اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کریں گے اور اسے پورا کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دیں آمین۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرکزی جامع مسجد برمنگھم برطانیہ میں
۱۶ اگست ۱۹۹۲ء کو منعقد ہونے والی سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس سے خطاب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسئلہ
اور
تحریک ختم نبوت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بعد الحمد والصلوٰۃ!

حضرت الامیر! قابل صد احترام علماء کرام، بزرگو، دوستو اور ساتھیو!

یہ جلسہ دراصل ساتویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس کی تیاریوں کے سلسلہ میں ہو رہا ہے۔ جو ۲۶ اگست ۱۹۹۲ء کو برمنگھم کی مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوگی اور اس میں مختلف مکاتب فکر اور ممالک کے علماء کرام عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے تقاضوں پر روشنی ڈالیں گے انشاء اللہ تعالیٰ یہ کانفرنس کوئی روایتی جلسہ نہیں بلکہ تحریک ختم نبوت کے تاریخی تسلسل کا ایک حصہ ہے اور اس کی یہی اہمیت آپ حضرات پر واضح کرنے کے لیے ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں ایک دور تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی کی امت کا ہیڈ کوارٹر قادیان تھا اور یہ وہ زمانہ تھا جب قادیانیت کے خلاف کوئی بات کہنا حکومت وقت کے غیظ وغضب کو دعوت دینا تھا۔ تب مجلس احرار اسلام کے شعبہ تبلیغ نے قادیان میں کانفرنس کا اہتمام کیا جہاں قادیانی امت اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا کرتی تھی اور اسے معاذ اللہ حج کی طرح مقدس اجتماع کی حیثیت دی جاتی تھی اس دور میں قادیان میں مسلمانوں کا اجتماع منعقد کرنے میں احرار کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا یہ ایک الگ داستان ہے بہر حال اس دور میں یہ روایت قائم ہوگئی کہ قادیانی گروہ کے سالانہ اجتماع کے ساتھ مسلمان بھی اپنا اجتماع قادیان میں منعقد کرنے لگے۔ پھر قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کا سالانہ اجتماع ربوہ (مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی کوششوں سے اب اس کا نام چناب نگر رکھ دیا گیا ہے) میں منتقل ہوا تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے ربوہ سے چند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میل کے فاصلہ پر چنیوٹ میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا سلسلہ شروع کر دیا اور جب ۱۹۸۴ء میں قادیانی امت کے سربراہ مرزا طاہر احمد نے امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد ربوہ کو چھوڑ کر اپنا ہیڈ کوارٹر لندن میں منتقل کر لیا اور سالانہ اجتماع بھی لندن میں منعقد ہونے لگا تو ۱۹۸۵ء سے سالانہ ختم نبوت کانفرنس بھی برطانیہ میں منتقل ہو گئی پہلے چند سال لندن کے ویمبلے کانفرنس سنٹر میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوتا رہا پھر برطانیہ کے مسلمانوں کے اصرار پر مختلف شہروں میں اس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔ گزشتہ سال یہ کانفرنس بریڈفورڈ میں منعقد ہوئی اور اس سال ساتویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم کی مرکزی جامع مسجد میں ۱۶ اگست کو منعقد ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ العزیز۔

حضرات محترم! مجھ سے پہلے فاضل مقررین نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور اس کے تقاضوں پر مفید اور معلوماتی گفتگو کی ہے لیکن میں اس روایتی انداز سے کچھ ہٹ کر اس سلسلہ میں آپ سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور ان سوالات و اشکالات کے بارے میں کچھ عرض کرنے کا خواہشمند ہوں جو مغربی میڈیا اور قادیانیت کی سرپرست لابیاں قادیانیت کے حوالہ سے اسلام پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف مسلسل ابھار رہی ہیں اور آپ حضرات کیونکہ ویسٹرن میڈیا کی براہ راست زد میں ہیں اس لیے آپ دوستوں کے سامنے ان امور کا تجزیہ انتہائی ضروری ہے لہٰذا میری گزارشات تین امور کے بارے میں ہوں گی سب سے پہلے اس سوال کا جائزہ لوں گا کہ مسلمان اسے کہتے ہیں جو قرآن پاک اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان رکھتا ہو اور قادیانی بھی ان دونوں پر ایمان کا اظہار کرتے ہیں تو آپ لوگوں کے پاس انہیں غیر مسلم کہنے کا آخر کیا جواز ہے؟ دوسرے نمبر پر اس سوال پر اظہار خیال کروں گا کہ جب آپ لوگ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے چکے اور ایک آرڈیننس کے ذریعہ ان کی سرگرمیوں پر پابندی لگا چکے تو آپ ان کے پیچھے لٹھ لیے کیوں پھر رہے ہیں اور انہیں ان انسانی اور شہری حقوق سے کیوں محروم رکھے ہوئے ہیں جو ملک کے شہری کی حیثیت سے انہیں حاصل ہونے چاہئیں اور آخر میں تحریک ختم نبوت کی تازہ ترین صورت حال سے آپ حضرات کو آگاہ کرنا چاہوں گا کہ قادیانیت کے خلاف جس تحریک کا آغاز حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ نے کیا تھا وہ آج کس مرحلہ میں ہے اور حضرت مولانا خان محمد صاحب کی زیر قیادت کون سے مورچہ پر صف آراء ہے۔ محترم بزرگو اور دوستو! قادیانیوں کی طرف سے یہ کہا جاتا ہے اور آج کی نئی مسلمان نسل کے لیے یہ سوال بظاہر خاصا پیچیدہ ہے کہ قادیانی گروہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان کا اظہار کرتا ہے اور قرآن کریم کو بھی ماننے کا دعویدار ہے تو پھر وہ غیر مسلم کیوں ہے۔ جواب میں یہ عرض کروں گا کہ مسلمان ہونے کے لیے صرف قرآن کریم اور جناب رسول اللہ ﷺ کی رسالت کو مان لینا کافی نہیں ہے اور دلیل میں دو واقعات پیش کرنا چاہوں گا جو خود جناب نبی اکرم ﷺ کے دور میں پیش آئے اور جن میں صرف رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کافی نہیں سمجھا گیا ایک واقعہ حافظ ابن عبدالبر نے "الاستیعاب" میں نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ایک نوجوان صحابی حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کذاب کے کچھ ساتھی پکڑ کر لے گئے، مسیلمہ یمامہ کے علاقہ میں بنو حنیفہ قبیلہ کا سردار تھا اور اس نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا تھا اس کا نام مسیلمہ تھا کذاب کا خطاب اسے جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کو مسیلمہ کے دربار میں پیش کیا گیا مسیلمہ نے ان سے سوال کیا کیا تم حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانتے ہو۔ جواب دیا ہاں مانتا ہوں! دوسرا سوال کیا۔ کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ کا رسول مانتے ہو! جواب میں اس نوجوان صحابی نے جو جملہ کہا وہ ایمان و استقامت اور عشق و محبت کا کمال اظہار ہے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ فِیْ اُذُنَیَّ صَمَمًا عَنْ سِمَاعِ مَا تَقُوْلُ"۔

اس جملہ میں جو زور اور وزن ہے ترجمہ میں شاید اس کا دسواں حصہ بھی ادا نہ کر سکوں مگر اس محاورہ کا ترجمہ یہ ہے کہ "میرے کان تمہاری یہ بات سننے سے انکار کرتے ہیں"۔ روایات میں ہے کہ مسیلمہ نے اس عاشق رسول نوجوان صحابی رضی اللہ عنہ کا ایک بازو کاٹنے کا حکم دیا جو کاٹ دیا گیا پھر مسیلمہ نے اپنا سوال دھرایا مگر جواب وہی ملا پھر دوسرا بازو کاٹا گیا مگر سوال دھرانے پر جواب حسب سابق تھا حتیٰ کہ حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے انہیں شہید کر دیا گیا مگر ختم نبوت کے اس سب سے پہلے شہید نے جناب رسالت مآب ﷺ کی رسالت کے بعد کسی اور کے لیے رسالت و نبوت کا جملہ سننے کے لیے اپنے کانوں کو آمادہ نہیں پایا۔ دوسرا واقعہ امام حاکم نے "المستدرک" میں بیان کیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مسیلمہ کذاب کی طرف سے دو قاصد آئے انہوں نے مسیلمہ کا خط پیش کیا جس کا عنوان تھا۔

"محمد رسول اللہ کے نام مسیلمہ رسول اللہ (معاذ اللہ) کی طرف سے"

اور خط میں یہ کہا گیا تھا کہ آپ اپنے بعد مجھے اپنا جانشین نامزد کردیں یا شہروں کی نبوت اپنے پاس رکھیں اور دیہات کی نبوت میرے حوالہ کردیں پھر میرا اور آپ کا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے خط کا جواب تو یہ دیا کہ میں مسیلمہ کو ایک تنکا دینے کا بھی روادار نہیں ہوں زمین خدا کی ہے وہ جسے چاہے اس کا وارث بنادے البتہ مسیلمہ کے قاصدوں سے پوچھا کہ کیا تم بھی مسیلمہ کو رسول مانتے ہو۔ انہوں نے جواب ہاں میں دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر قاصدوں کا قتل سفارتی آداب کے منافی نہ ہوتا تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا یہاں ضمناً ایک بات اور بھی عرض کرتا جاؤں کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے تو سفارتی آداب کا لحاظ رکھا اور صاف طور پر فرمادیا کہ سفارتی آداب کی وجہ سے تمہاری جان بخشی ہوگئی ہے ورنہ میرے پاس تمہارے لیے قتل کے سوا کوئی سزا نہ تھی لیکن مسیلمہ کذاب نے سفارتی آداب کو پامال کردیا اور جب خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جنگ سے پہلے اپنا قاصد مسیلمہ کے پاس بھیجا تو مسیلمہ نے اسے شہید کرادیا۔

میں نے دو واقعات آپ کے سامنے پیش کیے ہیں دونوں دور رسالت کے واقعات ہیں اور دونوں میں مسیلمہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے اقرار کے بعد ثانوی حیثیت سے اپنی رسالت کی بات کر رہا ہے لیکن اس کی بات قبول نہیں کی گئی حتیٰ کہ ایک نوجوان صحابی رضی اللہ عنہ نے اس تصور کو رد کرنے کے لیے اپنی جان کا نذرانہ پیش کردیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان ہونے کے لیے صرف محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کافی نہیں بلکہ آپ کو آخری نبی ماننا اور آپ کے بعد کسی بھی شخص کے لیے رسالت و نبوت کے تصور کو رد کرنا ضروری ہے۔

پھر ایک اور حوالہ سے بھی مسئلہ کا جائزہ لے لیجیے مذاہب کا مسلمہ اصول ہے کہ نبی کے بدلنے سے مذہب بدل جاتا ہے جب کوئی قوم کسی نئے نبی اور اس کے ساتھ نئی شریعت پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایمان لائے گی اس کا مذہب پہلے سے چلے آنے والے مذہب سے الگ ہو جائے گا آپ کے ہاں برطانیہ میں یہودی بھی رہتے ہیں عیسائی بھی رہتے ہیں، یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور توراۃ پر ایمان رکھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ اور توراۃ پر دونوں کا ایمان ہے لیکن چونکہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل پر بھی ایمان رکھتے ہیں جنہیں یہودی تسلیم نہیں کرتے اس لیے عیسائیوں کا مذہب یہودیوں سے الگ ہو گیا اور دونوں قومیں الگ الگ مذاہب کے پیروکار کی حیثیت سے دنیا میں آباد ہیں اب اگر کوئی عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہوئے یہودی کہلائے گا یا اپنا تعارف یہودیت کے حوالے سے کرائے گا یا یہودیوں کے مخصوص مذہبی شعائر اپنے مذہب کی تبلیغ کے لیے استعمال کرے گا تو جھگڑا پیدا ہو گا اور دنیا کا کوئی یہودی کسی عیسائی کو اس بات کی اجازت نہیں دے گا کہ وہ خود کو یہودی کہلائے اور عیسائی مذہب کے پرچار کے لیے یہودیوں کے مذہبی شعائر و علامات کا استعمال کرے اسی بنیاد پر ہم کہتے ہیں کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اپنے لیے رسول اللہ کا لقب اختیار کیا۔ اسلام کے احکام کو منسوخ کرنے کا دعویٰ کیا، نئی وحی اور نئے احکام کی بات کی تو اس کے ماننے والے مسلمانوں سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار بن گئے اور اس گروہ کا مذہب مسلمانوں کے مذہب سے الگ ہو گیا اور یہ بات تو قادیانی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ دنیا کے ایک ارب مسلمانوں کے مذہب سے مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کا مذہب الگ ہے اس لیے جب دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں تو دونوں کا نام بھی الگ الگ ہونا چاہیے اور قادیانیوں کو اپنے لیے اسلام اور مسلمانوں سے الگ کوئی اور نام اختیار کرنا چاہیے ورنہ ان کا یہ عمل معروف زبان میں دھوکہ اور فراڈ کہلائے گا۔ آپ خود دیکھیے کہ ایک کمپنی ایک صدی سے ایک نام اور ٹریڈ مارک کے ساتھ کام کر رہی ہے مارکیٹ میں اس کا تعارف اسی نام اور ٹریڈ مارک سے ہے۔ اب اسی کمپنی میں سے کچھ لوگ الگ ہو کر نئی کمپنی بنا لیتے ہیں تو کیا اس نئی کمپنی کو پرانی کمپنی کا نام اور ٹریڈ مارک استعمال کرنے کا حق ہے؟ یقیناً نہیں ہے بلکہ اگر نئی کمپنی اپنے تعارف اور مال کی سپلائی کے لیے پرانی کمپنی کا نام اور ٹریڈ مارک استعمال کرے گی تو قانون کی زبان میں یہ فراڈ کہلائے گا اسے دھوکہ قرار دیا جائے گا اور اسی فراڈ اور دھوکہ کے سدباب کے لیے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے ہم قادیانیوں سے کہتے ہیں کہ جب ہم دونوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فریق اس بات پر متفق ہیں کہ ہمارا مذہب الگ الگ ہے اور ہم دونوں ایک مذہب کے پیروکار نہیں ہیں تو سیدھی سی بات ہے کہ اسلام اور مسلمان کا نام ایک ہی فریق استعمال کر سکتا ہے دوسرے کو اس کا کوئی حق حاصل نہیں اور یہ نام بھی اسی فریق کا حق ہے جس کا قبضہ مقدم ہے اور جو چودہ سو سال سے اس نام اور ٹریڈ مارک کے ساتھ متعارف چلا آ رہا ہے۔

محترم بزرگو اور دوستو! اب آئیے دوسرے سوال کی طرف کہ جب پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا ہے اور ان کی سرگرمیوں کے سدباب کے لیے آرڈیننس بھی نافذ العمل ہو چکا ہے تو اب ان کے ساتھ کیا جھگڑا ہے اور انہیں انسانی اور شہری حقوق سے کیوں محروم رکھا گیا ہے۔ اس کے جواب میں پہلے آپ حضرات کو قادیانیوں کی اس تگ و دو سے آگاہ کرنا چاہوں گا جو انہوں نے اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنے اور اسے مغربی ممالک کے سامنے انسانی حقوق کی پامالی کے مسئلہ کے طور پر پیش کرنے کے لیے کی ہے تاکہ آپ کو اندازہ ہو کہ قادیانی گروہ کے کام کا انداز کیا ہے اور اس کا طریقہ واردات کیا ہے۔

۱۹۸۴ء میں صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر بعض پابندیاں عائد کر دیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیے جا چکے ہیں۔ اس لیے وہ اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے، خود کو مسلمان نہیں کہلا سکتے، اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے اور مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر اور علامات کو استعمال نہیں کر سکتے۔ آرڈیننس میں ایسا کرنے کو قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔

اس آرڈیننس کے نفاذ کے بعد مرزا طاہر احمد نے اپنا ہیڈ کوارٹر ربوہ سے لندن میں منتقل کر لیا اور اپنی سرپرست لابیوں کے ذریعے یہ دہائی دینا شروع کر دی کہ پاکستان میں ہمارے شہری حقوق سلب کر لیے گئے ہیں یہ پراپیگنڈا سائنٹفک انداز سے آگے بڑھایا گیا اور مغربی میڈیا نے مرزا طاہر احمد کی سرپرستی کی حتیٰ کہ جنیوا کے انسانی حقوق کے کمیشن سے اس مضمون کا ریزولیشن حاصل کر لیا گیا کہ پاکستان میں واقعتاً قادیانیوں کے شہری حقوق پامال ہو رہے ہیں اس ریزولیشن کا بھی ایک عجیب پس منظر ہے جو قادیانیوں کے مخصوص طریق واردات کی غمازی کرتا ہے پہلے پاکستان کے ایک معروف قادیانی سفارت کار مسٹر منصور احمد کو جنیوا میں پاکستان کا سفیر بنوایا گیا اور انسانی حقوق کے کمیشن کے سامنے درخواست گزاری گئی کہ حکومت پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کے شہری حقوق کو پامال کر رہی ہے۔ اب پاکستان اور حکومت پاکستان کے دفاع کی ذمہ داری مسٹر منصور احمد پر تھی اور ان کی نمائندگی کا نتیجہ یہ نکلا کہ کمیشن نے اپنی قرارداد میں حکومت پاکستان کو قادیانیوں کے شہری حقوق غصب کرنے کا مجرم قرار دے ڈالا۔ یہ قرارداد امریکہ پہنچائی گئی امریکہ سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کے ارکان کو پیش کی گئی قادیانیوں کی سرپرست لابیاں حرکت میں آئیں، کمیٹی نے پاکستان کی امداد کے لیے عائد کی جانے والی شرائط میں قادیانی مسئلہ بھی شامل کر لیا اور صراحت کے ساتھ شرائط میں لکھ دیا کہ حکومت پاکستان کو قادیانیوں کے خلاف اقدامات واپس لینے کی ضمانت دینا ہوگی آج کل امریکہ نے پاکستان کی امداد بند کر رکھی ہے اس کی بنیاد امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کی قرارداد اور پریسلر ترامیم ہیں یہ قرارداد اور ترامیم کیا ہیں؟ مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں اور پاکستانیوں کو ان کی تفصیل سے آگاہ ہونا چاہیے۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ امداد کے لیے امریکی شرائط کا تعلق صرف ایٹمی تنصیبات کے معائنہ سے ہے یہ درست ہے کہ اس میں سب سے بنیادی اور اہم شرط ایٹمی تنصیبات کے معائنہ کے حوالہ سے ہی ہے اور ہم اس سلسلہ میں قومی موقف سے پوری طرح ہم آہنگ ہیں لیکن اس کے ساتھ دوسری شرائط بھی ہیں جن میں ایک یہ ہے کہ حکومت پاکستان اس امر کی ضمانت دے کہ وہ پاکستان میں ان کے حقوق کے منافی کوئی قانون نافذ نہیں کرے گی یہاں انسانی حقوق سے مراد مغربی ممالک کا وہ معروف تصور ہے جس کے تحت وہ ہاتھ کاٹنے، کوڑے مارنے اور سنگسار کرنے کی اسلامی سزاؤں کو انسانی حقوق کے منافی سمجھتے ہیں اور اسی بنیاد پر پاکستان پر حدود آرڈیننس پر عمل نہ کرنے بلکہ اسے واپس لینے کے لیے مسلسل دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ (۲۰۰۶ء میں اسی دباؤ کے پیش نظر مسلم لیگ ق اور پیپلز پارٹی کے تعاون سے اس آرڈیننس میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ از مرتب)

اور ہماری مرعوبیت کا یہ حال ہے کہ پاکستان کی عدالت عظمیٰ میں کئی ماہ سے یہ سوال موضوع بحث ہے کہ قاتل کو سرعام پھانسی دینا اس کی عزت نفس اور انسانی حقوق کے منافی ہے یا نہیں؟ چکوال کے ایک شخص نے اغوا کیا اور پھر قتل کیا قاتل کو ایک عدالت نے سرعام پھانسی دینے کا حکم سنا دیا۔ عدالت عظمیٰ نے اس پر عملدرآمد روک دیا اور اب یہ بحث چل رہی ہے کہ مجرم کی عزت نفس کا تقاضا ہے کہ اسے لوگوں کے سامنے سزا نہ دی جائے خیر پاکستان کے لیے امریکی امداد کی شرائط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں یہ بات شامل ہے کہ پاکستان میں انسانی حقوق کے منافی قوانین نافذ نہ کرنے کی ضمانت دی جائے اور ایک مستقل شرط کے طور پر یہ بات بھی ان شرائط میں ہے کہ احمدیوں اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں کے خلاف کیے جانے والے اقدامات کی واپسی کو یقینی بنایا جائے۔

یہ تفصیلات آپ کے سامنے میں نے اس لیے بیان کی ہیں تاکہ آپ بھی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اگر مرزا طاہر احمد (مرزا طاہر احمد بھی پہنچ گیا جہاں پہنچنا تھا اب مرزا مسرور احمد اسکا جانشین ہے۔ از مرتب) مغربی لابیوں اور ویسٹرن میڈیا کو استعمال کر کے اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹ رہا ہے تو یہ آپ کی دسترس سے باہر نہیں ہے آپ بھی منظم ہو کر اپنا اور اپنے ملک کا دفاع کر سکتے ہیں اور آپ کو یہ کرنا چاہیے یہ آپ کی ذمہ داری ہے اور اس کے بارے میں آپ کو خدا کی بارگاہ میں جواب دہ ہونا پڑے گا۔

حضرات محترم! یہ تو قادیانیوں کے انسانی حقوق کی پامالی کے بارے میں اس پراپیگنڈہ مہم کی تفصیل ہے جو قادیانی گروہ اور اس کی سرپرست لابیوں کی طرف سے مسلسل کیا جا رہا ہے اور یہ بات بھی آپ کے علم میں لانا ضروری ہے کہ مغربی ممالک بالخصوص امریکہ پوری طرح قادیانی گروہ کی سرپرستی کر رہا ہے چند سال قبل میں جمعیت علماء اسلام کے ایک وفد کے ساتھ لاہور میں امریکی قونصل جنرل مسٹر رچرڈ مکی سے ملا اور گفتگو کے دوران یہ شکوہ کیا کہ امریکہ قادیانی گروہ کی سرپرستی کر رہا ہے جبکہ تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں سے امریکی حکام نے کبھی ان کا موقف معلوم کرنے کی زحمت نہیں کی ہے اور نہ انؐ کی شکایات سنی ہیں اس پر مسٹر رچرڈ مکی چند موٹی موٹی فائلیں اٹھا لائے جن میں چک سکندر کے تنازع کے بارے میں اس قدر تفصیلات درج تھیں کہ اتنی تفصیل خود ہمیں معلوم نہیں تھی جو اس جھگڑے کے مقدمہ کو ڈیل کر رہے تھے۔ چک سکندر ضلع گجرات تحصیل کھاریاں کا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں کچھ عرصہ قبل قادیانیوں اور مسلمانوں میں تصادم ہو گیا تھا۔ کچھ لوگ مارے گئے تھے اور کچھ مکانات نذر آتش ہو گئے تھے یہ لاہور سے دور ایک چھوٹے سے گاؤں کا مقامی جھگڑا تھا مگر لاہور میں امریکہ کا قونصل جنرل اس جھگڑے کی بڑی بڑی فائلیں میز پر رکھے اس کے اسباب پر ہم سے بحث کر رہا تھا اس حوالہ سے جو بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں وہ امریکی سفارت کار کا یہ جملہ تھا کہ پاکستان میں قادیانیوں کو کسی جگہ کوئی تکلیف پہنچے تو واشنگٹن ہم سے جواب طلبی کرتا ہے اس لیے ہمیں ان معاملات میں دلچسپی لینا پڑتی ہے۔ ان حالات میں مغربی ممالک میں مقیم پاکستانی مسلمان اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں ضرور سوچیں کہ اس حوالہ سے ان پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں اور وہ ان کے بارے میں خدا کی بارگاہ میں کس طرح سرخرو ہو سکتے ہیں۔

اب اس سوال کی طرف آتا ہوں کہ آخر ہم نے قادیانی گروہ کے کون سے انسانی حقوق کو پامال کیا ہے؟ اور ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس میں انسانی حقوق کے منافی کون سی بات ہے۔ یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کا مذہب الگ الگ ہے یہ بات منطقی اور بدیہی ہے کہ اسلام کا نام دونوں میں سے ایک ہی فریق استعمال کر سکتا ہے اور اس امر کو بھی کسی منطق کی رو سے رد نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام اور مسلمان کے نام اور اسلام کے مخصوص شعائر پر دنیا کے ایک ارب مسلمانوں کا حق مقدم ہے ان واضح حقائق کے باوجود اگر قادیانی گروہ اپنے مذہب کو اسلام کے نام پر پیش کرنے، مسلمان کہلانے اور مسجد، امیر المومنین، ام المومنین اور دیگر مخصوص اسلامی اصطلاحات و علامات کو استعمال کرنے پر اصرار کرتا ہے تو خدا کے لیے انصاف کیا جائے کہ کس کے انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں اور کون فریق ان حقوق کی پامالی کا مجرم ہے؟ بحیثیت مسلمان ہمارا یہ حق ہے کہ ہم اپنے مذہبی نام اور امتیازات کا تحفظ کریں، اپنی مذہبی شناخت کو مشتبہ ہونے سے بچائیں اور کسی گروہ کو یہ حق نہ دیں کہ وہ اپنے لیے ہمارا نام اور ہماری امتیازی علامات استعمال کرے قادیانی گروہ ہمارا یہ حق غصب کر رہا ہے، وہ ہماری مذہبی شناخت کو مجروح کر رہا ہے۔ ہماری پہچان کو مشتبہ کر رہا ہے اور ہمارا یہ حق ہے کہ قادیانی گروہ کو اس سے روکیں اگر یہ انسانی حقوق کا مسئلہ ہے تو میں پوری صفائی کے ساتھ یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ انسانی حقوق کی پامالی کا مجرم قادیانی گروہ ہے اور وہ دنیا کے ایک ارب مسلمانوں کی شناخت پر حملہ آور ہے اور یہ مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس حقیقت کو یہاں رائے عامہ پر واضح کریں اور قادیانی گروہ کی پھیلائی ہوئی گمراہی کا توڑ کریں۔ اگر مرزا طاہر احمد لاکھوں پونڈ خرچ کر کے سیٹلائٹ کے ذریعہ اپنا خطبہ جمعہ پورے یورپ میں نشر کرا سکتا ہے تو آپ لوگ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں کے ذرائع استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس کے لیے منظم جدوجہد کی ضرورت ہے مسائل کا ادراک اور احساس کی ضرورت ہے اور ہم یہی احساس بیدار کرنے کے لیے برطانیہ کے ایک ایک شہر میں آپ کے پاس حاضر ہو رہے ہیں۔

محترم بزرگو اور دوستو! میں نے آپ حضرات کا خاصا وقت لے لیا ہے لیکن ابھی ایک اہم مسئلہ باقی ہے اور وہ ہے تحریک ختم نبوت کی موجودہ صورت حال اور وہ مسائل جن کا اس وقت ہمیں سامنا ہے اس سلسلہ میں یہ اصولی بات آپ کے علم میں لانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم نے اپنے تحریکی مطالبات کی بنیاد اپنے جذبات پر نہیں رکھی آپ ہماری تقاریر میں بہت سی جذباتی باتیں سنتے ہیں ہمارے مقررین واجب القتل ہونے کی بات بھی کرتے ہیں اور مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مسلح جہاد و قتال کے حوالے بھی دیتے ہیں ہمارے جذبات یہی ہیں اور ہر مسلمان کے جذبات یہی ہونے چاہیں لیکن ہم نے اپنے مطالبات کی بنیاد ان جذبات سے بہت پیچھے ہٹ کر ایک سادہ اور منطقی سے تقاضے پر رکھی ہے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد اس کے منطقی اور قانونی تقاضے پورے کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ یہ مطالبہ ہمارا نہیں تھا بلکہ سب سے پہلے یہ مطالبہ مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال نے کیا تھا اور انہوں نے اپنے بیانات اور خطوط میں اسے ناگزیر قرار دیا تھا ہم نے اسے قبول کر لیا اور اسے ہی اپنی تحریک کی بنیاد بنا لیا اسی مطالبہ پر ۱۹۷۴ء میں ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اور اسی کے تقاضے پورے کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد اور تحریک کے نتیجہ میں ۱۹۸۴ء میں جنرل محمد ضیاالحق مرحوم نے صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو اسلام کا نام اور مسلمانوں کی مخصوص مذہبی اصطلاحات استعمال کرنے سے روک دیا تھا اور اس وقت ہم قادنیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلہ میں مفکر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ کے اسی مطالبہ کے منطقی اور بدیہی تقاضوں کو پورا کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

حضرات محترم! ہمارے ہاں اس وقت ایک مسئلہ چل رہا ہے اور ہم اس کے لیے حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد کی قیادت میں جدوجہد کر رہے ہیں وہ مسئلہ پاکستان کے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ کا ہے اور ہمارا موقف یہ ہے کہ جب قادیانیوں کو غیر مسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقلیت قرار دے کر اسلام کا نام اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا ہے اور جب انتخابات میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کی نشستیں الگ الگ کر کے جداگانہ بنیادوں پر الیکشن کا طریق کار اختیار کر لیا گیا ہے اور جب الیکشن میں ووٹ کا استعمال شناختی کارڈ کی بنیاد پر ہوتا ہے تو ان تمام فیصلوں کا منطقی اور ناگزیر تقاضا ہے کہ قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھا کر ہر شہری کی مذہبی حیثیت کو واضح کر دیا جائے تاکہ ووٹ کے استعمال، بیرون ملک سفر یا کسی بھی معاملہ میں کوئی اشتباہ باقی نہ رہے۔ جونیجو حکومت کے دور میں یہ سوال اٹھایا گیا تو کہا گیا کہ اصولاً یہ مطالبہ درست ہے لیکن عملاً سارے ملک میں جاری شدہ شناختی کارڈوں کو منسوخ کرنا اور سب کارڈ نئے سرے سے جاری کرنا مشکل ہے۔ بینظیر بھٹو صاحبہ کی حکومت میں بھی یہ بات اٹھائی گئی اور مطالبہ سے اتفاق کرتے ہوئے عملی مجبوری ظاہر کی گئی۔ اب میاں نواز شریف صاحب کی حکومت میں یہ اعلان ہوا کہ پورے ملک میں تمام شناختی کارڈوں کو کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے تو ہم نے از سر نو مہم شروع کی کہ اب تو کوئی عملی رکاوٹ نہیں رہی اب نئے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ بڑھا دیا جائے تو صدر پاکستان، وزیر اعظم اور وزیر داخلہ سے متعدد وفود ملے صدر محترم نے تو دو دفعہ قومی پریس میں وعدہ کیا کہ یہ مطالبہ درست ہے اور پورا کیا جائے گا۔ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے بھی وفود سے وعدے کیے لیکن صدر پاکستان نے جس شناختی کارڈ کے ذریعہ ملک میں کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈوں کے اجراء کا افتتاح کیا اس میں مذہب کا خانہ نہیں تھا۔ ہم نے پھر احتجاج کیا اسلام آباد میں تمام مکاتب فکر کی احتجاجی کانفرنس منعقد کی جس پر ہمیں بتایا گیا کہ شناختی کارڈوں کا اجراء روک دیا گیا ہے اور مذہب کے خانہ کے ساتھ نیا کارڈ تیار کیا جا رہا ہے لیکن صورت حال ابھی جوں کی توں ہے اور تحریک ختم نبوت کے حوالہ سے آپ ہماری مشکلات کا اندازہ کریں کہ ایک سیدھی سی منطقی اور ناگزیر ضرورت کے لیے بھی ہمیں کن مراحل سے گزرنا پڑ رہا ہے مجھے یہاں برطانیہ آنے کے بعد یہ افسوسناک بات معلوم ہوئی ہے کہ جناب وزیر اعظم نے تحریک ختم نبوت کے ایک وفد کو چند روز پہلے لاہور میں یہ کہا ہے کہ میں تو یہ کام کرنا چاہتا ہوں لیکن ایک بہت بڑی لابی رکاوٹ ہے۔

محترم بزرگو اور دوستو! یہ ہیں وہ حالات جن سے ہم اس وقت تحریک ختم نبوت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حوالہ سے دو چار ہیں ان حالات میں آپ حضرات سے گزارش ہے کہ ۱۷ اگست ۹۲ء کو برمنگھم کی مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہونے والی ساتویں سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس میں پورے احساس اور اہتمام کے ساتھ شریک ہوں تاکہ ہم مل جل کر تحریک ختم نبوت کو مؤثر طور پر آگے بڑھانے کے لیے قابل عمل لائحہ عمل اور خطوط طے کر سکیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

۲۴ جولائی ۱۹۹۲ء کو مرکزی جامع مسجد گلاسکو (برطانیہ) میں عصر کی نماز کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا خواجہ خان محمد سجادہ نشین کندیاں شریف کی زیر صدارت ختم نبوت کے موضوع پر جلسہ عام منعقد ہوا جس سے مولانا مفتی مقبول احمد، مولانا منظور احمد الحسینی، الحاج عبدالرحمٰن باوا اور مولانا محمد اکرم طوفانی کے علاوہ ماہنامہ الشریعہ گوجرانوالہ کے مدیر مولانا زاہد الراشدی نے بھی مفصل خطاب کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرنِ اول
اور
دورِ حاضر کے مدعیانِ نبوت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ:

حضرات اساتذہ کرام، عزیز طلباء:

پہلے اس بات پر خوشی کا اظہار کرنا چاہوں گا کہ اپنے دور کے فتنوں سے آگاہی کے لیے اب اس نوعیت کے کورسز اور تربیتی پروگراموں کا سلسلہ الحمدللہ وسعت پکڑتا جارہا ہے جو آج کے دور کی بڑی اہم ضرورت ہے۔ جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا کی انتظامیہ بالخصوص حضرت مولانا مفتی محمد طیب سلیم اور حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مسعود شکریہ اور مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے یہ پیش رفت کی اور بھی مختلف اداروں میں اس سلسلہ کا آغاز ہورہا ہے۔ اللہ پاک اسے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہر دور میں وقت کی ضرورت رہی ہے کہ فتنوں سے واقف ہونا ان کی نشاندہی کرنا، ان سے امت کو واقف کرا کر ان کے خطرات سے آگاہ کرنا، اس کا علاج بتلانا اور ان کے سدباب کے لیے امت کی رہنمائی کرنا۔ یہ دین کے شعبوں میں ایک بنیادی شعبہ ہے۔ اسے یونہی سمجھ لیجیے جیسے عام سوسائٹی میں جسمانی اعتبار سے ہیلتھ کا محکمہ ہے (محکمہ صحت)۔ اس میں ایک خصوصی شعبہ ہوتا ہے جو ماحولیات کو چیک کرتا رہتا ہے کہ پانی کی کیفیت کیا ہے، ہوا کی کیفیت کیا ہے، گندگی کیسے پھیل رہی ہے، آلودگی کیسے پھیل رہی ہے اور پھر ماحول کو سونگھ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطرات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اب ہیپا ٹائٹس کا خطرہ ہے، ہیضے کا خطرہ ہے، ملیریے کا خطرہ ہے، پانی میں فلاں جراثیم بڑھتے جارہے ہیں، فضا میں آلودگی بڑھتی جارہی ہے، نالیوں میں گندگی بڑھتی جارہی ہے، یا یہ کہ مچھروں کی بہتات ہوگئی ہے۔ کچھ لوگ مستقل اسی کام پر لگے رہتے ہیں۔ میں کہا کرتا ہوں کہ اگر یہ لوگ اپنا کام چھوڑ دیں، اگرچہ ہوتے چند ہی لوگ ہیں لیکن دو، چار، پانچ سال بعد معاشرے کا کیا حشر ہوگا۔ بالکل یہی صورتحال دینی و روحانی معاملات میں ہے۔ جس طرح جسمانی معاملات میں جراثیم پھیلتے ہیں، بڑے بڑے خطرات ہوتے ہیں، مثبت و منفی دونوں وائرس پھیلتے ہیں۔ اسی طرح دین میں بھی جراثیم اور وائرس پھیلتے ہیں جو ہر چیز کی صفائی کردیتے ہیں۔ نظر تو نہیں آتے لیکن ہر چیز کی صفائی ہوجاتی ہے۔

حذیفی ذوق

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں بہت سے وائرس کی نشاندہی کی ہے۔ یہ میرا موضوع تو نہیں بلکہ ضمناً تمہیدی طور پر یہ بات شروع کی ہے۔ میں ایک دن گننے لگا کہ اللہ رب العزت نے قرآن کریم کے اندر حبط اعمال کے اسباب کیا بیان فرمائے ہیں۔ تو اس وقت کے سرسری مطالعہ میں آٹھ دس اسباب تک پہنچا تھا کہ کن کن کام کے کرنے سے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ وائرس کیسا ہے جو سی ڈی صاف کردیتا ہے، نیکیاں برباد کردیتا ہے۔ دین کے معاملات میں بھی ایسا ہی ہے کہ خطرات کو سونگھنا، نشاندہی کرنا اور ان سے خبردار کرنا دین کے تقاضوں میں سے بنیادی تقاضا ہے اور جس طرح اللہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں دین کے باقی شعبوں میں کچھ ذوق تقسیم فرمادیے تھے، اور بنیاد بنی گئی تھی۔ یہ شعبہ بھی اللہ پاک نے کچھ بندوں کے ذمے لگا دیا۔ دین کے باقی شعبے بھی ہیں حدیث کی روایت کا شعبہ ہے اس کی اصل تلاش کریں گے تو آپ کو ابو ہریرہؓ ملیں گے، انس بن مالکؓ ملیں گے، عبداللہ بن عمرؓ ملیں گے۔ چار پانچ، چھ بڑے آدمی ہیں جو اس شعبے کی بنیاد بنے ہیں۔ تفقہ، استنباط اور استدلال کا پس منظر تلاش کریں گے تو اس کے پیچھے آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملیں گے، حضرت علی رضی اللہ عنہ ملیں گے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ملیں گے، ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ملیں گے، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ملیں گے۔ دین کے ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعبہ میں اللہ رب العزت نے تکوینی طور پر صحابہ کرامؓ میں یہ کام تقسیم کر دیے تھے اور پھر یہ کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور میں جو دو دو تین تین آدمیوں کا ذوق الگ رہا تھا، امت میں آگے چل کر وہی مستقل طبقات کی بنیاد بنا۔ یہ بھی (فتنوں سے آگاہی کا) ایک شعبہ ہے۔ اس کے پیچھے بھی ایک بڑے صحابیؓ کا نام ہے وہ یہی کام کیا کرتے تھے اور وہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس لیے میں اس کو حذیفی ذوق کہا کرتا ہوں۔ یہ حذیفی ذوق ہے۔ حضرت حذیفہؓ اپنا ذوق اپنے الفاظ میں خود بیان کرتے ہیں:

اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانُوْا یَسْئَلُوْنَہٗ عَنِ الْخَیْرِ وَکُنْتُ اَسْئَلُہٗ عَنِ الشَّرِّ۔

”باقی صحابہ کرامؓ نبی کریم ﷺ سے خیر کی باتیں پوچھا کرتے تھے اور میں شر کی باتیں پوچھا کرتا تھا“۔

کیا مطلب؟ ان کا ذوق تھا کہ وہ یہ سوال کیا کرتے تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ فلاں فتنہ کیسے پیدا ہوگا، خرابیاں کیسے پیدا ہوں گی، فلاں بیماری کیسے آئے گی، فلاں بات کیسے گڑبڑ ہوگی، دین میں فساد کیسے آئے گا، پھر اصلاح کیسے ہوگی۔ یہ ان کا ذوق تھا اللہ پاک نے دے دیا۔ یہ کریدتے رہے، کریدتے رہے، کریدتے رہے۔ اس لیے اگر آپ احادیث کی کتابوں میں ابواب الفتن کو دیکھیں گے تو اس میں روایات کی ایک بڑی تعداد حضرت حذیفہؓ سے ملے گی بلکہ بخاری کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک مجلس میں سوال کیا کہ تم میں فتنوں کے بارے میں کون زیادہ جانتا ہے تو حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ میں زیادہ جانتا ہوں۔ اس لیے کہ میں نے کام ہی یہی کیا ہے۔

علماء و طلباء سے گزارش

بہرحال یہ دین کا ایک شعبہ ہے۔ پہلی بات بطور تمہید کے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جس طرح دنیا کے معاملات و سوسائٹی میں خرابیوں کے اسباب پر نظر رکھنا اور نشاندہی کرنا جسمانی صحت کا تقاضا ہے۔ اسی طرح روحانی اور دینی خرابیوں کے اسباب کو تلاش کر کے نشاندہی کرنا یہ دینی صحت کا تقاضا ہے اور ہر دور میں علماء کرام کا ایک مکمل طبقہ رہا ہے جنہوں نے تکلیفیں برداشت کیں اور خرابیوں کی نشاندہی کی۔ بسا اوقات بیمار بھی مختلف مزاج کے لوگ ہوتے ہیں۔ کسی بیمار کو بیماری کا بتاؤ تو وہ خوش ہوتا ہے اور کسی کو بیماری کا بتاؤ تو وہ ڈرتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں طلباء کرام اور علماء کرام سے یہ عرض کیا کرتا ہوں کہ اگر اس شعبہ کو صحیح معنوں میں دیکھنا ہو کہ علماء نے مختلف ادوار میں دینی فتنوں عقیدہ ایمانیات، عبادات، اخلاقیات، اجتماعیات، معاشرت کے حوالے سے فتنوں کی نشاندہی میں کیا کیا قربانیاں دی ہیں تو ان کو حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی کتاب ''تاریخ دعوت وعزیمت'' کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے اس شعبہ کی پوری چودہ سو سالہ تاریخ مرتب کی ہے۔ اس سے پورا ایک نقشہ سامنے آجاتا ہے کہ ہر دور میں علماء حق نے لوگوں کے ایمان اور عقیدے کی حفاظت کے لیے، اصل دین کی ترویج کے لیے اور دین میں پیدا ہونے والی خرابیوں کی کانٹ چھانٹ کے لیے کیا کام کیا ہے اور انہوں نے کیا قربانیاں دی ہیں۔

دوسری بات: میری گفتگو کا عنوان ہے ''منکرین ختم نبوت''۔ جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سلسلہ نبوت مکمل ہو گیا۔ آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملی ہے اور نہ ملے گی۔ پہلے انبیاء میں سے ایک بزرگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر حیات بیٹھے ہیں، تشریف لائیں گے لیکن اور کسی کو نئی نبوت نہ ملی ہے اور نہ قیامت تک ملے گی۔ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے۔ البتہ نبوت کا دعویٰ حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی لوگوں نے کیا اور چودہ سو سال سے کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان میں بڑے بڑے دجاجلہ بھی ہیں اور چھوٹے چھوٹے گروہ بھی ہیں۔ اس پر میں ایک حوالہ دوں گا۔

اس پر ایک مستقل کتاب حضرت مولانا ابو القاسم محمد رفیق دلاوریؒ کی ہے جو ہمارے اکابرین میں سے گزرے ہیں۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ ان کی کتاب ''ائمہ تلبیس'' دو جلدوں میں ہے۔ تحفظ ختم نبوت والوں نے چھاپی ہے۔ انہوں نے تقریباً کوئی دوسو سے زیادہ منکرین ختم نبوت کا احاطہ کیا ہے کہ کس کس نے کس دور میں دعویٰ کیا اور کون سا کیا۔ اس کا خلاصہ ایک کتابچہ میں آیا ہے اس کا نام ''ایمان کے ڈاکو'' ہے۔ اگر کوئی لمبی کتاب نہ پڑھ سکے تو ''ایمان کے ڈاکو'' نامی کتابچہ ہی پڑھ لے۔ میرا طریقہ کار ہے کہ جب مجھے اس موضوع پر بات کا موقعہ ملتا ہے، میں تاریخ کا طالب علم ہوں۔ عقائد کے حوالے سے تو متکلمین اور مناظرین آپ سے بات کریں گے، میں تاریخی حوالے سے بات کرتا ہوں اور یہ عرض کیا کرتا ہوں کہ نصاب کی ابتداء پوری ہو اور انتہا پوری ہو تو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

درمیان پورا ہو ہی جاتا ہے۔ لہٰذا میں مسئلہ کی نوعیت سمجھانے کے لیے تھوڑی سی ابتداء کا ذکر کرتا ہوں اور تھوڑی سی انتہا کا۔ میں تاریخی حوالے سے یہ عرض کیا کرتا ہوں کہ جناب نبی کریم ﷺ کے دور کے مدعیان نبوت کون تھے۔ ان کے ساتھ حضور ﷺ کا اور صحابہؓ کا طرز عمل کیا تھا۔ تھوڑی سی گفتگو اس پر کروں گا۔ پھر اصل گفتگو اس پر ہوگی کہ آج کے دور میں دنیائے اسلام میں نبوت کے نام پر چلنے والے کتنے گروہ ہیں، کہاں کہاں ہیں؟ کیا کر رہے ہیں؟ ان کی تاریخ کیا ہے؟ وہ کس حوالے سے کام کر رہے ہیں؟ ہم آج کے دور میں رہتے ہیں۔ اس لیے ان کا تعارف بھی ہمیں ہونا چاہیے کہ کون کہاں کہاں کس حوالے سے کام کر رہا ہے؟ ان کا طریقہ واردات کیا ہے؟ ان کا دعویٰ کیا ہے؟ ان کی پہچان کیا ہے؟ میں دو مرحلوں پر بات کروں گا۔ پہلے مرحلہ میں اختصار کے ساتھ جناب نبی کریم ﷺ کے دور کے مدعیان نبوت کی بات ہوگی۔ اس کے بعد پھر لمبی چھلانگ لگا کر آج کے دور میں آجاؤں گا اور آج کے دور میں جو مدعیان نبوت ہیں ان کا آپ سے تھوڑا سا تعارف کراؤں گا۔

حیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں مدعیان نبوت

حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں تین آدمیوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یمامہ کے مسیلمہ نے خیبر کے علاقہ میں بنو اسد کے طلیحہ نے اور یمن کے اسود عنسی نے عیہلہ یا عبہلہ اس کا نام بتاتے ہیں۔ یہ تین آدمی تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔

مسیلمہ کذاب

مسیلمہ بنو حنیفہ قبیلے کا سردار تھا۔ یہ کوئی کمزور آدمی نہیں تھا بلکہ یمامہ کے علاقے میں طاقتور آدمی تھا۔ جب وہ مسلمانوں کے مقابلے میں لشکر لے کر آیا تو بتایا جاتا ہے کہ اس کے جھنڈے نیچے اسی ہزار کا لشکر تھا اور جب پہلے مسلمان لشکر نے حضرت عکرمہؓ کی قیادت میں جنگ لڑی تو اس لشکر کو شکست ہوئی، تاریخی واقعہ ہے یہ کمزور آدمی نہیں تھا۔ نجد کا علاقہ جہاں آج کل ریاض وغیرہ ہے یہ سارا وہی علاقہ ہے تو یہ نجد کا علاقہ یمامہ کا علاقہ تھا اور مسیلمہ بنو حنیفہ کا سردار تھا۔ نام مسیلمہ ابن ثمامہ بن حبیب تھا، اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس کا دعویٰ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ جناب نبی کریم ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ان کی پیروی میں میں بھی اللہ کا رسول ہوں کہ مجھے حضور ﷺ کے ساتھ نبوت میں حصے دار بنایا گیا ہے۔ اِنِّی اُشْرِکْتُ مَعَهٗ فِي الأمر۔ ''میں حضور ﷺ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہوں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کو جو اس نے خط لکھا اسمیں بھی لکھا گیا تھا۔ اُشْرِکْتُ مَعَکَ فِي الأمر۔ ''مجھے آپ کے ساتھ نبوت کے معاملہ میں شریک کیا گیا ہے''۔

یہ اس کا تعارف تھا اس نے نبوت کا دعویٰ کیا، جناب نبی کریم ﷺ کو پیشکش کی، ایک دفعہ خود بھی آیا۔ پھر ایک وقت اس نے خط بھیجا، یہ خط امام بیہقیؒ نے نقل کیا ہے، مستدرک حاکمؒ میں بھی ہے اور اس کا کچھ اشارہ صحیحین میں بھی ہے۔ اس کا خط جناب نبی کریم ﷺ کی طرف دو آدمی لے کر آئے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے دعوے پر حضور ﷺ کا ردعمل کیا تھا۔ باقی دلائل اپنے موقع پر آئیں گے، ایک آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور حضور ﷺ کی پیروی میں دعویٰ کیا ہے تو اس پر رسول اللہ ﷺ کا ردعمل کیا ہے؟ ہمارے لیے تو اسوہ یہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ راوی ہیں کہ دو آدمی خط لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ خط کا عنوان تھا۔ "من مسیلمة رسول الله الی محمد رسول الله" یہ عنوان تھا۔ اِنِّی اُشْرِکْتُ مَعَکَ فِي الأمر مسیلمہ کی طرف سے محمد ﷺ کے نام: مجھے آپ کے ساتھ نبوت کے معاملہ میں شریک کیا گیا ہے اور میں آپ کو پیشکش کرتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ دو باتوں میں سے ایک بات طے کریں یا تو آپ اپنا جانشین مجھے نامزد کر دیں، آپ اپنی زندگی میں نبوت کرتے رہیں، آپ کے بعد میں سنبھال لوں گا اور اگر یہ نہیں ہے تو............ پھر شہر آپ کے دیہات میرے، پکی اینٹیں آپ کی اور کچی اینٹیں میری، یہ تقسیم کرلیں۔ یعنی شہروں کے نبی آپ ہوں اور دیہات کی نبوت میرے سپرد کر دیں۔

محمدی جواب

نبی کریم ﷺ نے دو جواب دیے۔ فرمایا کہ: "اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ"۔ '' خلافت دینا، شہر دیہات تقسیم کرنا میرا کام نہیں یہ کام کس کا ہے (اللہ کا) وہ جسے چاہے گا خلافت دے گا، جسے چاہے گا شہر دے گا، جسے چاہے گا دیہات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے گا، اللہ کا کام ہے اس میں مجھے کوئی اختیار نہیں ہے۔ جو دو نمائندے آئے تھے ان سے کہا کہ "أَتَشْهَدَانِ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ" تم گواہی دیتے ہو میرے بارے میں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ 'نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰه۔ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ "أَتَشْهَدَانِ أَنَّ مُسَيْلَمَةَ رَسُوْلُ اللّٰه" کیا تم مسیلمہ کو بھی اللہ کا رسول مانتے ہو؟ انہوں نے کہا: نَعَمْ! نَشْهَدُ أَنَّ مسيلمة رَسُوْلُ اللّٰه" آپ کو بھی اللہ کا رسول مانتے ہیں اور مسیلمہ کو بھی اللہ کا رسول مانتے ہیں۔

حضور ﷺ نے ان کے جواب میں ایک جملہ ارشاد فرمایا، وہی ہمارے دینی ردعمل اور دینی فیصلے کی بنیاد ہے...... فرمایا! "لو لا ان الرسل لا تقتل لضربت أعناقكما" کہ اگر یہ قاعدہ قانون نہ ہوتا کہ سفیروں کو قتل نہیں کیا جاتا (کیونکہ ضابطہ ہے کہ سفیروں کو قتل کرنا، کسی قوم کے نمائندے کو قتل کرنا یہ اس قوم سے اعلان جنگ ہوتا ہے) تو تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا کہ مجھے اللہ کا رسول ماننے کے بعد کسی اور کو اللہ کا رسول ماننا یہ ارتداد ہے اور ارتداد کی سزا کیا ہے؟ قتل!۔

صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل

اس پر ایک لطیفے کی بات یہ ہے کہ وہ نمائندے تو چلے گئے، ان میں سے ایک ابن نواحہ تھا۔ حضرت عثمانؓ کے زمانے کی بات ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ کے گورنر تھے۔ ایک دن بازار جارہے تھے کہ آپ کی ایک شخص پر نظر پڑی۔ شک پڑنے پر اسے بلوایا اور فرمایا کہ تجھے کہیں دیکھا ہے...... میرا خیال ہے کہ مسیلمہ کا خط لے کر جو دو آدمی آئے تھے ان میں سے ایک تم تھے۔ اس نے کہا کہ ٹھیک ہے ان دو میں سے ایک میں تھا۔ حضرت نے پوچھا کہ کیا اب بھی مسیلمہ کو رسول مانتے ہو؟ اس نے کہا کہ جی! مانتا ہوں۔ تو حضرت نے فرمایا کہ اب تم کسی قوم کے سفیر تو نہیں ہو؟ اس نے کہا کہ جی نہیں۔ تشریف لاؤ! گرفتار کرلیا۔ اب ضابطے کے مطابق تین دن کی مہلت دی۔ تین دن کی مہلت میں بھی یہ آدمی پکا رہا اور توبہ نہ کی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسے تین دن کے بعد قتل کردیا اور اس کی لاش کوفہ کے بازار میں لٹکا دی۔ زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں، میں یہ عرض کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ ایک آدمی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ان کی خلافت میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں مسلمان فوج سے مقابلہ کرتے ہوئے وحشی بن حربؓ کے ہاتھوں واصلِ جہنم ہوا۔ ان لوگوں کے ساتھ حضور ﷺ کا، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہ طرزِ عمل تھا۔

طلیحہ بن خویلد

ایک اور شخص طلیحہ بن خویلد اسدی بنو اسد قبیلے کا تھا۔ اس نے نبوت کا دعویٰ جھاڑ دیا کہ جی میں نبی ہوں اور خاصے آدمی اکٹھے کر لیے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے اس کی سرکوبی کے لیے حضرت ضرار بن ازورؓ معروف کمانڈر کو بھیجا۔ انہوں نے اس پر حملہ کیا۔ اسی جنگ میں حضرت عکاشہ بن محصن فزاری رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، وہ بھی بنو اسد قبیلے کے تھے۔ طلیحہ بھاگ گیا لیکن قابو نہ آیا۔ جب حضور ﷺ کا وصال ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے۔ قبائل مرتد اور باغی ہوئے تو یہ بھی واپس آیا، اپنے قبیلے کو اکٹھا کیا اور پھر سے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اب کی بار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کی سرکوبی کے لیے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مسیلمہ کی سرکوبی کے بعد واپسی پر اس کی بھی ذرا خبر لینا۔ خالد بن ولیدؓ نے واپسی پر اس کا سامنا کیا وہ پھر شکست کھا کر بھاگ گیا اور شام کے علاقے میں روپوش رہا اور ادھر ادھر گھومتا رہا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پھر ظاہر ہوا لیکن نبوت کے نام پر نہیں بلکہ نبوت سے توبہ کر لی۔ اب یہ اس تلاش میں تھا کہ کوئی آدمی حضرت عمرؓ کے سامنے سفارشی بن کر میرے ساتھ چلے تو میں توبہ کے لیے جانا چاہتا ہوں۔ کسی نے کہا حضرت خالد بن ولیدؓ بھی اسی علاقے میں آئے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا کہ نہیں نہیں! اس کے پاس نہیں جانا، وہ تو مجھے مار دے گا۔ کوئی اور آدمی بتاؤ۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عمرو بن عاصؓ ہیں اس نے کہا کہ ہاں وہ ٹھیک ہیں۔ لہٰذا وہ حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس گیا، وہ جرنیل بھی تھے اور سفارت کار بھی تھے، بہت ذہین آدمی تھے۔ وہ ان کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے، پھر مدینہ منورہ میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کیا، اس نے اپنا تعارف کرایا کہ میں طلیحہ ہوں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے پہچان لیا ہے! کیسے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ ایمان قبول کرنے آیا ہوں، توبہ کرتا ہوں۔ فرمایا کہ توبہ تو تم کر لو گے لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں عکاشہ کا کیا کروں گا، مجھے تو وہ بھولتا نہیں جو تمہارے ہاتھوں جنگ میں مارا گیا۔ کہنے لگا کہ حضرت کیا اس بات پر آپ خوش نہیں ہیں۔ (دیکھیں ذہین آدمی ذہین ہوتا ہے) کہ اللہ رب العزت نے اسے میرے ہاتھوں جنت میں پہنچا دیا اور مجھے اس کے ہاتھوں جہنم میں جانے سے روک لیا، اگر میں مارا جاتا تو کہاں جاتا (جہنم میں) اور وہ مارا گیا ہے تو کہاں گیا ہے جنت میں۔ دوسری بات اس نے یہ کی کہ حضرت کیا کل قیامت کے دن یہ منظر آپ کو اچھا نہیں لگے گا کہ میں اور عکاشہ قاتل و مقتول دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے جنت میں جائیں گے۔ اس کی یہ باتیں سن کر حضرت عمرؓ ہنس پڑے، فرمایا ٹھیک ہے۔ اس نے کلمہ پڑھا، توبہ کی اور ایمان قبول کیا اور اچھے صالح مسلمان کی حیثیت سے باقی زندگی گزاری۔ یہ طلیحہ کی داستان تھی۔

اسود عنسی

ایک تیسرا آدمی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا اسود تھا عام طور پر اسے عیہلہ کہتے ہیں بعض نے عبہلہ یا اہبلہ بھی پڑھا ہے، یہ یمن کا تھا۔ یمن کا پورا علاقہ جناب نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں مشرف بہ اسلام ہوگیا تھا، حضور ﷺ نے مختلف علاقوں میں حاکم مقرر کردیے تھے۔ کہیں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ ہیں، کہیں حضرت علیؓ ہیں کہیں حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں۔ اللہ کی قدرت کہ حضور ﷺ کی زندگی میں ہی یمن کا پورا علاقہ ہاتھوں سے نکل گیا، پھر واپس بھی آ گیا۔

یہ اسود ایک سردار تھا عنس قبیلے کا۔ اسی نسبت سے وہ عنسی کہلاتا ہے، اس کو رنگ کی وجہ سے اسود کہتے ہیں، کالا تھا لیکن نام اسود نہیں ہے۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ ایک جتھہ اکٹھا کیا اور صنعاء میں آ گیا۔ وہاں کے گورنر کو شہید کیا اور قلعے پر قبضہ کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ ہمارا گورنر شہید ہوگیا ہے اور اسود نامی ایک سردار نے نبوت کے دعوے کے ساتھ قلعے پر قبضہ کرلیا ہے اور چند دنوں میں یہ کیفیت پیدا ہوگئی کہ پورا یمن کا علاقہ اس نے اکٹھا کرلیا اور رسول اللہ ﷺ کے عاملین حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ حضرت معاذ بن جبلؓ سمیت یمن چھوڑ آئے۔ چند دنوں تک یہی کیفیت رہی، یہ حضور ﷺ کی حیات مبارکہ کے آخری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایام تھے۔ نبی کریم ﷺ کو جب پتا چلا تو فرمایا کہ کوئی ہے جو اس کو سنبھالے۔ تو یمن کے ہی حضرت فیروز دیلمیؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور ﷺ کی اجازت سے دیلمیؓ نے وہاں جا کر جتھہ بنایا، انہوں نے آمنے سامنے جنگ نہیں کی بلکہ چھاپہ مار کارروائی کی۔ پہلے اہل خانہ سے ساز باز کر کے اس کو شراب پلائی جب اس کو نشہ آیا تو قتل کر دیا اور صبح ہوتے ہی جھنڈا لہرا دیا کہ اسود قتل ہو گیا ہے اور ہم نے قلعہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس طرح یمن پر دوبارہ مسلمانوں کا اقتدار بحال ہو گیا۔

اس وقت نبی کریم ﷺ کو وحی کے ذریعے اطلاع مل گئی تھی، حضور ﷺ بستر علالت پر ہیں اور فرما رہے ہیں۔ فاز فیروز! فاز فیروز۔ فیروز اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا ہے، فیروز نے اپنے ٹارگٹ کو پا لیا ہے۔ حضور ﷺ یہ فرما رہے ہیں اور بہت سے لوگ سمجھ نہیں پا رہے کہ کون فیروز کامیاب ہوا؟ اکثر لوگوں کو تو تب پتہ چلا کہ جب حضرت فیروز دیلمیؓ آپ ﷺ کی وفات کے چند دن بعد مدینہ پہنچے، پھر انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خبر پہنچائی، انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر پہلے مل گئی ہے۔ تو یہ تیسرا مدعی نبوت اسود عنسی تھا۔

سجاح خاتون

ایک چوتھی مدعیہ بنو تغلب کی عورت سجاح تھی۔ اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا، یہ بڑی خطیبہ ادیبہ تھی۔ اس نے جناب نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا کہ میں بھی نبیہ ہوں۔ اس کا خیال ہو گا کہ حضور ﷺ نے لا نبی بعدی کہا...... لا نبیۃ بعدی نہیں کہا۔ نبی کی نفی کی ہے نبیہ کی نفی تو نہیں کی اس لیے میں نبیہ ہوں۔ اس کی تفصیلات میں میں نہیں جاتا بہرحال یہ بھی مقابلے پر لشکر لے کر آئی تو راستے میں مسیلمہ کذاب کا لشکر تھا۔ دونوں اطراف کے اہم رہنماؤں نے کہا کہ ہمیں مختلف ہو کر لڑنے کی بجائے اکٹھے ہو کر مدینہ والوں سے لڑنا چاہیے اس سلسلہ میں دونوں گروپوں کے درمیان صلح کے لیے مذاکرات کا اہتمام کیا گیا۔ یہ نبیہ اتنی مضبوط تھی کہ مذاکرات کے لیے نبی صاحب کے خیمے میں گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں سے تین دن کے بعد باہر نکلی اور کہا کہ ہماری صلح ہوگئی، ہم نے نکاح کرلیا ہے۔قوم والوں نے کہا کہ مہر کیا مقرر کیا؟ کہنے لگی کہ وہ تو میں بھول گئی تھی۔ دوبارہ جا کے پوچھتی ہوں۔اس نے کہا کہ مہر یہ ہے کہ تمہیں نمازیں معاف ہیں۔

مسیلمہ کذاب جب قتل ہوا اور اس کے لشکر کو شکست ہوئی تو یہ روپوش ہوگئی اور بھاگ گئی۔ یہ پھر حضرت معاویہؓ کے زمانے تک روپوش رہی۔ امیر المومنین حضرت معاویہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس نے توبہ کی اور ایمان قبول کرلیا۔حضرت معاویہؓ کے حکم سے کوفہ میں اس کو بسایا گیا۔ وہاں اس نے زندگی گزاری۔ کہتے ہیں کہ بڑی عابدہ، زاہدہ اور صالحہ خاتون تھی۔ وہیں فوت ہوئی اور حضرت سمرہ بن جندبؓ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ یہ تو میں نے تھوڑا سا تعارف کرایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور حضرات صحابہ کرامؓ کے زمانے میں جن لوگوں نے نبوت کے دعوے کیے تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا، ان کے فیصلے کیا تھے۔ میں نے خلاصۃً یہ بات آپ پر واضح کردی ہے۔

موجودہ دور کے جھوٹے مدعیان نبوت

میرا خیال ہے کہ آج کے مدعیان نبوت کو سمجھنے کے لیے تھوڑا سا پس منظر سمجھنا بھی ضروری ہے۔ آج دنیا میں اسلام کے ساتھ نسبت رکھتے ہوئے نئی نبوت کے لیے میری معلومات کے مطابق پانچ گروہ کام کررہے ہیں جن کے ساتھ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد وابستہ ہیں۔ان کا اپنا ایک طریق کار ہے اور وہ متحرک ہیں۔

ذکری مذہب

تاریخی ترتیب کے حوالے سے ان کا ذکر کررہا ہوں ان میں سب سے قدیمی گروہ ذکریوں کا ہے۔ ذکری پاکستان میں ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔

ان کا آغاز دسویں صدی ہجری میں ملا محمد مہدی کے ظہور سے ہوا۔ چار صدیوں سے یہ گروہ پاکستان کے ساحل مکران اور تربت کے علاقہ میں چلا آرہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ محمد مہدی ملا محمد اٹکی کہلاتے تھے۔اس کا پتہ نہیں کہ اٹک کا تھا یا کہیں اٹک گیا تھا، کیا مسئلہ تھا بہرحال اٹکی کے نام سے مشہور ہے۔ یہ اٹکی کی وجہ تسمیہ میں نے بہت تلاش کی لیکن مجھے نہ ملی۔ یہ بھی آپ کے علم میں ہوگا کہ ایران آج سے پانچ سو سال پہلے سنی اکثریت کا ملک تھا۔ صفوی بادشاہ حکمران ہوئے ہیں اور ان کا ایک لمبا دور گزرا ہے۔ دنیا کے اعتبار سے بڑے کامیاب حکمران تھے اور دین کے اعتبار سے بڑے جاہل حکمران تھے۔ صفیوں نے جب اقتدار سنبھالا تو اہل سنت پر جبر شروع کیا بہت سے لوگ جبر کا نشانہ بن کر بدل گئے، جنہوں نے ایمان بچایا وہ سرحدوں کی طرف بھاگے، چنانچہ آج بھی آپ ایران کی صورتحال دیکھیں تو وسطی ایران میں شیعہ اکثریت ہے جبکہ اہلسنت آپ کو باڈروں پر ملیں گے۔ افغانستان کے باڈر پر اور بلوچستان کے باڈر پر۔ انہوں نے جہاں اہلسنت کے خلاف کارروائی کی وہاں باطنیوں کے خلاف (باطنی ایک فرقہ ہے) بھی کارروائی کی۔ ان میں سے یعنی باطنیوں میں سے ایک آدمی محمد مہدی یہاں آ کے بس گیا۔ یہ ۹۷۷ھ کی بات ہے سرباز ایک علاقہ ہے جو تربت کے علاقے میں ہے، وہاں اس نے آ کے دعویٰ کیا کہ میں امام مہدی ہوں، کیونکہ امام مہدی کا انتظار مسلمانوں کو ہر دور میں رہا ہے، آج بھی ہے اور جب تک وہ نہیں آ جائیں گے تب تک انتظار رہے گا۔ رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی ہے جو پوری ہو کر رہے گی، اگرچہ اس کا درجہ ایمانیات کا نہیں ہے لیکن ایک پیشگوئی ہے جو صحیح روایت سے ثابت ہے وہ تو پوری ہوگی۔ بہرحال اس نے دعویٰ کیا کہ میں امام مہدی ہوں، اس کے ساتھ ایک گروہ بن گیا۔ وہاں تربت میں مراد نامی ایک سردار مرید ہوا، اس نے کچھ شعبدے بھی دکھائے کہ میں کتاب لاتا ہوں۔ چنانچہ ایک درخت پر چڑھ گیا، واپسی پر کتاب لے آیا کہ مجھ پر کتاب نازل ہوئی ہے۔ پانی کا چشمہ نکالتا ہوں، زمین پر نیزہ مارا تو کہتے ہیں کہ پانی کا چشمہ جاری ہو گیا۔ یہ ایک دو کارروائیاں دکھائیں، اس کے گرد لوگ اکٹھے ہو گئے اور اس نے اپنے امام مہدی ہونے کے حوالے سے پورے علاقے میں اپنی پیری مریدی قائم کر دی۔ جب دیکھا کہ اب پیری مریدی چل پڑی ہے اور لوگوں کا اعتقاد ہو گیا ہے تو اس کے بعد اس نے دوسرا دعویٰ یہ کیا کہ مجھے نبوت بھی مل گئی ہے اور میں نبی ہوں اور خاتم الانبیاء اور افضل الانبیاء ہوں۔ ان کی ایک کتاب ہے "معراج نامہ" آپ ان کے عقائد کی ایک جھلک اس سے ملاحظہ کر لیں۔ اس میں جناب نبی کریم ﷺ کی معراج کا پس منظر بیان کیا گیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت محمد ﷺ کو جو معراج ہوا اس کا فلسفہ و پس منظر کیا تھا۔

معراج کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ایک دن بیٹھے بیٹھے فرمایا کہ میں تمام انبیاء کا سردار ہوں۔ اللہ رب العزت کو یہ بات پسند نہ آئی، اللہ پاک نے بلایا آیئے جی! بجائے اس کے کہ زبانی طور پر بتاتا، اللہ پاک نے عملاً بتایا۔ حضرت محمد ﷺ کو اللہ رب العزت نے عرش پر بلایا۔ جب حضور ﷺ عرش پر پہنچے تو وہاں اللہ رب العزت کے ساتھ ملا محمد اٹکی عرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اللہ پاک نے بتانے کے لیے بلایا کہ انبیاء کے سردار آپ نہیں یہ ہیں۔ نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد۔ بہر حال ملا محمد اٹکی کے دیدار کے لیے نعوذ باللہ نبی کریم ﷺ کو اللہ پاک نے بلایا کہ نبیوں کے سردار آپ نہیں بلکہ نبیوں کا سردار تو میرے پاس عرش پر بیٹھا ہے۔ یہ معراج نامہ میں معراج کا فلسفہ ہے۔ اس سے آپ اندازہ کریں کہ ان کے عقائد کی نوعیت کیا تھی۔

ذکری احکام یا عبادات

انہوں نے احکام کی منسوخی کا دعویٰ کیا۔ پہلا حکم نماز کا منسوخ کیا۔ اس نے کہا کہ میں نبی ہوں اور مجھ پر شریعت نازل ہوئی ہے اور نماز منسوخ ہے۔ آج کے بہت سے لوگوں کو بڑا اچھا لگے گا کہ یہ بہت لوگوں کا مسئلہ حل ہوگا کہ کوئی جو نماز کو منسوخ کر دے۔ نماز منسوخ کر دی اور نماز کے بدلے میں صبح اور شام کے چند اذکار مقرر کر دیے، یہی ان کی پہچان ہے۔ اس علاقے میں آپ جائیں تو مسلمان نمازی کہلاتے ہیں اور یہ ذکری کہلاتے ہیں۔ مسلمان پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہیں اور یہ نماز نہیں پڑھتے ذکر کرتے ہیں۔ صبح شام کبھی اکٹھے تو کبھی انفرادی۔ تو یہ کیا کہلاتے ہیں؟ ذکری!

ذکری کہلانے کا پس منظر یہی ہے۔ ایک تو انہوں نے نماز منسوخ کر دی اور رمضان کے روزے منسوخ، رمضان کے انتیس یا تیس روزوں کے عوض ذوالحجہ کے دس روزے، زکوٰۃ منسوخ لیکن زکوٰۃ کے عوض دسواں حصہ (عشر) مذہبی پیشواؤں کا حق مقرر کرا دیا۔ حج منسوخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، حج کی بجائے ان کا الگ حج ہوتا ہے، آج بھی پاکستان میں ہوتا ہے کہ ستائیس رمضان کو پاکستان بھر سے تربت میں ہزاروں کی تعداد میں ذکری اکٹھے ہوتے ہیں۔ وہاں کوہ مراد ہے مراد محمد مہدی کا پہلا خلیفہ تھا، اس کے نام سے اب اس علاقے کو کوہ مراد کہتے ہیں۔ اس کا نام محمد مراد تھا۔ اس کو بیت اللہ کی حیثیت حاصل ہے اور اس کا طواف کرتے ہیں۔ وہاں باقاعدہ حرم ہے جس کی حدود طے ہیں۔ وہاں ایک مقام محمود کے نام سے جگہ بھی ہے۔ ایک پانی کا چشمہ ہے جس کو زم زم کہتے ہیں۔ گلڈن نامی ایک میدان ہے جس کو عرفات کے میدان کے طور پر وقوف کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ دائرے کی شکل میں مرد اور عورت مل کر گھومتے ہیں، رقص کرتے ہیں اور ذکر کرتے ہیں۔ یہ ان کی عبادت ہے۔ اس علاقے کے کوئی صاحب بیٹھے ہوں تو ان سے تفصیل پوچھیے کہ رمضان کے آخری دنوں میں وہاں کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ متعدد علماء کرام کو نظر بند کیا جاتا ہے، کوئی ضلع بدر ہوتا ہے، کسی کی جواب طلبی ہوتی ہے کہ یہ ان کے حج میں رکاوٹ نہ بنیں اور سرکاری حفاظت میں یہ مصنوعی حج ہر سال ستائیس رمضان کو کوہ مراد میں منایا جاتا ہے۔ وہاں ایک بلیدی خاندان گزرا ہے۔ ہمارے جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر اسماعیل بلیدی اسی خاندان سے ہیں لیکن یہ مسلمان ہیں۔ بلیدی خاندان جو ذکری تھا اس کی تقریباً ایک سو سال اس علاقے پر حکومت رہی ہے۔

تعارف کے لیے کتابیں

اس کی تفصیلات اگر پڑھنی ہوں تو کتاب کا حوالہ میں بتا دیتا ہوں۔ آپ وہ کتابیں منگوائیں اور پڑھیں کہ ہمارے ملک میں منکرین ختم نبوت کا سب سے قدیمی گروہ کون سا ہے، اور کیا کام کر رہا ہے۔ ہمارے ایک دوست ہیں مفتی احتشام الحق آسیا آبادی، ان کی دو کتابیں ہیں۔ ”ذکری مذہب کے عقائد و اعمال“ اور ”ذکری مذہب کی حقیقت“ یہ ان کے دو کتابچے ہیں اور اس میں پوری تفصیل بیان کی ہے۔ جامعہ عربیہ رشیدیہ آسیہ آباد تربت ضلع مکران بلوچستان سے آپ کو مل جائیں گی۔ میں نے مختصر خلاصہ بتلا دیا۔ تفصیل معلوم کرنا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چاہیں تو وہاں سے معلوم کرلیں، ہاں ایک بات میں بھول گیا کہ ان کا کلمہ کیا ہے۔ یہ کلمہ بھی مستقل پڑھتے ہیں۔ ان کا کلمہ یہ ہے۔"لا اله الا الله نور پاك نور محمد مهدی رسول الله" یہ ان کا مخصوص کلمہ ہے۔ کراچی کے قبرستانوں میں بھی بہت سی ذکریوں کی قبروں پر یہ کلمہ لکھا ہوتا ہے اور یہ ان کی کتابوں میں بھی ملتا ہے۔ وہ یہی کلمہ پڑھتے ہیں۔

بابی اور بہائی

دوسرا بہائیوں کا گروپ ہے۔ تاریخی ترتیب کے اعتبار سے ذکریوں کے بعد ان کا نمبر آتا ہے۔ ان کا لقب بہائی اور بابی ہے۔ یہ مرزائیوں کے بڑے بھائی ہیں۔ بہائی واقعی بھائی ہیں، لیکن ہمارے نہیں بلکہ قادیانیوں کے بڑے بھائی ہیں۔ یعنی قادیانیوں سے کچھ عمر میں بڑے ہیں۔

اہل تشیع کا عقیدہ آپ کو معلوم ہے کہ یہ بارہ اماموں کے قائل ہیں اور بارہواں امام ان کے عقیدے کے مطابق غائب ہے اور قیامت سے پہلے آئے گا۔ ایک شخص گزرا ہے مرزا علی محمد باب ۱۸۱۹ء کو یہ شیراز میں پیدا ہوا۔ شیراز ایران کا ایک شہر ہے۔ شیخ سعدیؒ کو بھی اسی لیے شیرازی کہتے ہیں۔ آج سے کوئی ۱۹۰ سال پہلے کی بات ہے یہ پیدا ہوا اور بڑا ہوا اور پڑھنا لکھنا سیکھا۔ تو کہتے ہیں کہ اس زمانہ میں جس طرح ہمارے ہاں انگریزوں کو ضرورت تھی یہاں مذہب کے نام پر تبدیلیاں کرنے کے لیے کسی نبی کی تو وہاں روس کے اثرات زیادہ تھے۔ روس میں عیسائی حکومت تھی تو یہ روس کے زیر اثر پیدا کیا گیا اور روسی حکومت نے اسے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا۔ بہر حال میں اسکے مذہبی پہلو پر بات کروں گا۔ جب مرزا محمد علی ۲۵۔۳۰ سال کی عمر کو پہنچے تو دعویٰ کیا کہ میرا امام غائب سے رابطہ ہو گیا ہے اور امام غائب نے مجھے اپنا نمائندہ بنا دیا ہے اور میں امت اور امام غائب کے درمیان باب ہوں۔ یہ باب کا پس منظر ہے، اسی لیے اس کا نام محمد علی الباب رکھ دیا گیا۔ باب کا مطلب آپ سمجھتے ہیں کہ میری امام مہدی سے ملاقات ہوگئی اور مجھے انہوں نے نمائندہ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اب جس نے امام سے بات کرنی ہے وہ مجھ سے کرے اور جس نے امام کی منشاء معلوم کرنی ہے وہ مجھ سے پوچھے۔ میں اس کے درمیان واسطہ بن گیا ہوں۔ یہ اس نے دعویٰ کیا اور بہت سی اوٹ پٹانگ باتیں کیں۔ جیسے اس قسم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعبدہ بازوں کی عادت ہوتی ہے۔ بہر حال یہ کام ذہین لوگ ہی کرتے ہیں، بے وقوف آدمی کیا کرے گا۔ یہ تو طلیحہ جیسے لوگ کر سکتے ہیں۔ بیوقوف آدمی تو اپنا گھر نہیں سنبھال سکتا، دوسروں کو کیا سنبھالے گا۔ بہر حال وہ ذہین آدمی تھا، آہستہ آہستہ اس کا حلقہ بنا۔ اب اس نے کہا کہ مجھ پر وحی آتی ہے! یہ دوسرا اسٹیپ تھا...... اس نے براہ راست مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ وہاں کا حاکم اس کے ہاتھ پر بیعت کر گیا...... حلقہ وسیع ہوتا گیا۔ وہاں اثنا عشری علماء کا زور تھا،...... انہوں نے اس کی مخالفت کی۔ جب مخالفت بڑھی تو اس کو گرفتار کیا گیا اور گرفتار کرنے کے بعد ۹ جولائی ۱۸۵۰ء کو ایک عدالت کے حکم پر گولی مار کر موت کی سزا سنائی گئی۔

مرزا بہاؤ اللہ شیرازی

اس کے بعد اس کا جانشین بنا ہے ملا محمد علی بار فروشی جو دین فروش تھا لیکن بار فروشی کہلایا۔ اس نے بات کو آگے بڑھایا۔ اس نے کہا کہ اصل بات یہ ہے کہ یہ رجعت تھی کہ رسول اللہ دوبارہ واپس آ گئے شیعہ عقیدہ رجعت کے قائل ہیں کہ حضرت علیؓ دوبارہ آئینگے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا، اس نے رجعت رسول اللہ کا دعویٰ پیش کیا...... لیکن وہ زیادہ نہیں چل سکا۔ اس کا ایک بڑا ذہین شاگرد تھا بہاؤ اللہ شیرازی۔ اس نے خلافت کا منصب سنبھال لیا اور جانشینی قابو کر لی۔ اس نے کہا کہ محمد علی جو تشریف لائے تھے اصل وہ نہیں تھے بلکہ اصل میں ہوں، وہ تو میری بشارت دینے کے لیے آئے تھے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ وہ امام غائب اور تمہارے درمیان باب نہیں تھا۔ یہ تو میرے اور تمہارے درمیان تھا وہ تو قتل ہو چکا...... اس نے تو بولنا نہیں تھا۔ اب اس نے کہا کہ یہ جو میرے اور تمہارے درمیان باب تھا اصل میں ہوں، وہ میرے لیے راہ ہموار کرنے اور بشارت دینے کے لیے آئے کہ دنیا کا نجات دہندہ آنے والا ہے اور وہ دنیا کا نجات دہندہ میں آ گیا ہوں اور اب دنیا کی نجات میرے ہاتھ میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہاءُ اللہ کی تعلیمات

ان صاحب کا نام ہے مرزا بہاءُ اللہ شیرازی، بہاءُ اللہ نوری بھی کہتے ہیں۔ اس نے الواحِ مقدسہ کے نام سے ایک کتاب وحی کا دعویٰ کیا۔ "الواح مقدسہ" کے نام سے ان کی ایک کتاب چھپتی ہے اور تقسیم ہوتی ہے۔ اس میں باقاعدہ سورہ الملک کی طرح سورۃ الملوک ہے، اسی طرح اور بھی مختلف سورتیں ہیں۔ اسی طرز پر انہوں نے کچھ جملے جوڑے ہیں۔

اس نے کہا کہ قرآن منسوخ ہے (العیاذ باللہ)۔ اب میری الواح دنیا کی نجات دہندہ ہیں اور قیامت تک میری پیروی میں نجات ہے، یہ لوگ ذہین تھے اور ذہین ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایران میں حکومت متعصب شیعہ کی تھی۔ ترکی میں خلافت عثمانیہ والے سنی تھے، شیعہ سنی کشمکش چلتی رہتی تھی۔ بہاءُ الدین شیرازی نے دیکھا کہ اب شیعہ مجھے تنگ کر رہے ہیں تو اس وقت کی فضا سے فائدہ اٹھا کر وہ قسطنطنیہ چلا گیا۔ ان کی آپس کی کشمکش سے کچھ فائدہ اٹھایا، قسطنطنیہ میں حلقہ بنا لیا۔ پھر ترک حکمرانوں کو پتہ چلا کہ اصل قصہ یہ ہے، تو انہوں نے بھی ہاتھ کھینچ لیا یہ پھر عراق آ گیا اور عراق کے بعد چلا گیا فلسطین...... وہاں قرآن پاک کی منسوخی کا اعلان کیا، نماز کی منسوخی کا اعلان کیا، شریعت کے احکام کی منسوخی کا اعلان کیا۔ پھر فلسطین کا اعلان کیا۔ پھر فلسطین میں ایک شہر کا نام ہے عکہ، وہاں پر اس نے ڈیرہ لگا لیا اور کہا کہ یہ میرا مرکز ہے۔ چنانچہ بہائیوں کا قبلہ عکہ ہے انہوں نے کعبہ بھی منسوخ کر دیا۔ مرزائیوں نے ہوشیاری سے کام لیا کہ کعبہ وہی رہنے دیا قرآن بھی وہی رہنے دیا باقی اپنی خرافات بھر دیں۔ لیکن انہوں نے قرآن بھی منسوخ کر دیا اور اپنی الواحِ مقدسہ لے آئے۔ تو اب ان کا کعبہ کون سا ہے؟ عکہ۔

وحدت ادیان کا تصور انہوں نے پیش کیا کہ دنیا کا ہر مذہب سچا ہے، ہر مذہب میں سچائیاں موجود ہیں لہٰذا سب کو اکٹھا کر کے ایک ہی دین بنایا جائے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام انبیاء سچے ہیں اور تمام انبیاء کی سچائیاں مرزا بہاءُ اللہ میں ضم ہو گئیں ہیں اسی طرح جس طرح پہاڑی ندی نالے دریا میں آ کر ضم ہو جاتے ہیں۔ مرزا بہاءُ اللہ شیرازی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے عقیدے کے مطابق تمام انبیاء کے کمالات کا اجتماعی طور پر مظہر اتم ہے۔ قیامت تک ان کا کلمہ چلے گا اور ان کا قبلہ عکہ ہے۔

لمحہ فکریہ

اس وقت میں دو باتیں آپ کو بتانا چاہوں گا۔ ایک تو یہ کہ ایران میں جو خمینی صاحب کا انقلاب آیا۔ ان کی لڑائیاں بہائیوں سے اس طرح چلتی رہتی ہیں کہ جس طرح ہماری لڑائیاں قادیانیوں سے چلتی ہیں۔ وہاں شاہ ایران کے دور میں یہ اعلیٰ مناصب پر تھے۔ خمینی نے اقتدار پر قابض ہونے کے بعد سب سے زیادہ صفائی بہائیوں کی کی۔ پھر یہ ایران سے بھاگے اور اکثر نے آ کر پناہ پاکستان میں لی۔ اس وقت پاکستان میں صورتحال یہ ہے کہ آپ کے بڑے بڑے شہروں میں ان کے مراکز موجود ہیں۔ لاہور، سیالکوٹ، حیدرآباد، پنڈی، پشاور، کراچی، کوئٹہ، ملتان تمام بڑے بڑے شہروں میں مراکز قائم ہیں۔ ان کا باقاعدہ پرچہ نکلتا ہے ''ماہنامہ نفحات'' پہلے لاہور سے نکلتا تھا اب پشاور سے نکلتا ہے۔ میرے پاس آتا ہے میں پڑھتا ہوں۔ آپ اس پرچے کو دیکھ کر بالکل یہ تصور نہیں کر سکتے کہ یہ کسی غیر مسلم کا پرچہ ہے۔ اس کی ڈیزائننگ، نام اور ترتیب سے ایسا لگتا ہے کہ تصوف کے کسی خاص حلقے کا پرچہ ہو۔ ایسے لگتا ہے کہ جیسے کوئی فارورڈ قسم کی صوفیت تھی اور اس صوفیانہ انداز میں کسی خانقاہ کا پرچہ ہے اور خانقاہی انداز میں وہ کام کر رہے ہیں۔

ایک بات تو یہ ہے کہ ہمارے اردگرد ان کے مراکز موجود ہیں اور یہ کام کر رہے ہیں۔ دوسری بات یہ ایک ذہن میں آئی۔ یہ بات متعلقہ ہے بھی اور نہیں بھی۔ یہ جو بیت المقدس کا جھگڑا چل رہا ہے۔ بیت المقدس کے بارے میں ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ ہمارا قبلہ اوّل ہے یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ یہ ہمارا قبلہ ہے اور عیسائیوں کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ ہمارا قبلہ ہے بیت اللحم کے حوالے سے اب میں نے بتایا کہ عکہ جو بہائیوں کا قبلہ ہے وہ کہاں ہے۔ فلسطین میں اس وقت فلسطین کے یاسر عرفات کے بعد صدر کون ہے۔ محمود عباس اور بتایا جاتا ہے کہ یہ بہائی ہیں۔ اس وقت جو فلسطین کا منتخب صدر ہے وہ یاسر عرفات کا جانشین ہے جس کے ہاتھوں فلسطین کا مسئلہ حل ہونے جا رہا ہے۔ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کون ہیں؟ اس سے آپ اندازہ کرلیں کہ بہائی اس وقت کس پوزیشن میں ہیں اور کیا کررہے ہیں۔

وحدت ادیان کا تصور

میں نے ان کا مرکز دیکھا ہے۔میری ایک عادت ہے پتہ نہیں اچھی ہے یا بری ہے کہ جہاں بھی کوئی مذہبی طبقہ ہو وہاں میں ضرور جاتا ہوں۔عیسائیوں کا مرکز ہو، یہودیوں کا مرکز ہو، میں وہاں جاکر گپ شپ کرتا ہوں، پوچھتا ہوں اور معلومات حاصل کرتا ہوں۔

حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ اور میں شکاگو میں تھے آج سے کوئی پندرہ سال پہلے کی بات ہے۔میں نے کہا کہ یہاں بہائیوں کا مرکز بہت بڑا سنا ہے چلیں ذرا دیکھیں تو انہوں نے کہا ''کون وڑن دیسی'' (کون جانے دے گا) میں نے کہا کہ چلیں چل کر دیکھیں تو سہی ان کے مرکز میں ہم نے دیکھا کہ اس کے اندر مسجد بھی ہے، مندر بھی ہے، گوردوارہ بھی ہے، یہودیوں کا عبادت خانہ بھی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم تمام مذاہب کو اکٹھا کررہے ہیں وحدت ادیان کا یہ مصنوعی مشاہدہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے کیا ہے۔

انیس کے عدد کا فریب

ایک اور بات بھی ہے۔ان کا ایک بڑا عجیب فلسفہ ہے ''انیس کا فلسفہ'' انہوں نے اپنا کیلنڈر تبدیل کیا ہے۔ان کے ہاں انیس دن کا مہینہ اور انیس مہینوں کا سال ہے۔انیس کو بڑا مقدس سمجھتے ہیں۔دلیل یہ دی کہ قرآن کریم میں ہے، "عليها تسعة عشر" کہ جہنم پر انیس فرشتے ہیں۔یہ فرشتے کہاں کے ہیں (جہنم کے) انہوں نے عدد کو متبرک بنا دیا ہے۔اللہ پاک نے یہ آیت کس کے حوالے سے بیان کی ہے لیکن ان کے ہاں انیس کا عدد متبرک ہے۔

کچھ عرصہ پہلے ہمارے ہاں یہ فلسفہ چلا تھا کہ انیس کے عدد کے حوالے سے قرآن پاک کا اعجاز ثابت کریں گے۔پرانے لوگوں کو یاد ہوگا بڑے مضامین اور بڑی کتابیں لکھی گئیں اس وقت ہمیں ایک بات کھٹکی تھی کہ یار یہ کوئی نئی بات ہے لیکن لوگ کہہ رہے تھے کہ قرآن کا اعجاز ثابت ہوگا۔انہوں نے کہا کہ بھئی ٹھیک ہے۔قرآن کا اعجاز ثابت ہوگا۔

کچھ عرصہ قبل امریکا کے خلیفہ رشاد نے (اسکا تعارف آخر میں کراؤں گا) یہ چکر شروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا یہ مصری تھا امریکہ میں رہتا تھا۔ انیس کے عدد کے حوالے سے بہت سے مسلمانوں کا ذہن بنایا کہ قرآن پاک کے اعجاز کا ایک نیا فارمولہ سامنے آیا ہے اور وجوہ اعجاز میں سے ایک نئی وجہ ہم نے دریافت کی ہے۔

جب لوگوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی، پھر آہستہ آہستہ یہ بات کہنا شروع کی کہ قرآن پاک تو انیس کے عدد پر پورا اترتا ہے، لیکن حدیثیں ہم نے اکثر چیک کی ہیں وہ انیس کے عدد پر پوری نہیں ہوتیں۔ وہاں سے یہ بات علماء کو کھٹکی کہ گڑبڑ ہے۔ پھر تیسرا مرحلہ شروع کیا کہ قرآن پاک کی بعض روایات بھی انیس کے عدد پر پوری نہیں اترتیں۔ الحاقی لگتی ہیں۔

اصل میں نظریہ یہ تھا کہ احادیث کے بارے میں قرآن پاک میں شک کی فضا پیدا کی جائے۔

پھر علماء اس پر متوجہ ہوئے اور ان کی کوششوں سے یہ فتنہ دب گیا۔ بہرحال انیس کا فلسفہ بہائیوں کا پیدا کردہ فتنہ ہے۔ یہ ہیں بہائی جو آج کے زمانے میں ہیں باقاعدہ نبوت اور وحی کے نام پر کام کر رہے ہیں اور مسلمان ملکوں میں کام کر رہے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی

تیسرا گروہ ترتیب کے اعتبار سے قادیانوں کا ہے۔ ان کے حوالے سے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے آپ کو بہت سی باتیں بتائی ہونگی۔ میں صرف تاریخی پس منظر تھوڑا سا عرض کرونگا۔ یہ بہائیوں کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ۱۸۵۰ء کو محمد علی باب کو سزائے موت ہوگئی تھی اور یہ فتنہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد پیدا ہوا ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں نے محسوس کیا کہ یہاں کوئی مذہبی پیشوا ہونا چاہیے جس کے پاس منسوخی احکامات کے اختیارات ہوں۔ یہ بات درمیان میں سمجھ لیں، ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے متجدد دین کی اور باہر کے حلقوں کی کہ مسلمانوں میں کوئی اتھارٹی ایسی ہو جو دین کے احکام کو منسوخ کر سکے آج بھی یہ مطالبہ ہے۔ یہ مطالبہ مختلف روپ میں رہا ہے۔ کبھی اجتہاد کے حوالے سے کبھی کسی حوالے سے۔ ان کے نزدیک مقصد یہ نہیں ہے کہ شرعی اصولوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطابق اجتہاد کریں بلکہ ان کے نزدیک اجتہاد یہ ہے کہ احکامات کو کیسے بدلنا ہے۔ یہ آج بھی اور ہر زمانے میں پریشانی رہی ہے کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن پاک کے احکام آخری ہیں اور قیامت تک ان کے اندر کوئی ردو بدل نہیں ہوسکتا۔ نبی کریم ﷺ کے صریح ارشادات بھی غیر متبدل ہیں۔ یہ نصوص صریح ہیں۔ قرآن کی ہوں یا احادیث کی تو ان میں کوئی ردو بدل نہیں کرسکتا۔

احکام میں تبدیلی کی اتھارٹی

پچھلے دنوں ایک جگہ گفتگو ہو رہی تھی ایک صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب آج کی دنیا میں اگر آپ کوڑے مارنے کی بات کریں گے، ہاتھ کاٹنے کی بات کریں گے، سنگسار کرنے کی بات کریں گے، پاؤں کاٹنے کی بات کریں گے، آج کی مہذب دنیا میں یہ بات مشکل ہے۔ بہر حال کچھ نہ کچھ تو ردو بدل کرنا ہی پڑے گا۔

میں نے جواب دیا میں تیار ہوں۔ میں تمہارے ساتھ ہوں ایک مسئلہ تم حل کردو دوسرے میں میں تمہاری مدد کرتا ہوں۔ ہاتھ کاٹنے والی بات، پاؤں کاٹنے والی بات، کوڑے مارنے والی بات، سنگسار کرنے والی بات یا عورتوں کی آدھی شہادت والی بات، یہ کس نے کہی ہے؟ مولانا قاسم نانوتوی کا فتویٰ یا رشید احمد گنگوہیؒ کا فتویٰ ہے؟ یہ باتیں کہاں ہیں؟ قرآن میں ہیں۔ ہاتھ کاٹنے والی بات کہاں ہے؟ پاؤں کاٹنے والی بات کہاں ہے؟ کوڑے مارنے والی بات کہاں ہے؟ آدھی شہادت اور طلاق کی گرہ کس کے ہاتھ میں ہے؟ یہ مسئلے کہاں ہیں؟ اگر ان میں ردو بدل کریں گے تو کہاں کرنا پڑے گا؟ قرآن کریم میں۔

میں نے کہا یار تم ایک کام کردو۔ بتادو کہ کونسے دفتر میں درخواست دیں تو اس دفتر کو اختیار ہے کہ یہ کام کردے گا۔ آئین میں ترمیم کرنی ہو تو کہاں درخواست دیتے ہیں؟ پارلیمنٹ میں۔

صوبے کے قانون میں تبدیلی کرنی ہو تو کہاں درخواست دیں گے؟ صوبائی اسمبلی میں کیونکہ اس کی وہی اتھارٹی ہے میں نے کہا اتھارٹی تم بتادو درخواست کہاں دینی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقوام متحدہ کو دینی ہے؟ O.I.C کو دینی ہے؟ جدہ سیکرٹریٹ کو دینی ہے؟ سپریم کورٹ کو دینی ہے؟ ہائی کورٹ کو دینی ہے؟ کس کو دینی ہے؟ آخر کہیں پتہ چلے کہ درخواست فلاں دفتر میں دینی ہے۔

یہ دفتر تم بتا دو درخواست پر میں تمہارے ساتھ دستخط کرونگا۔ کیوں جی کوئی اتھارٹی ہے؟ اس اتھارٹی کی تلاش میں دنیا پاگل ہوگئی ہے کہ کوئی اتھارٹی ایسی ہو کہ قرآن پاک میں ردو بدل کر دے۔ آج کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے۔

یہ اتھارٹی کس کے پاس ہے؟ اگر اللہ کے بعد کسی کے پاس ہوتی تو کس کے پاس ہوتی؟ اس کا حقدار کون تھا؟ حضور اکرم ﷺ۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں جناب نبی کریم ﷺ سے اس کا دوٹوک انداز میں صاف اعلان کروا دیا۔ کوئی ابہام نہیں چھوڑا۔ کفار نے مطالبہ کیا تھا۔ ''ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ'' (یونس ۱۰:۱۵) مطالبہ کیا تھا یا قرآن کوئی اور لے آئیں یا اس میں تبدیلی کر دیں۔ اس کا جواب کیا دیا؟ ''قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ'' (یونس ۱۰:۱۵) فرمایا کہہ دیجیے کہ مجھے سرے سے کوئی اختیار ہی نہیں کہ قرآن حکیم کے کسی حکم میں کوئی ردو بدل کرسکوں اس لیے اگر رسول اللہ ﷺ کو اس کا اختیار نہیں تو پھر قیامت تک کوئی مائی کا لال قرآن کریم میں ردو بدل نہیں کرسکتا۔

جھوٹی نبوتوں کا اصل مقصد

میں نے یہ بات درمیان میں اس لیے عرض کی ہے کہ نئی نبوتوں کا ڈھونگ رچانے کے پیچھے جو فلسفہ ہے وہ آپ کو سمجھ آئے کہ نئی نبوتیں آخر استعماری لوگ کیوں کھڑی کرتے ہیں کہ کوئی اتھارٹی ایسی پیدا کی جائے جو کہہ سکے کہ میں نے فلاں حکم منسوخ کر دیا ہے اور فلاں حکم منسوخ کر دیا ہے۔ یہ منسوخ کرنے کی اتھارٹی پیش کرنے کے لیے ان نبوتوں کے کھڑاگ رچائے جاتے ہیں۔ محمد علی باب بھی یہی تھا۔ بہاؤ اللہ شیرازی بھی یہی تھا۔ محمد مہدی اٹکی بھی یہی تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی بھی یہی تھا۔ مرزا قادیانی کو انگریزوں نے کھڑا کیا اس کے پس منظر میں میں نے نئی نبوتوں کے قیام کا فلسفہ سمجھایا، لیکن جس نے قرآن پاک کی حفاظت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی ذمہ داری اٹھائی ہے کیا وہ ان ہتھکنڈوں کو نہیں جانتا؟ جانتا ہے اس کو پتہ ہے کون کیا کر رہا ہے۔ نہ آج تک کبھی کسی کا ہتھکنڈا چلا ہے نہ قیامت تک چلے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا کھڑاگ کیوں رچایا؟ جہاد کی منسوخی کے لیے۔

وہ کہتا ہے کہ میری نبوت کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کو بتاؤ کہ جہاد منسوخ ہو گیا ہے لیکن مرزا غلام احمد کے کہنے سے منسوخ نہیں ہوا ہے اور نہ ہی آج کسی کے کہنے سے منسوخی کا حکم جاری ہوگا۔ کوئی نبوت کے نام پہ کہے یا اور کسی اور نام سے، نہ پہلے کبھی منسوخ ہوا ہے نہ اب ہو رہا ہے۔ حکم تو رہے گا۔ بہرحال قادیانی گروہ کو کھڑا کیا گیا۔ علماء کرام نے لڑائی لڑی۔ میں اس کی تفصیلات کو اس لیے چھوڑتا ہوں کہ اس کی بہت سی باتیں آپ کو معلوم ہیں۔ بہت سی باتوں سے آپ واقف ہیں اور اس کی بہت سی باتیں آپ کو ملتی رہتی ہیں۔

امریکی نبی ایلیج محمد

میں ایک اور گروہ کا تعارف کرانا چاہتا ہوں اس کے بعد پھر ایک اور صاحب پیدا ہو گئے۔ یہ تاریخ کے اعتبار سے سب سے مؤخر گروہ ہے۔ یہ فتنہ گزشتہ یعنی بیسویں صدی کا ہے۔ اس کا تھوڑا سا پس منظر عرض کروں گا کیونکہ یہ امریکی نبی ہے اور امریکہ کے ساتھ ہماری ''دوستی'' بھی ہے۔ اس لیے ذرا دلچسپی سے بات کرونگا۔ امریکہ آج کل جمہوریت کا اور انسانی حقوق کا بہت بڑا ٹھیکیدار ہے اور بڑا نمبردار ہے۔ آج سے صرف ایک صدی پہلے تک اس نمبردار کا حال یہ تھا کہ دنیا جہاں سے آزاد لوگ غلام بنا کر لائے جاتے تھے، بیچے خریدے جاتے تھے۔ انسانوں کا کاروبار ہوتا تھا اور آج سے ایک صدی پہلے کا قصہ ہے کہ امریکہ میں یہ جو کالے بیچارے ہیں (امریکہ میں کالوں کی بڑی تعداد ہے) یہ افریقہ سے جہاز بھر بھر کر لائے جاتے تھے۔ لا کر انہیں بیچ دیتے تھے اور جانوروں کی طرح ان سے کام لیتے تھے۔ کالوں کے محلے الگ تھے۔ گوروں کے محلے الگ تھے۔ گوروں کے ہسپتال الگ تھے، کالوں کے ہسپتال الگ تھے۔ یہ کالے بیچارے تین صدیاں ان گوروں کے مظالم کا شکار رہے۔ ایک لمبی داستان ہے۔ اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کے ردعمل میں کالوں میں تحریکیں پیدا ہوئی ہیں۔ ان میں ایک تحریک تھی "نیشن آف اسلام" (Nation of Islam)۔ یہ چونکہ اسلام کے نام سے تھی اس لیے اس کا تعارف کرا رہا ہوں۔ ایک صاحب نوبیل ڈریو علی ۱۹۱۳ء میں نیویارک گئے۔ ایک نیویارک ہے اور ایک نیوارک ارگ ہے۔ یہ نیویارک سے تھوڑے سے فاصلے پر ہے، زیادہ دور نہیں ہے۔ وہاں کھڑے ہوئے اس نے اپنے آپ کو مسلمان شو کیا۔

اس نے کہا کہ مجھے کالوں کی اصلاح اور کالوں کو منظّم کرنے کے لیے ان کی آزادی کے لیے، ان کے حقوق کے لیے، اللہ پاک نے بھیجا ہے۔ The Holy Quran کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ زیادہ تر اس میں سیاسی باتیں تھی۔ وہاں نیوارگ میں اس نے ایک مرکز بنایا۔ ۱۹۲۹ء میں اس کی وفات ہوئی۔

خیر یہ آغاز تھا۔ امریکہ کا ایک بڑا شہر ڈیٹرائیٹ ہے۔ وہاں ایک صاحب حجاز کے علاقے سے گئے۔ فرد محمد اس کا نام تھا "ویلس دی فارڈ" کے نام سے مشہور تھا، اور کالا تھا۔ ۱۹۳۰ء میں ڈیٹرائیٹ میں اس نے کہا کہ میں مکہ سے آیا ہوں اور کالوں کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ کالے سارے نسلاً مسلمان ہیں۔ کالے امریکہ میں سیاہ فام کہلاتے ہیں۔ ان کو زبردستی عیسائی بنایا گیا ہے۔ ان کی اصلاح کے لیے میں آیا ہوں۔ ان کو منظّم کرنے کے لیے ٹیمپل آف اسلام کے نام سے ایک عبادت گاہ بنائی۔ ابتدائی اور ثانوی مدرسہ بنایا اور کالج بنایا۔ وہاں وہ یہ کہتا تھا کہ تم نسلاً مسلمان ہو۔ زبردستی انہوں نے تمہیں عیسائی بنایا ہے۔ اپنے اسلام کی طرف واپس لوٹو۔ اس نے ایک تحریک شروع کی اور اوٹ پٹانگ باتیں کرتا تھا کہ مجھے وحی آئی ہے اور مجھے اللہ کی طرف سے یہ ہدایت کی گئی ہے کہ میں لوگوں کو منظّم کرنے آیا ہوں۔ گوروں کے خلاف تحریک چلانے آیا ہوں اور کالوں کو منظّم کر کے اس قسم کی ملی جلی سیاسی و مذہبی باتیں کرتا تھا۔ ان کو ایک صاحب معاون مل گئے۔ ایلیج محمد ایک پادری کا بیٹا تھا۔ اس کے ہاتھ مسلمان ہوا۔ جیسا بھی اس کا اسلام تھا اردو ترجمہ کرنے والے اسے علیجا محمد لکھتے ہیں۔ یہ عالی جاہ نہیں ہے۔ یہ الیاس کا انگلش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تلفظ ہے اس علاقے کا۔ بعض علاقوں کے تلفظ اپنے ہوتے ہیں جیسے یوسف کو انگریزی میں جوزف کہتے ہیں عربی میں آئے تو کیا ہوتا ہے۔ یوسف۔ اسی طرح عربی میں ہو یعقوب اور انگلش میں ہو تو کیا ہوگا۔ جیکب ہو جاتا ہے۔ اردو میں آدم ہو تو انگریزی میں ایڈم بہرحال ایلیج تلفظ ہے الیاس کا۔ امریکی انگلش میں یہ الیاس ہے۔ یہ پادری کا بیٹا تھا۔ اس کا پہلے نام ایلیج پول تھا۔ فرد محمد کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ اس نے الیاس محمد نام رکھا۔ پول کی بجائے محمد نام رکھا۔ مسلمان ہونے کے بعد تین سال تک استاد کے پاس رہا۔ تین سال بعد فرد صاحب غائب ہو گئے۔ پتہ نہیں ہوئے یا غائب کیے گئے۔ بہرحال ہو گئے۔ ۱۹۳۴ء کے بعد مسٹر فرد محمد کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ ان کے عقائد میں یہ ہے کہ فارد محمد اصل میں خدا تھا جو اس شکل میں آیا اور تین سال کے بعد ایلیج محمد کو جانشین بنا کر واپس چلا گیا۔ اس کا جانشین ایلیج محمد بنا اور کہا کہ میں جانشین ہوں۔

امریکی نبی کی تعلیمات

اس نے دنیا کو تصور دیا کہ ماسٹر فارد محمد اصل میں خدا تھا اور اللہ تعالیٰ انسانی شکل میں آیا تھا۔ ہمیں راستہ دکھانے کے لیے وہ ہمارے درمیان چار سال رہا اور پھر مجھے اپنا جانشین بنا کے واپس چلا گیا۔ یہ ان کا عقیدہ ہے۔ اس نے کہا کہ اب میں ہوں جو کچھ ہوں۔ اس نے دعویٰ کیا مجھ پر وحی آتی ہے اور میں اللہ کا نمائندہ ہوں اور دنیا کی نجات میری پیروی پر منحصر ہوگی۔ قرآن کی منسوخی کا اعلان نہیں کیا لیکن یہ اعلان کیا کہ قرآن کی جو تشریح میں کروں گا وہی معتبر ہوگی۔

اس نے ''محمد بولتا ہے'' کے عنوان سے پرچہ نکالا اور اسلام کی تبلیغ پر امریکہ میں تحریک شروع کی۔ اصلاً یہ تحریک گوروں کے خلاف ردعمل کی تھی۔ گوروں کے صدیوں کے مظالم کے خلاف ردعمل کا اظہار تھا۔

چنانچہ ان کے ابتدائی عقائد یہ ہیں جو باقاعدہ کتابوں میں ہیں کہ گورے سارے شیطان کی نسل ہیں میں نے ان کی عربی کتاب میں پڑھا ہے کہ آدم کان اسود، نوح کان اسود، ابراہیم کان اسود، عیسیٰ کان اسود، محمد کان اسود یہ سارے کالے ہیں، گورے شیطان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسل ہیں۔ میں نے جب پڑھا تو بڑا ہنسا۔ میں نے کہا کہ سیاسی گالی کے طور پر تو شاید میں بھی گوروں کو شیطان کی نسل کہہ دوں کیونکہ انہوں نے ہمیں بھی بڑا تنگ کیا ہے لیکن عقیدے کے طور پر نہیں مگر ان کا عقیدہ ہے کہ گورے شیطان کی نسل ہیں اور کالے کیا ہیں؟ آدم کی نسل سے ہیں۔ ابتدا میں ان کا مذہب تھا کہ ہر سفید چیز حرام ہے۔ مچھلی حرام ہے، انڈا حرام ہے، سفید کپڑا حرام ہے۔

اس تحریک نے اس قدر تقویت پکڑی کہ ۱۹۳۴ء سے لے کر ۱۹۷۰ء تک ایلیج محمد نے امریکہ میں کالوں کے ایک بڑے حصے پر عملاً حکومت کی۔

امریکہ کے سیاہ فاموں میں سب سے منظّم تحریک اس کی ہے اور اسلام کے نام پر ہے۔ اس عقیدے کے نام پر کہ ماسٹر فارد محمد خدا تھا آیا تھا۔ مجھے اپنا نمائندہ بنا کر چلا گیا ہے اب دنیا کا نجات دہندہ میں ہوں۔ میری تعلیمات پر دنیا کی نجات ہوگی۔ ایک بات عقیدے کی ان کی اور بھی بتا دوں۔ کہتے ہیں کہ قیامت کا تصور یہ نہیں کہ مرنے کے بعد کوئی نئی زندگی ہوگی اور سزا و جزا ہوگی۔ سزا و جزا، قیامت، جہنم، جنت کا تصور یہ ہے کہ اس دنیا کا نظام بدلنے والا ہے۔ گوروں کی حکومت کا دور ختم ہوگا اور کالوں کی حکومت کا دور شروع ہونے والا ہے اور وہ شروع ہوگا۔ تو کالے دنیا میں جنتی ہوں گے اور ان گوروں کو جہنم میں بھیجیں گے اور وہی ان کی جزا و سزا ہوگی...... اور یہ ان کی جہنم ہوگی اور ہماری جنت ہوگی یہ گوروں کے مظالم کا ری ایکشن تھا کہ بڑے بڑے لوگ اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔

ڈھول کا پول کھل گیا

محمد علی کلے کا نام سنا ہے۔ دنیا کا عالمی مکے باز پہلے اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا۔ امام سراج وہاج نیو یارک میں سیاہ فام مسلمانوں کے بڑے امام ہیں۔ وہ اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے تھے۔ لوئس فرحان جو اس وقت نیشن آف اسلام کا بڑا لیڈر ہے، یہ اور بڑے بڑے لوگ اس کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے اور اس والا اسلام لائے۔ اس کا ایک بہت بڑا قریبی ساتھی تھا مالکم ایکس۔ اس کا سب سے پہلے پول مالکم ایکس نے ہی کھولا ہے۔ ۱۹۵۷ء میں وہ اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھی بنا بڑا پر جوش مبلغ تھا...... اس کا منسٹر کہلاتا تھا اور بڑا ورکر آدمی تھا۔ مالکم ایکس کو ۱۹۵۷ء میں سب سے پہلے یہ شک ہوا کہ یار کوئی گڑ بڑ ہے اور شک کب ہوا...... اتفاقاً وہ کہیں دنیا کے دورے پر نکلا اور حج کے موقع پر مکہ چلا گیا۔ خود اس کی سوانح اور یادداشتیں چھپ چکی ہیں۔ عربی میں بھی انگلش میں بھی، اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔

وہ کہتا ہے کہ مجھے یہ شک ہوا کہ جب میں مکہ مکرمہ گیا تو وہاں دیکھا کہ بیت اللہ کا طواف کالے بھی کر رہے ہیں اور گورے بھی کر رہے ہیں۔ میرے ذہن میں آیا کہ یہ گورے یہاں کیا کر رہے ہیں...... یہ ترک گورے اور لبنانی گورے ہیں...... وہاں تو گورے بہت آتے ہیں کہ ان کے عقیدے میں کالے آدم کی اولاد ہیں اور سفید شیطان کی نسل سے ہیں۔ ہم ایشیائی نہ کالے ہیں نہ گورے ہیں۔ پتہ نہیں کہ ہمارے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟

مالکم ایکس کہتا ہے کہ جب میں ۱۹۵۷ء میں حج پر گیا تو مجھے یہ منظر دیکھ کر شک پیدا ہوا اپنے عقیدے پر کہ اگر گورے سارے کے سارے شیطان کی نسل ہیں تو یہاں بیت اللہ کے طواف میں اور یہاں مسجد نبوی اور مسجد حرام میں تو بے شمار گورے ہیں یہ کیا کر رہے ہیں...... شیطان کی نسل بیت اللہ میں عبادت کیسے کر رہی ہے؟ یہاں سے میرے ذہن میں شک پیدا ہوا۔ پھر میں نے علماء سے پوچھا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ تو سارا ہی ڈرامہ ہے۔ اب مجھے پتہ چل گیا کہ اصل اسلام کیا ہے اور یہ ایلیج محمد والا اسلام کیا ہے۔ یہ جب یہاں سے دو تین مہینے بعد واپس گیا تو صحیح العقیدہ مسلمان تھا۔ یہ شافعی مذہب اور اہلسنت پر پکا ہو کر گیا۔ واپس اس نے نیویارک میں جا کر اعلان کر دیا کہ ایلیج محمد جھوٹا ہے اصل اسلام وہ ہے جو مکہ والوں کا ہے۔ یہ سب فراڈ ہے اور یہ جھوٹ بولتا ہے، اس سے بغاوت کا اعلان کر دیا۔

اس بغاوت میں محمد علی کلے بھی اس کے ساتھ تھا محمد علی کلے اب صحیح العقیدہ شافعی المذہب مسلمان ہے۔ امام سراج وہاج اس کے ساتھ آیا۔ امام سراج ہمارے دوست ہیں، نیویارک میں سیاہ فام مسلمانوں کے امام ہیں، وہ بھی اس کے ساتھ آیا اور بہت سے لوگ جن کو یہ پتہ چلا وہ ایلیج محمد سے باغی ہو گئے۔ وہاں نیویارک میں مین ہٹن کے علاقے میں جہاں یہ آنجہانی ورلڈ ٹریڈ سنٹر تھا، اسی میں اس کا مرکز ہے۔ ''مالکم شہباز شہید مسجد''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نام سے اس نے صحیح العقیدہ مسلمانوں کا مرکز بنایا۔ مسجد بنائی اور اہلسنت کے عقائد کا پرچار شروع کیا یہ مرکز میں نے دیکھا ہے لیکن صرف ایک سال بعد ۱۹۵۸ء میں ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے اس کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔ اس نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا لیکن امریکہ کے مسلمانوں کو صحیح بات بتا دی۔ اللہ پاک اس کے درجات بلند سے بلند فرمائے۔ آمین

میں سمجھتا ہوں کہ اس نے بڑی قربانی دی اور اس نے ایک راستہ بتا دیا عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ ایلیج محمد نے مروایا ہے۔ اس کی بغاوت اس کے خلاف تھی، اس کے خلاف کھڑا ہوا تھا لیکن بہرحال شہید کر دیا گیا...... لیکن راستہ کھل گیا...... اب جو لوگ سمجھدار تھے انہوں نے راستے تلاش کیے اور ایک طرف ہوتے گئے۔ ۱۹۷۰ میں ایلیج محمد مرا ہے۔ ۱۹۷۰ء کے بعد ایک تبدیلی اور آئی۔ اس کا بیٹا ویلس دین محمد جو اس کا جانشین بھی تھا۔ اللہ پاک نے اسے توفیق دی، باپ کے مرنے کے بعد اس نے بھی باپ کے عقائد سے توبہ کا اعلان کر دیا۔ اب وہ اہلسنت والجماعت شافعی مذہب ہے۔ میری اس سے ملاقات ہوئی ہے۔

لوئس فرحان کی چالبازی

لوئس فرحان اب امریکہ میں سیاہ فام مسلمانوں کا سب سے بڑا لیڈر سمجھا جاتا ہے، اس نے دعویٰ کر کے مرکز پر قبضہ کر لیا اور ایلیج محمد کے بیٹے کو مرکز سے نکلوا دیا۔ عدالت میں جا کر مرکز پر قبضہ کر لیا، کہا کہ میں اس کا جانشین ہوں اور ہمارا دین باقی ہے، مذہب باقی ہے اور اب تک باقی ہے۔ اب ان کا پرچہ نکلتا ہے "The Final Call" دی فائنل کال اس میں ایک پورا صفحہ عقائد کا ہوتا ہے، اس میں چوتھے نمبر پر عقیدہ درج ہے جس کے الفاظ یہ ہیں "ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ ماسٹر فارد محمد جو ۱۹۳۰ء میں ڈیٹرائیٹ ظاہر ہوئے تھے، اصل میں اللہ تبارک وتعالیٰ تھے جو انسانی شکل میں آئے تھے اور ہماری تربیت کر کے واپس عرش پر چلے گئے، یہ وہی موسیٰ ہے جس کا یہودیوں کو انتظار تھا، اور یہ وہی عیسیٰ ہے کہ جس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کو انتظار تھا، اور وہی مہدی ہے کہ جس کا مسلمانوں کو انتظار تھا''، تینوں قومیں انتظار کر رہی ہیں۔ یہودی موسیٰ کا اور عیسائی عیسیٰ کا اور ہم عیسیٰ اور مہدی دونوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ عقیدہ ان کا لکھا ہوا ہے، اس کے علاوہ عقائد بھی درج ہیں۔ جنت دوزخ قیامت کا تصور حکومت کی شکل میں پیش کرتے ہیں...... اور بھی بہت سے عقائد خلط ملط ہیں، جو اب بھی چھپتے ہیں۔ اس حوالہ سے آخر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ لوئس فرحان اتنا ہوشیار آدمی ہے کہ دنیا کی بہت سی مسلمان حکومتوں سے اس نام پر پیسے بٹورتا ہے کہ میں امریکہ میں اسلام کی خدمت کر رہا ہوں۔

آپ اندازہ کرسکیں گے کہ سن ۱۹۹۰ء میں آج سے کوئی پندرہ سال پہلے جب میں شکاگو گیا۔ وہاں ہمارے مسلمانوں کی تنظیمیں ہیں۔ ایک مسلمانوں کا مرکز مسلم کمیونٹی سنٹر ہے، وہاں چنیوٹ کے ہمارے دوست ریاض وڑائچ صاحب اور دوسرے حضرات بھی ہیں، وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ کمیونٹی سنٹر میں میرا ایک بیان ہوا، بعد میں مل کے بیٹھ گئے۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحب! خدا کے لیے ہمارے ساتھ کچھ تعاون کرو۔ اس نے (لوئس فرحان نے) نیشن آف اسلام کی ان دنوں تازہ تازہ شکاگو میں کانفرنس کی تھی۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی امام کعبہ تھے۔ اب ان کی چالبازی کا اندازہ کیجیے کہ وہ تو بیچارے اس لیے گئے کہ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں، اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ ہم سعودی عرب سفارت کار سے چیخ چیخ کر مر گئے کہ خدا کے لیے سوچو کہ تم کیا کر رہے ہو؟ اتفاق سے مجھے واپس عمرہ کرتے ہوئے آنا تھا۔

عالم اسلام سے اپیل

انہوں نے مجھے فائل دی، اس میں باقاعدہ کانفرنس کی تصویریں تھیں۔ شیخ حذیفی اس کے گلے لگ رہے ہیں، اس میں شیخ حذیفی مہمان خصوصی ہیں، لوئس فرحان تقریر کر رہا ہے۔ سن ۱۹۹۰ء کی ہی بات ہے کہ جب میں مکہ مکرمہ میں آیا۔ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب اور ایک دو اور علماء کو ساتھ لیا۔ ہم رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل صاحب سے ملے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت رابطہ کے سیکرٹری ڈاکٹر عبداللہ نصیف تھے انہوں نے ہماری بات سنی اور فائل وصول کی۔ اس کے بعد الحمدللہ رابطہ نے ان کے ساتھ تعلق توڑ دیا۔ لیکن اس کے بعد لوئس فرحان نے دوسرے ملکوں سے بڑے پیسے لیے، عراق سے بڑے پیسے لیے، ایرانیوں سے بڑے پیسے لیے اور قذافی تو اب تک دے رہا ہے۔ وہی فائل مکمل کی مکمل میں نے لیبیا کی حکومت کو بھجوائی۔ ان کے عقائد کے بارے میں پوری مکمل فائل تھی۔ لیکن آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ گزشتہ سال ربیع الاول ۱۴۲۵ھ لیبیا میں جو قومی سطح پر سیرت کانفرنس ہوئی ہے جو حکومت کرواتی ہے، اس کا چیف گیسٹ لوئس فرحان تھا۔ چند سال قبل امریکہ میں ایک بہت بڑی ریلی نکلی تھی، واشنگٹن میں ملین مارچ ہوا، وہیں سے ملین مارچ کی اصطلاح بھی چلی ہے۔ مسلمانوں نے اس میں بھرپور شرکت کی اس کا انتظام لوئس فرحان نے کیا تھا...... ہمارے مسلمان بھی اس مغالطے میں ہیں۔ بہرحال یہ مسلمان کہلاتے ہیں لیکن امریکہ کے قادیانی ہیں، اس لیے میں نے اس کا تعارف کرانا آپ کو ضروری سمجھا ہے۔ آج کے دور میں نبوت کے نام پر ختم نبوت کے انکار پر جو گروہ مذہبی میدان میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں چار گروہوں کا میں نے ذکر کیا ہے۔ ذکری، بہائی، قادیانی، نیشن آف اسلام۔

پانچواں سوار

اب ایک پانچویں سوار کا تھوڑا سا ذکر کرتے ہیں۔ پانچویں سوار کا محاورہ آپ نے سنا ہوگا کہ یہ پانچواں سوار ہے۔ اس بارے میں لطیفہ یہ ہے کہ چار آدمی گھوڑوں پر سوار دہلی جا رہے تھے۔ پرانے زمانے میں گھوڑا بڑی سواری ہوتی تھی۔ کوئی اور مسافر بیچارہ لنگڑی گدھی پر سوار تھا اور وہ بھی دہلی جا رہا تھا۔ ان سے کسی نے پوچھا کہ سوار کہاں جا رہے ہیں؟ یہ تو بولے نہیں وہ پیچھے والا بولا کہ ہم پانچوں سوار دہلی جا رہے ہیں، یہ بھی ایک پانچواں سوار تھا۔ خلیفہ ارشاد یہ صاحب مصری تھے، امریکہ میں رہتے تھے۔ انہوں نے پہلے انیس کے عدد کا کھڑاگ رچایا۔ پھر آہستہ آہستہ نبوت کا دعویٰ کیا۔ ۱۹۸۹ء میں نبوت کا دعویٰ کیا اور اچھا خاصا گروہ اکٹھا کر لیا۔ لیکن یہ ایک سال ہی نبوت کر سکا۔ ۱۹۹۰ء میں رات کو کسی مرید نے اس کا کام صاف کر دیا۔ لیکن سنا ہے کہ ایک خاتون اس کی جانشین ہے اور وہاں ایک چھوٹا سا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گروہ اسکے عقائد پر کام کر رہا ہے۔ آج کے دور میں جو لوگ نبوت کے نام پر کام کر رہے ہیں، نبوت کے انکار کے حوالے سے ان میں سے چار ساڑھے چار یا سوا چار کا تعارف میں نے آپ سے کرا دیا ہے۔ ہلکا پھلکا تعارف یہ بتانے کے لیے کہ آج کون کون اس پر کام کر رہے ہیں۔ یہ گفتگو میں یہیں سمیٹتا ہوں۔ عصر کی نماز کے بعد یہیں دوبارہ ایک آدھ گھنٹہ بات ہوگی۔ وہ میں بات کرنا چاہوں گا قادیانیوں کے حوالے سے لیکن مذہبی حوالے سے نہیں بلکہ اس حوالے سے کہ قادیانی دنیا میں کس انداز سے کام کر رہے ہیں، ان کا طریقہ واردات کیا ہے اور ہمیں اس کے بارے میں کیا کرنا چاہیے۔

دوسری نشست سے خطاب

میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ قادیانیوں کے حوالے سے آپ وقتاً فوقتاً معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے آپ کو بہت سی باتیں بتائی ہوں گی اور ان کے بارے میں معلومات کے امکانات خاصے موجود ہیں، اس لیے میں نے ان کے بارے میں تفصیل سے بات نہیں کی بلکہ میں نے صرف سرسری تذکرہ کیا ہے۔

لیکن ایک بات میں آپ کو اس حوالے سے ضرور کہتا ہوں تھوڑے سے وقت میں! اس وقت قادیانیوں کا اور ہمارا ایک تنازع عالمی فورم پر چل رہا ہے، اقوام متحدہ بھی اس کا فریق ہے، امریکہ بھی فریق ہے، ایمنسٹی انٹرنیشنل بھی فریق ہے اور قادیانی بھی فریق ہیں۔ قادیانیوں کا ایک موقف ہے، جس پر دنیا کے عالمی ادارے قادیانیوں کی حمایت کر رہے ہیں اور ہم پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ دباؤ دو باتوں کا ہے۔ سن ۱۹۷۴ء میں ہماری قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو دستوری طور پر غیر مسلم قرار دیا تھا، یہ آپ کے علم میں ہے۔ ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق مرحوم نے صدارتی آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں پر پابندی لگا دی تھی کہ وہ اسلام کا نام استعمال نہیں کر سکتے۔ اسے امتناع قادیانیت کا آرڈیننس کہتے ہیں، یہ اسلام کی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے۔ جو ہمارے مخصوص شعائر ہیں مسجد، کلمہ، ام المومنین، امیر المومنین وغیرہ یہ ہماری اصطلاحات ہیں۔ وہ یہ استعمال نہیں کر سکتے۔

یہ دو فیصلے ایک دستوری فیصلہ ہے کہ ہمارے ہاں پاکستان میں کہ قادیانی مسلمان تصور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوں گے، بلکہ اقلیتوں میں شمار ہوں گے اور ایک قانونی فیصلہ کہ قادیانی اگر اسلام کا نام استعمال کریں گے، اسلام کی مخصوص اصطلاحات استعمال کریں گے، شعائر اسلام استعمال کریں گے تو یہ قابل تعزیر جرم ہوگا...... مقدمہ درج ہوگا...... گرفتار ہوں گے...... سزا ہوگی۔ یہ دو فیصلے ہمارے قومی فیصلے ہیں، ان فیصلوں کے خلاف قادیانی جماعت ایک کمپین کر رہی ہے جس میں امر واقع یہ ہے کہ دنیا کے عالمی ادارے قادیانیوں کی سپورٹ میں ہیں ہماری سپورٹ میں نہیں ہیں۔

میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ قادیانیوں کا مؤقف کیا ہے، ہمارا مؤقف کیا ہے، جھگڑے کی بنیاد اور اساس کیا ہے؟ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے یا ان کے ساتھ؟

قادیانیوں کا مؤقف

قادیانیوں کا مؤقف یہ ہے کہ دنیا میں انسانی حقوق کے تحت مذہبی آزادی تسلیم شدہ ہے ہر شخص کو آزادی ہے کہ وہ کوئی مذہب اختیار کرے، مذہب کی تبلیغ کرے، اپنے مذہب کا پرچار کرے، اپنے مذہب کا کوئی نام رکھے تو کوئی دوسرا آدمی اس کے مذہب میں مداخلت نہیں کر سکتا۔ یہ اقوام متحدہ کے چارٹر میں ہے اور اسے غلط کہیں یا صحیح، وہ تو اپنی جگہ پر...... لیکن اس وقت بین الاقوامی قانون کا درجہ رکھتا ہے، اس کو مذہبی آزادی کا قانون کہتے ہیں کہ ہر شخص کو مذہبی آزادی حاصل ہے کہ جو چاہے مذہب اختیار کرے، جہاں چاہے تبلیغ کرے، جس کا بھی دل چاہے مذہب تبدیل کرے یا نہ کرے۔ دوسرے شخص کو بالخصوص حکومتوں کو کسی شخص کے مذہبی معاملات میں مداخلت کا حق حاصل نہیں ہے۔ یہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر میں بھی ہے اور اس وقت دنیا کے مسلمات میں بھی یہ بات شامل ہے۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، اسلام پر یقین رکھتے ہیں، قرآن پر یقین رکھتے ہیں، حضرت محمد ﷺ پر یقین رکھتے ہیں بیت اللہ کو بیت اللہ مانتے ہیں، قبلے کو قبلہ مانتے ہیں، اور قیامت کو مانتے ہیں تو پھر ہمیں مسلمان کیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہا جاتا؟ آپ ایمان کی جو تفصیل بیان کرتے ہیں۔ ایمان مجمل میں بھی ہے اور ایمان مفصل بھی۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ یہ ایمان مفصل، کہتے ہیں کہ ساری باتیں ہم مانتے ہیں، پھر ہمیں کافر کیوں کہتے ہیں؟ آپ ہمیں مذہب کی تبلیغ کا حق کیوں نہیں دیتے؟ ہمیں اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے کیوں روکتے ہو؟ ہماری مذہبی آزادی سلب کر لی گئی ہے، پاکستان میں ہم پر جبر ہو رہا ہے۔ پاکستان کی حکومت اور پاکستان کے علماء مذہبی آزادی کو ختم کرنے کے درپے ہیں اور ختم کر دیا ہے۔ انہیں اس بارے میں دنیا کی عالمی لابیوں کی حمایت حاصل ہے۔ آپ اس سے اندازہ کر لیں۔ اس سال ابھی چند مہینے پہلے امریکہ کی وزارت خارجہ نے جو رپورٹ جاری کی ہے۔ اس میں بھی ذکر ہے کہ احمدیوں کے خلاف ناانصافی اور ظلم کی صورتحال جوں کی توں ہے۔ اس جملہ کا مطلب آپ سمجھے ہیں؟ اس سال کی رپورٹ میں کہتے ہیں کہ صورتحال جوں کی توں ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل بھی یہی کہتی ہے، اقوام متحدہ کی رپورٹوں میں بھی یہی ہوتا ہے اور بھی بہت سے حوالوں سے ہوتا ہے۔

مسلمانوں کا مؤقف

اس پر ایک یہودی جرنلسٹ سے پندرہ سولہ سال پہلے ایک مکالمہ ہوا تھا۔ وہ مکالمہ اگر میں سنا دوں تو کچھ تھوڑی سی بات آپ کی سمجھ میں آجائے گی۔ ان شاء اللہ!

میرے ایک دوست ہیں نیویارک میں، انہوں نے میری ایک یہودی جرنلسٹ سے ملاقات کرا دی۔ (درمیان میں ترجمان بھی وہی تھا) اس نے کہا کہ آپ قادیانیوں پر ظلم کیوں کرتے ہیں؟ میں نے کہا جی کیا ظلم کرتے ہیں؟ اس نے کہا کہ جب قادیانی خود کو مسلمان کہتے ہیں تو آپ ان کو مسلمان تسلیم کیوں نہیں کرتے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں، قرآن کو مانتے ہیں، حضرت محمد ﷺ کو بھی مانتے ہیں تو تم انہیں مسلمان کیوں نہیں کہتے۔ تم ان پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادتی وظلم کرتے ہو۔ان کی حق تلفی کرتے ہو۔ میں نے اس سے کہا کہ بات سنو۔ وہ غیر مسلم تھا اس سے تو میں نے مرزا کی کتابوں سے دلائل نہیں دینے تھے بلکہ ''کامن سینس'' (Common sence) میں بات کرنی تھی۔ میں نے اس سے یہ کہا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ تم یہودی ہو؟ کہنے لگا کہ ہاں۔موسیٰ علیہ اسلام کو مانتے ہیں؟ کہا مانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ تورات کو؟ کہنے لگا کہ مانتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کوئی عیسائی یہ کہے کہ میں یہودی ہوں مان لو گے؟ کہنے لگا کہ نہیں۔عیسائی موسیٰ علیہ السلام کو مانتے ہیں،تورات کو بھی مانتے ہیں، اگر کوئی عیسائی کھڑا ہو کر یہ کہہ دے کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہوں (اس کی زبان میں بات کر رہا ہوں) موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہوں تورات کو مانتا ہوں اس لیے میں یہودی ہوں۔تم کسی عیسائی کا یہ دعویٰ تسلیم کرلو گے؟ کہتا ہے کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ کیوں؟ اس نے کہا کہ وہ موسیٰ علیہ السلام اور تورات کو ماننے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل کو بھی مانتا ہے۔اس لیے اس کا مذہب الگ ہے۔ میں نے کہا کہ میں مسلمان ہوں موسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتا ہوں تورات کو بھی مانتا ہوں،عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مانتا ہوں، انجیل کو بھی مانتا ہوں، میں اگر دعویٰ کروں (خدانہ کرے) کہ یہودی ہوں تو مان لو گے؟ کہتا ہے کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ کیا وجہ؟ اس نے کہا کہ آپ موسیٰ علیہ السلام اور تورات کے بعد اور بھی کچھ مانتے ہو۔ میں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور تورات کو ماننا یہودی ہونے کے لیے کافی نہیں ہے۔ اگر کوئی آدمی اس کے بعد کسی اور کو بھی مانتا ہے تو وہ یہودی نہیں ہے۔عیسائی اور مسیحی کہلانے کے لیے صرف انجیل کو ماننا کافی نہیں ہے، اگر اس کے بعد کسی اور کو بھی مانتا ہے تو وہ مسیحی نہیں ہے۔

میں نے کہا کہ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ مسلمان ہونے کے لیے قرآن کو ماننا اور محمد ﷺ کو ماننا کافی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کسی اور کو بھی مانتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ بات سمجھے ہیں؟ کہنے لگا کہ جی ہاں لیکن وہ کس کو مانتے ہیں؟ میں نے کہا کہ مرزا غلام احمد کو مانتے ہیں، نبی بھی مانتے ہیں، اس کی وحی بھی مانتے ہیں۔ان کی وحی چھپی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے تذکرہ کے نام سے ہے اور اس کی وحی ایسی معجون مرکب ہے کہ انگریزی میں بھی ہے، پنجابی میں بھی ہے، عربی میں بھی ہے، اردو میں بھی ہے پتہ نہیں کہ کس کس زبان میں ہے۔ میں نے کہا کہ یہ اصول قائم ہوگیا کہ صرف موسیٰ علیہ السلام اور تورات کو ماننے والا یہودی نہیں۔ یہودی وہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام اور تورات کو مانے اور اس کے بعد کسی اور کو نہ مانے۔ اسی طرح مسلمان وہ ہے کہ محمد ﷺ اور قرآن کو مانے اور اس کے بعد کسی کو نہ مانے۔ میں نے کہا کہ جس دلیل سے تم مجھے یہودی ماننے کے لیے تیار نہیں ہو اسی دلیل سے میں قادیانیوں کو مسلمان نہیں مانتا۔ کہنے لگا کہ اب بات سمجھ آ گئی ہے۔

"ٹریڈ مارک" کا استعمال

میں نے کہا اگلی بات؟ کہنے لگا کہ تم قادیانیوں کے ہیومن رائٹس کیوں غصب کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ بات سنو! ایک فرم ہے ایک کمپنی ہے، سو سال سے ایک نام پر کام کر رہی ہے۔ اس کا ایک نام ہے ایک ساکھ ہے مارکیٹ میں اس کا ٹریڈ مارک ہے۔ کاروبار دو ہی حوالوں سے ہوتا ہے، نام سے اور ٹریڈ مارک سے۔ ٹریڈ مارک سمجھتے ہیں؟ ایک نشان ہوتا ہے جو خاص پہچان ہوتی ہے کہ یہ شیر مارکہ ہے یہ گائے مارکہ ہے، ٹریڈ مارک دیکھ کر لوگ چیز خریدتے ہیں کہ یہ فلاں کمپنی کی ہے وہ تفصیل میں نہیں جاتے۔ ایک کمپنی ہے سو سال سے ایک نام سے کام کر رہی ہے۔ اس کا ایک نام اور پہچان ہے، اس میں دو چار آدمی الگ ہو کر ایک نئی فرم بنا لیتے ہیں۔ تو کیا وہ پہلی والی فرم کا نام استعمال کر سکتے ہیں؟ کہنے لگا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا کہ ٹریڈ مارک؟ کہتا ہے کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ اگر فرم نئی ہے نام پہلے کا استعمال کر رہے ہیں، کمپنی نئی ہے اور ٹریڈ مارک پہلے کا استعمال کر رہے ہیں۔ کیا یہ ان کو حق ہے؟ کہتا ہے کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ بتاؤ ایک کمپنی سو سال سے اس کے نام پر کام کر رہی ہے اور دوسری اب وجود میں آئی ہے، تو اس کے نام اور ٹریڈ مارک پر حق پہلی کا ہے کہ دوسری کا؟ کہنے لگا کہ پہلے نام پر پہلی کمپنی کا ہی حق ہے۔

میں نے کہا کہ اگر وہ استعمال کرے تو تم کیا کہو گے؟ کہنے لگا کہ یہ فراڈ ہے۔ میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ یہی جھگڑا ہے فرم نئی ہے اسلام کا نام ہمارا ہے چودہ سو سال سے۔ ہماری عمر چودہ سو سال ہے ان کی عمر ایک سو سال ہے، اسلام کے نام پر ہمارا حق ہے، اس لیے ہم کہتے ہیں کہ نام بھی الگ رکھو۔ امیر المومنین، ام المومنین، مسجد، کلمہ یہ سب ہمارا ٹریڈ مارک ہیں دنیا میں جہاں کہیں گرجے کی عمارت پر نظر پڑے گی تو وہ کس کی سمجھی جائے گی؟ پوچھنے کی ضرورت پڑے گی؟ مندر کی شکل پر نظر پڑے تو وہ کس کی سمجھی جائے گی؟ گوردوارے کی شکل کی عمارت ہوگی تو وہ کس کی سمجھی جائے گی؟ اور اگر مسجد کی شکل کی عمارت ہو تو وہ کس کی سمجھی جائے گی؟

یہ ہمارا ٹریڈ مارک ہے، دور سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کی عمارت ہے، ہمارا ٹریڈ مارک ہے امیر المومنین، ام المومنین، صحابی یہ ہمارا ٹریڈ مارک ہے، دور سے پہچانا جاتا ہے...... ہماری شناخت ہے...... ہمارا قادیانیوں سے مطالبہ ہے کہ اپنا ٹریڈ مارک الگ بناؤ، دو نمبر مال ہمارے نام سے کیوں بیچتے ہو...... اپنے نام پر بیچو۔ اپنا نام الگ رکھو...... میں نے کہا کہ بات سمجھ میں آئی؟ کہنے لگا کہ سمجھ میں آ گئی ہے۔ میں نے کہا کہ ہمارا ان سے مطالبہ جائز ہے یا ناجائز ہے۔ کہتا ہے کہ جو تم کہہ رہے ہو کہ وہ الگ نبی مانتے ہیں تو تمہارا مطالبہ جائز ہے کہ اپنا نام الگ رکھو اور اپنی شناخت الگ رکھو۔

ہماری شناخت پر حملہ

میں نے گزارش کی کہ اپنی شناخت کی حفاظت ہمارا حق ہے یا نہیں ہے؟ میری ایک پہچان ہے اس کی حفاظت میرا حق ہے یا نہیں؟ کوئی دوسرا آدمی میرے نام سے کام کر کے میری پہچان خراب کر سکتا ہے۔ اپنی شناخت کا تحفظ دنیا کے مسلمات میں میرا حق ہے۔

دنیا میں نام کے اور رجسٹریشن کے معاملات کیا ہیں؟ میرا ایک ادارہ ہے میرے نام کا دوسرا ادارہ نہیں ہونا چاہیے...... شناخت خراب ہوگی۔ وہ لطیفہ یاد ہوگا، بہت سوں کو یاد ہوگا بہت سوں کو یاد نہیں ہوگا۔ میں تو اس مرحلے سے گزر چکا ہوں۔

کچھ عرصہ پہلے ایک نوجوان جھنگ کا تھا۔ اس کا نام زاہد تھا، اس نے راشدی کہلوانا شروع کر دیا۔ اب میں زاہد الراشدی ہوں اور سن پیدائش ۶۷ھ کی ہے اور وہ راشدی ہے نوجوان ہے۔ چلو اتنا تو ٹھیک ہے لیکن اس نے اچانک پریس کانفرنس میں شیعہ ہونے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعلان کر دیا۔ اخبارات میں آیا کہ علامہ زاہد الراشدی شیعہ ہو گیا ہے، میں لندن میں تھا یہاں تھا ہی نہیں ۔ مجھے کچھ پتہ نہیں کہ یہاں کہرام مچا ہوا ہے، ہمارے محلے کے نوجوانوں نے پروگرام بنالیا کہ مولوی صاحب کا سامان مسجد والے گھر سے اٹھا کر باہر پھینکتے ہیں۔ اب زاہد الرشدی کے نام سے میں متعارف ہوں شیعہ ہونے کا اعلان اس نے کیا، نقصان کس کا ہوا؟ میری شناخت مجروح ہوئی یا نہیں؟ مجھے وہاں کسی نے بتایا۔ میں نے کہا کہ خدا کے بندے میں تو یہاں بیٹھا ہوں، میں تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔

ایک لطیفے کی بات اور ہے کہ ایک نوجوان لاہور میں قرآن پاک حفظ کر رہا ہے اس کا نام بھی یہی ہے۔ اس نے بھی زاہد الراشدی کہلانا شروع کر دیا، دو تین سال پہلے کی بات ہے کہ میں ایک دن وہاں گیا۔ تو مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر کہنے لگے کہ آپ کو ایک مزے کی بات بتاتے ہیں۔ پھر اس لڑکے کو بلوایا اور پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے؟ کہنے لگا کہ علامہ زاہد الراشدی۔ میں نے یوں ہاتھ باندھ لیے۔ میں نے کہا کہ ایک تو شیعہ ہو گیا ہے تمہارا کیا پروگرام ہے؟

ہمارا موٴقف

میں نے اسے (یہودی کو) کہا کہ اسلام ہمارا ہے، لہٰذا اس کی اصطلاحات ہم ہی استعمال کریں گے۔ اگر وہ استعمال کریں تو شناخت خراب ہوگی آپ دیکھ لیں کہ کس کی شناخت خراب ہو رہی ہے؟ ظلم ہم پر ہو رہا ہے یا ہم ظلم کر رہے ہیں؟ ہیومن رائٹس کی خلاف ورزی ہماری ہو رہی ہے یا ان کی ہو رہی ہے؟ آپ کی سمجھ میں بھی مقدمہ آیا ہے یا نہیں؟

بھئی ہم تو سیدھے سادھے ہیں...... ہم کوئی جھگڑا نہیں کرتے کوئی تنازع نہیں کرتے، بلکہ ہم تو اپنے اصل موٴقف میں پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ میں نے آپ کو پہلی مجلس میں بتایا ہے کہ مسیلمہ کے بارے میں مسلمانوں کا فیصلہ کیا تھا، اسود عنسی کے بارے اور طلیحہ کے بارے فیصلہ کیا ہوا تھا؟ وہ تو بھاگ کے بچ گیا ورنہ؟ شکر ادا کرتا تھا کہ میں عکاشہ کے ہاتھوں جہنم میں نہیں گیا، عکاشہ ؓ کا داؤ چلتا تو کیا وہ بچتا؟ لیکن ہم نے یہ موٴقف اختیار نہیں کیا...... ہم نے تو علامہ اقبال کا موٴقف اختیار کیا ہے کہ زندہ رہنے کا حق دو، غیر مسلم اقلیت قرار دے دو اور ایک اقلیت کے طور پر رہنے دو، جیسے عیسائی رہتے ہیں یہ بھی رہیں۔ غیر مسلم اقلیت قرار دے دو دوسری اقلیتوں کے طور پر رہیں...... لیکن وہ تسلیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر رہے...... ڈھیل دینے کا نقصان یہ ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بتاؤ کہ ہیومن رائٹس ہمارے متاثر ہو رہے ہیں یا ان کے ہو رہے ہیں۔ میں آپ کو یہ مقدمہ سنانا چاہتا تھا۔

آج دنیا میں اصل بات یہ بھی ہے کہ ہماری بات کی کوئی اہمیت اس لیے بھی نہیں ہے کہ وہ عالمی سطح پر صحیح انداز میں نہیں پیش کی جارہی اس کے ساتھ اور دوسرے مغربی ملکوں کا مفاد بھی ہے...... ہمارے خلاف جو بھی گروہ استعمال ہوا اس کو وہ استعمال کرنا چاہتے ہیں بلکہ وہ تو سرپرستی کرتے ہیں۔

آج کا محاذ جنگ

دوسری بات میں آپ کو یہ عرض کروں گا کہ قادیانیوں کا طریق کار کیا ہے؟ آج کا محاذ جنگ کیا ہے؟ اصل مورچے کہاں ہیں اور ان کا طریقہ جنگ کیا ہے؟

سن ۱۹۸۵ء میں جب ہم نے تحریک چلائی اور جنرل ضیاء الحق نے یہاں قادیانیوں کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ کیا اور ان کو اسلام کا نام استعمال کرنے سے روک دیا...... اسے جرم قرار دے دیا۔ تو قادیانی مرزا طاہر احمد یہاں سے فرار ہو کر لندن چلا گیا، لندن میں ہیڈ کوارٹر بنایا، اب اس نے یہ مقدمہ کیسے لڑا۔ وہ چلا گیا سیدھا جنیوا۔ جنیوا میں اقوام متحدہ کے تحت انسانی حقوق کا کمیشن ہے جو دنیا بھر کے حالات کی خبر رکھتا ہے، اگر کہیں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہو اور وہاں درخواست دی جائے تو وہ انکوائری کرتا ہے۔

یہ سن ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء کی بات کر رہا ہوں، مرزا طاہر نے وہاں درخواست دے دی کہ جناب پاکستان میں ہمارے حقوق مجروح ہو رہے ہیں...... ہماری مذہبی آزادی سلب ہوگئی ہے...... ہم پر زیادتی کی جارہی ہے...... گرفتار کیا جارہا ہے...... مقدمے بنائے جارہے ہیں جنیوا ہیومن رائٹس کمیشن انکوائری کرے۔

ہماری بے بسی

اسے ستم ظریفی سمجھئے کہ جب یہ درخواست جنیوا ہیومن رائٹس کمیشن کے سامنے پیش ہوئی تو درخواست دہندہ کون تھا؟ مرزا طاہر احمد قادیانی۔ وہاں پاکستان کے سفیر ہیں جس ملک کے خلاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درخواست ہو تو ملک کی وکالت سفیر کرتا ہے۔ اس وقت پاکستان کا سفیر مسٹر منصور احمد جنیوا میں قادیانی تھا۔ اب درخواست کن کی ہے...... اور صفائی کس نے دینی ہے اور اس کا نتیجہ کیا نکلنا تھا؟

یہ ہے طریقہ واردات درخواست قادیانیوں کی اور جواب میں کس نے آنا ہے...... اس وقت اتفاق تھا یا اتفاق کر لیا گیا تھا، یا کوئی سازش تھی...... میں اس پر بات نہیں کرتا لیکن اس وقت جنیوا میں پاکستان کا سفیر مسٹر منصور احمد تھا۔ معروف پرانا ڈپلومیٹ قادیانی تھا۔ ہمیں یہاں پتہ چلا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی اور میں اسلام آباد بھاگے...... حکام بالا سے کہا: خدا کے بندو یہ کیا ہو رہا ہے؟ درخواست تمہارے خلاف ہے اور ہماری نمائندگی قادیانی کر رہا ہے یہاں سے کوئی وفد بھیجو...... کوئی وکیل کرو...... کوئی بات کرو۔

لیکن آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے دفتری کام کتنے چست ہوتے ہیں، ابھی ہم یہ کر ہی رہے تھے کہ جنیوا سے ہیومن رائٹس کا فیصلہ آ گیا کہ پاکستان میں فی الواقع قادیانیوں کے انسانی حقوق غصب ہو رہے ہیں...... ان پر ظلم ہو رہا ہے...... زیادتی ہو رہی ہے اور حکومت پاکستان بھی اس میں شریک ہے۔ یہ قرارداد اور فیصلہ امریکہ گیا۔ اس کی بنیاد پر جیسے میں نے کہا کہ ایمنسٹی انٹرنیشنل ہمیں ہر سال کہتی ہے اور امریکہ بھی ہمیں ہر سال کہتا ہے، اقوام متحدہ بھی ہمیں ہر سال کہتی ہے، بلکہ امریکہ نے پاکستان کی امداد کی بحالی کے لیے اس وقت جو شرطیں لگائی تھیں ان میں ایک صاف شرط تھی کہ احمدیوں کے خلاف کیے گئے یہ اقدامات واپس لیے جائیں۔ اس کی بنیاد کیا تھی، جنیوا انسانی حقوق کمیشن کی وہ قرارداد۔ اس پر لوگوں کا ذہن بن گیا اور ہم اپنا مؤقف اس سطح پر پیش نہیں کر سکے، ہم اپنے مؤقف کی وضاحت نہیں کر سکے، جس کی وجہ سے دنیا کی فضا یہ ہے کہ فی الواقع پاکستان میں قادیانی مظلوم ہیں اور مسلمان ظالم ہیں۔ جبکہ اصل صورتحال کیا ہے کہ قادیانی ضد اور ہٹ دھرمی کے ساتھ ہماری شناخت خراب کر رہے ہیں، ہماری پہچان مجروح کر رہے ہیں اور ہمارے انسانی حقوق پامال کر رہے ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہم اکثریت میں ہیں اور انہیں اکثریت پر اثر انداز نہیں ہونے دے رہے۔ لیکن ان کا مؤقف و پلان یہی ہے کہ وہ اسلام کے نام پر اجارہ داری قائم کریں، وہ خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور ہم سب کو کافر کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری ذمہ داری

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ آج دنیا میں جنگ کے مورچے یہ ہیں۔ آپ کی جتنی نظریاتی جنگ ہے صرف قادیانیت کے حوالے سے نہیں بلکہ توہین رسالت کے قانون کے حوالے سے، حدود آرڈیننس کے حوالے سے، شہادت کے قانون کے حوالے سے، خاندانی نظام کے حوالے سے، نکاح، طلاق و وراثت کے قوانین کے حوالے سے، عورت اور مرد کے درمیان مساوات یا فرق کے حوالے سے اور بین الاقوامی قوانین کے حوالے سے ہے اور یہ جتنی جنگ بھی لڑی جا رہی ہے، بین الاقوامی فورموں پر لڑی جا رہی ہے، اقوام متحدہ میں لڑی جا رہی ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل میں لڑی جا رہی ہے۔ ہماری تنظیمیں اور ادارے یہ جو کام کر رہے ہیں میں اس سے انکاری نہیں ہوں...... اپنے حلقے کا ذہن باقی رکھنے کے لیے یہ کام ضروری ہے اور فائدہ مند ہے۔ لیکن جہاں جنگ لڑی جا رہی ہے وہاں ہماری نمائندگی نہیں ہے۔ اس لیے اس فورم پر جس سطح پر جن ہتھیاروں کے ساتھ اور جس انداز سے لڑی جا رہی ہے اس کے لیے تیاری کر لیں...... یہ ہمارے علماء کے کرنے کے کام ہیں کیونکہ علماء ہی اسلام کی صحیح نمائندگی کریں گے۔ دوسرا آدمی تو نہیں کر سکے گا...... لہٰذا ہمیں اپنے آپ کو اس کے لیے تیار کرنا چاہیے...... اس کے تقاضے پورے کرنے چاہئیں...... وہ زبان سمجھنی چاہیے اور وہ طریقہ جنگ سمجھنا چاہیے...... وہ اسلوب سمجھنا چاہیے اور اس کے لیے تیاری کرنی چاہیے، کیونکہ بہر حال یہ کام ہم نے کرنا ہے...... صحیح طریقے سے کریں گے تو صحیح نتائج سامنے آئیں گے۔ اگر صحیح طریقے سے نہیں کریں گے تو اسی طرح دباؤ میں رہیں گے اور اسی طرح دنیا ہمارے خلاف باتیں بناتی رہے گی۔ باقی باتیں پھر کبھی موقع ملا تو ہوں گی۔ ان شاء اللہ۔

اس وقت اسی پر اکتفاء کرتا ہوں، حق تعالیٰ قبولیت و نافعیت سے نوازیں۔ آمین!

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

۷ اگست ۲۰۰۵ء کو جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا میں ''مطالعہ مذاہب'' کے حوالہ سے منعقدہ سیمینار کی دو نشستوں سے خطاب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا طاہر احمد کے نام کھلا خط

باءسمہ سبحانہ

جناب مرزا طاہر احمد صاحب

سربراہ قادیانی جماعت

السلام علی من اتبع الہدی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے آرگن ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کے ایڈیٹر کے نام لندن سے رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ آپ کی طرف سے مباہلہ کے اس مطبوعہ چیلنج کی ایک کاپی موصول ہوئی ہے جو پاکستان کے متعدد دیگر حضرات کو بھی بھجوائی گئی ہے۔ اس مطبوعہ دعوت مباہلہ کا عنوان یہ ہے۔

"جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے دُنیا بھر کے معاندین اور مکفرین اور مکذبین کو مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج"

اس کے ساتھ قادیانی جماعت کی برطانیہ شاخ کے پریس سیکرٹری رشید احمد چوہدری کے دستخط کے ساتھ ایک الگ چٹھی بھی ملفوف ہے جس میں مباہلہ کے اس چیلنج کے پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے یہ لکھا گیا ہے کہ "اگر آپ بدستور اپنے معاندانہ موقف پر قائم ہیں تو آپ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے باقاعدہ دعوت دی جاتی ہے کہ آپ چیلنج کو بغور پڑھ کر پوری جرأت کے ساتھ اس کو قبول کرنے کا اعلانِ عام کریں اور ہر ممکنہ ذریعے سے اس کی تشہیر کریں"

یہ دعوتِ مباہلہ سرکردہ حضرات کو بھجوانے کے علاوہ آپ کی جماعت نے پاکستان کے مختلف شہروں میں اس کی عام تقسیم کا بھی اہتمام کیا ہے۔ اِس لیے ضروری محسوس ہوتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کھلے خط کے ذریعے آپ کی دعوت مباہلہ کا جواب دیا جائے تاکہ عام مسلمان بھی جن تک اس دعوت مباہلہ کی کاپیاں مختلف ذرائع سے پہنچائی گئی ہیں اس حقیقت سے آگاہ ہو سکیں۔

ہمارے نزدیک اس نئی مہم کا اصل پس منظر یہ ہے کہ سیالکوٹ کے مبلغ ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کے بعد ان کے اغواء کے کیس میں آپ کو شاملِ تفتیش کرنے کے عوامی مطالبہ کے باعث آپ نے پاکستان چھوڑ کر لندن چلے جانے میں عافیت سمجھی اور اسی وجہ سے اب تک وہیں قیام پذیر ہیں۔

لیکن آئندہ سال قادیانی جماعت کے صد سالہ جشن کو اپنے عزائم اور خواہشات کے مطابق منانے کے لیے پاکستان واپسی کو آپ ناگزیر سمجھ رہے ہیں اور اسی واپسی کی راہ ہموار کرنے کی غرض سے مولانا محمد اسلم قریشی کی اچانک برآمدگی کا ڈرامہ رچانے کے علاوہ دعوت مباہلہ کی وسیع پیمانے پر تقسیم و اشاعت کی جا رہی ہے جس کا مقصد تحریک ختم نبوت کے قائدین کے خلاف نفرت پھیلا کر پاکستان کی رائے عامہ کو تذبذب اور بے یقینی کا شکار بنانا ہے تاکہ وطن واپسی کی صورت میں آپ کو اس ردعمل سے دوچار نہ ہونا پڑے جس کا خوف آپ کو ابھی تک لندن میں روکے ہوئے ہے ورنہ اس مرحلہ میں مباہلہ کے نئے چیلنج اور اس کی اس پیمانے پر تشہیر و تقسیم کی اور کوئی وجہ نظر نہیں آئی۔

جہاں تک مباہلہ کی دعوت کا تعلق ہے اس بات کو آپ بھی بخوبی سمجھتے ہیں کہ اس عنوان کا مقصد عام لوگوں کو فکری تذبذب اور انتشار کا شکار بنانے کے علاوہ کچھ نہیں ورنہ مناظروں اور مباہلوں کے مراحل سے آپ کی جماعت کئی بار گزری ہے اور انہی کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے اب سے پہلے تک آپ کی جماعت نے مناظرہ اور مباہلہ کے میدان میں نہ آنے کی پالیسی ایک عرصے سے اختیار کر رکھی تھی۔ مباہلہ کا چیلنج آپ کے آنجہانی دادا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی زندگی میں کئی حضرات کو دیا تھا اور ہر بار ناکامی ان کے حصہ میں آئی۔ ان میں سے آخری اور فیصلہ کن مباہلہ کا حوالہ دینا ضروری معلوم ہوتا ہے جس کا چیلنج مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۷ء میں تحریک ختم نبوت کے ممتاز راہنما اور معروف اہلحدیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عالم دین مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیا تھا۔ یہ چیلنج ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک مطبوعہ اشتہار کے ذریعے دیا گیا جس کا عنوان تھا:

"مولانا ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

اور اس میں مرزا صاحب آنجہانی نے مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ سے مخاطب ہو کر لکھا تھا کہ۔

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ کے امراض مہلکہ سے۔"

یہ مباہلہ کا آخری چیلنج تھا جو مرزا غلام احمد قادیانی نے دیا اور اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا صاحب اس سے صرف ایک سال بعد ہیضہ کی بیماری میں انتقال کر گئے جبکہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اس کے بعد کم و بیش چالیس سال تک بقید حیات رہے اور قادیانیت کے خلاف مسلسل مصروف عمل رہے۔

ممکن ہے آنجناب اس سلسلہ میں اپنی جماعت کی اس گھسی پٹی دلیل کا سہارا لیں کہ مرزا قادیانی آنجہانی کی ہیضہ کی بیماری میں وفات کی بات درست نہیں ہے۔ اس لیے مرزا صاحب آنجہانی کے خسر میر نواب ناصر کی خود نوشت سوانح حیات میں سے یہ اقتباس نقل کرنا ضروری خیال کرتا ہوں جس میں نواب ناصر نے مرزا صاحب کی وفات سے پہلے کا حال ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔

"حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب ہو کر فرمایا۔" میر صاحب! مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے" اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے آپ کا انتقال ہو گیا۔"

اس فیصلہ کن مباہلہ کے بعد اب مزید کسی مباہلہ کی گنجائش باقی نہیں رہ گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی جماعت نے اس کے بعد مباہلہ کے میدان سے ہی کنارہ کشی اختیار کر لی حتیٰ کہ تحریک ختم نبوت کے ایک ممتاز راہنما مولانا منظور احمد چنیوٹی کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج ابھی تک آپ کی جماعت کے ذمہ قرض چلا آتا ہے جو انہوں نے آپ کے آنجہانی والد مرزا بشیر الدین محمود کو ان کی سربراہی کے دور میں دیا تھا اور یہ چیلنج انفرادی حیثیت سے نہیں تھا بلکہ ملک کی چار اہم دینی جماعتوں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان، مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، جمعیۃ اشاعت التوحید و السنۃ پاکستان اور تنظیم اہلسنت پاکستان کے قائدین حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا غلام اللہ خانؒ اور حضرت مولانا دوست محمد قریشیؒ نے مولانا چنیوٹی کو اپنی جماعتوں کا نمائندہ قرار دے کر ان کی فتح و شکست کو اپنی فتح و شکست تسلیم کرنے کا تحریری اعلان کیا تھا۔

یہ چیلنج مرزا بشیر الدین محمود کو رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعہ متعدد بار بھجوانے کے علاوہ مذکورہ بالا راہنماؤں کی تائید و توثیق کے ساتھ مطبوعہ صورت میں بھی مسلسل تقسیم اور شائع ہوتا رہا ہے مگر آپ کے آنجہانی والد نے آخر دم تک اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ اس کے بعد یہ چیلنج ان کے جانشین اور آپ کے بڑے بھائی مرزا ناصر احمد کو بھجوایا گیا۔ انہوں نے بھی قبول نہیں کیا۔ اس کے بعد آپ کے سربراہ بننے کے بعد آپ کو تسلسل کے ساتھ بھجوایا جا رہا ہے مگر آپ نے بھی اسے قبول کرنے کی بجائے اپنی طرف سے مباہلہ کا نیا چیلنج دے دیا ہے جو اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ اصل مقصد مباہلہ نہیں بلکہ اس کے پردہ میں کچھ اور مقاصد کا حصول ہے۔

جناب مرزا طاہر احمد صاحب! اگر آپ کا مقصد صرف مباہلہ ہوتا تو اس کے لیے اس قدر تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں تھی۔ محض یہ عنوان کافی تھا کہ قادیانی مذاہب کے حق یا باطل ہونے پر مباہلہ کر لیا جائے۔ باقی تمام تفصیلات اس اصولی بات کے ضمن میں خود بخود آ جاتی ہیں مگر آپ نے دعوت مباہلہ کے حوالہ سے بہت سی ایسی باتوں کو الزامات قرار دے کر انہیں متنازعہ اور مشکوک ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے جن کا حقیقت اور واقعہ ہونا کئی بار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناقابل تردید دلائل کے ساتھ ثابت ہو چکا ہے۔

آپ کی دعوت مباہلہ میں جن امور کو الزامات قرار دے کر ان کی صداقت کو مشکوک ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان سب کی نوعیت یکساں ہے مگر ان میں سے بطور نمونہ چند امور کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں تاکہ ان کے "الزام" یا "حقیقت" ہونے کی بات پوری طرح واضح ہو سکے۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ خدائی

آپ نے مباہلہ کے چیلنج میں لکھا ہے کہ یہ بات قادیانی جماعت پر الزام ہے کہ مرزا قادیانی نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے۔ مگر یہ الزام نہیں خود مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی عبارت کا خلاصہ ہے جو انہوں نے یوں تحریر کی ہے کہ "میں نے اپنے تئیں خدا کے طور پر دیکھا اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میں وہی ہوں جس نے آسمان تخلیق کیا"۔

(آئینہ کمالات نمبر ۵۶۴)

محمد رسول ﷺ سے افضل ہونیکا دعویٰ

آپ نے اس بات کو بھی الزامات میں شمار کیا ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی کا رتبہ (معاذ اللہ) جناب رسالت مآب محمد رسول ﷺ سے زیادہ ہے۔ مگر جناب یہ بھی الزام نہیں حقیقت ہے اور آپ کے اخبار "پیغام صلح" ۱۴ مارچ ۱۹۱۶ء کی اشاعت میں شائع ہونے والے یہ اشعار اس کی گواہی دیتے ہیں کہ

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

ختم نبوت کا انکار

آپ نے اس حقیقت کو بھی الزام قرار دینے کی کوشش کی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جناب محمد رسول ﷺ کے آخری نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور خود نبوت کا دعویٰ کر کے عقیدۂ ختم نبوت کی نفی کی ہے مگر آپ کے آنجہانی دادا امرزا غلام احمد قادیانی نے خود اس کے بارے میں کیا لکھا ہے۔ صرف تین حوالے ملاحظہ کر لیں:

۱۔ ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں'' (اخبار بدر ۵ آبدر ۱۹۰۸ء)

۲۔ ''جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ کافر ہے''۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

۳۔ ''مجھے وحی میں محمد رسول اللہ قرار دیا گیا ہے'' (ایک غلطی کا ازالہ)

انگریز کے کہنے پر جہاد کی مخالفت

جناب مرزا طاہر احمد صاحب! آپ نے اس حقیقت کو بھی الزام کا عنوان دے کر دھندلا کرنے کی کوشش کی ہے کہ مرزا غلام احمد نے فرنگی حکمرانوں کے اشارے پر جہاد کی مخالفت کی تھی اور باشندگانِ وطن کو فرنگی سامراج کے خلاف جہاد اور تحریکِ آزادی سے روکنے کی مہم چلائی تھی مگر یہ بھی الزام نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اعتراف مرزا صاحب آنجہانی کی اپنی تحریر میں جا بجا ملتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں۔ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ (تریاق القلوب صفحہ ۲۵)

ایک جگہ مرزا صاحب یوں اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ:

''بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں سو یاد رہے کہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے''۔ (شہادۃ القرآن صفحہ ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبکہ پنجاب کے انگریز گورنر کے نام ایک درخواست میں مرزا صاحب رقم طراز ہیں کہ:

"صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربے سے ایک وفادار، جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گذار ہیں اس کا خودکاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے" (تبلیغ رسالت صفحہ ۱۹ جلد ۷)

پاکستان کے خلاف

آپ نے اس امر واقعہ پر بھی "الزام" کے عنوان سے پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے کہ قادیانی جماعت نے پاکستان بن جانے کے بعد بھی اسے قبول نہیں کیا اور اس خداداد مملکت کو ختم کر کے دوبارہ متحدہ بھارت کا قیام اس جماعت کے مقاصد میں شامل ہے مگر آپ کے آنجہانی والد مرزا بشیر الدین محمود کا یہ اعلان آپ ہی کے جماعتی اخبار "الفضل" کے ریکارڈ کا آج بھی حصہ ہے کہ:

"یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائیں" (الفضل ۱۷ مئی ۴۷ء)

اسرائیل کے ساتھ تعلقات

آپ نے اسرائیل کے ساتھ اپنی جماعت کے تعلقات اور اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی کو بھی "الزام" قرار دیا ہے مگر دیگر شواہد سے قطع نظر پاکستان کے مؤقر اخبار روزنامہ نوائے وقت لاہور نے ۱۶ جنوری ۸۶ء کے اخبار میں اسرائیل کے صدر کے ساتھ قادیانی جماعت کی اسرائیلی شاخ کے سابق صدر شیخ محمد شریف کی ملاقات کی تصویر شائع کر کے اس حقیقت کو واشگاف کر دیا ہے جس میں شیخ محمد شریف اسرائیل میں قادیانی مرکز کے نئے سربراہ شیخ حمید کا اسرائیلی صدر کے ساتھ تعارف کرا رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلم قریشی اغواء کیس

جناب مرزا طاہر احمد صاحب ! آپ نے اپنی اس مطبوعہ دعوتِ مباہلہ کے ذریعہ مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء کے الزام سے بھی دامن چھڑانا چاہا ہے اور اس مقصد کے لیے مباہلہ کے چیلنج کے ساتھ ساتھ مولانا اسلم قریشی کی اچانک برآمدگی کا ڈرامہ بھی رچایا گیا ہے مگر آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ تیر جو آپ کی کمان سے نکل چکا ہے اپنے ہدف کی صلاحیت چمک اور حرارت کی تاب نہ لاکر آپ ہی کی طرف واپس آ گیا ہے کیونکہ مولانا اسلم قریشی نے برآمدگی کے بعد ۳۰ جولائی کو سیالکوٹ کے مجسٹریٹ کی عدالت میں یہ بیان دے کر اس سارے ڈرامے کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا ہے کہ

"مجھے مرزا طاہر احمد نے اغوا کرایا تھا اور میں مسلسل قادیانیوں کی حراست میں رہا ہوں جہاں مجھ پر تشدد کیا جاتا رہا ہے۔ مجھے بند تہہ خانوں میں رکھا گیا ہے ان میں اسلحہ کے ذخیرے موجود ہیں۔ مجھ سے آئی جی پولیس کی پریس کانفرنس میں جو بیان دلوایا گیا ہے وہ میرا نہیں بلکہ پولیس کا بیان ہے اور میں اپنی رہائی اور مرزا طاہر احمد کی گرفتاری کے بعد سارے حقائق سے پردہ اٹھاؤں گا" (بحوالہ جنگ لاہور ۳۱ جولائی ۸۸ء)

آپ کے ذکر کردہ الزامات میں سے چند کا بطور نمونہ حوالہ دینے کے بعد اب میں "دعوتِ مباہلہ" کی طرف آتا ہوں جسے پاکستان کے متعدد علماء اور راہ نماؤں نے قبول کرنے کا اعلان کیا ہے ان میں سے مندرجہ ذیل تین حضرات بطور خاص قابل ذکر ہیں۔

۱۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان۔

۲۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری سیکرٹری جنرل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری سربراہ ادارہ منہاج القرآن لاہور۔

اگرچہ آپ کی دعوت مباہلہ کے مخاطبین میں میرا شمار بھی ہوتا ہے مگر میں اسے قبول کرنے میں علیحدہ حیثیت اختیار کرنے کی بجائے انہی تین حضرات پر مکمل اعتماد کے اظہار کے ساتھ آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ ان تینوں ذمہ دار مذہبی راہنماؤں یا ان میں سے کسی ایک کی جوابی دعوت کو آپ قبول کرنے کا اعلان کریں آپ ان میں سے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بزرگ کے ساتھ مباہلہ کے لیے آمادگی کا اظہار کریں گے مجھے ان کی رفاقت کے لیے موجود پائیں گے۔

آگے بڑھیے اور مباہلہ کے میدان میں آیئے تاکہ دنیا کے لوگ ایک بار پھر حق کی فتح اور باطل کی عبرت ناک شکست کا نظارہ کر سکیں۔

والسلام علی من اتبع الہدی

ابو عمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

ڈپٹی سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان

چیف ایڈیٹر ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

سیکرٹری اطلاعات مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

(مطبوعہ ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور ۱۲ دسمبر ۱۹۸۸ء)

لائبریری
... اکادمی
۲۰۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

پاکستان شریعت کونسل

حضرت مولانا فداء الرحمٰن درخواستی کی سربراہی اور

حضرت مولانا زاہد الراشدی کی راہنمائی میں

ملک میں شریعت اسلامیہ کے عملی نفاذ اور اسلام دشمن عناصر کے تعاقب کے لیے انتخابی سیاست اور اقتدار کی کشمکش سے الگ تھلگ رہتے ہوئے علمی وفکری محاذ پر سرگرم عمل ہے اور کسی بھی جماعت، طبقہ یا مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والے حضرات اس جدوجہد میں شریک ہو سکتے ہیں۔

—— رابطہ و معلومات کے لیے ——

مولانا قاری جمیل الرحمٰن اختر

ڈپٹی سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل

خطیب جامع مسجد امن اہلسنت والجماعت، ۲۸۵ جی ٹی روڈ،

باغبانپورہ، لاہور 0300-9496702 سے رجوع کریں۔

پاکستان شریعت کونسل کی سرگرمیوں سے آگاہی کے لیے کونسل کے ماہانہ نیوز لیٹر ''نوائے شریعت'' کا مطالعہ کریں جو مندرجہ بالا پتہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور موجودہ عالمی وقومی صورتِ حال میں پیش آمدہ تازہ ترین مسائل پر مولانا زاہد الراشدی کے تجزیاتی اور فکری مضامین کے مطالعہ کے لیے ماہنامہ ''الشریعۃ'' گوجرانوالہ کی ویب سائٹ www.alsharia.org وزٹ کریں۔